معین الطالبین

شرح

زاد الطالبین

جس میں احادیث کا ترجمہ، مختصر توضیح مشکل الفاظ کے معانی اور لغت نہایت آسان انداز میں اختصار کیساتھ بیان کیا گیا ہے جو اساتذہ اور طلباء کیلئے یکساں مفید ہے۔

مفتی عبد الغفور
استاذ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

مکتبہ دار القلم
سائٹ۔ کراچی

معین الطالبین

شرح

زاد الطالبین

جس میں احادیث کا ترجمہ، مختصر توضیح، مشکل الفاظ کے معانی اور لغت نہایت آسان انداز میں اختصار کیساتھ بیان کیا گیا ہے جو اساتذہ اور طلباء کیلئے یکساں مفید ہے۔

مفتی عبد الغفور
استاذ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

مکتبہ دار القلم
سائٹ ـــ کراچی

- نام کتاب — معین الطالبین
- مؤلف — مفتی عبدالغفور
- تعداد — 1100
- قیمت
- ناشر — مکتبہ دارالقلم سائٹ کراچی موبائل: 0333-3002253

ملنے کے پتے

- قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
- دارالاشاعت اردو بازار کراچی
- ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی
- مکتبۃ القرآن بنوری ٹاؤن کراچی
- مکتبۃ الرازی بنوری ٹاؤن کراچی
- اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
- بیت الکتب گلشن اقبال کراچی
- کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی
- اقبال بک سینٹر صدر کراچی
- مکتبہ بنوریہ سائٹ کراچی
- مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی



فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی شرفنا علی سائر الامم برسالۃ من اختص من بین الانام بجوامع الکلم وجواھر الحکم ، وصلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم مانطق اللسان بمدحہ ونسخ القلم

اما بعد! فھذا کتاب وجیز منتخب من کلام الشفیع العزیز ،اقتبستہ من الکتاب اللامع الصبیح المعروف مشکوۃ المصابیح وسمیتہ زاد الطالبین من کلام رسول رب العالمین الفاظہ قصیرۃ ومعانیہ کثیرۃ ، یتنجضربہ من قرأہ وحفظہ، ویبتھج بہ من درسہ و سمعہ، ورتبتہ علی البابین یعم نفعھما فی الدارین ، وللہ اسال ان یجعلہ خالصا بوجہ الکریم ، وسببا لدخول دار النعیم فانہ واسع المغفرۃ انہ ذوالفضل العظیم

ترجمہ:۔تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہیں کہ جس نے ہمیں عزت دی تمام امتوں پر، اس ذات کو رسول بنانے کے ساتھ جسے ساری مخلوقات میں مخصوص فرمایا ہے جامع کلمات کے ساتھ اور حکمتوں کے انمول موتیوں کے ساتھ اللہ تعالی رحمت نازل فرمائے اس پر اور اس کے اہل وعیال پر اور اس کے ساتھیوں پر اور برکت دے اور سلامت رکھے جب تک کہ زبان آپکی تعریف کو بولے اور قلم لکھے

امابعد! پس یہ مختصر کتاب ہے جو سفارش کرنے والے عزت والے کے کلام سے چھانٹی گئی ہے میں نے اس کو چنا ہے اس کتاب سے جو کہ روشن اور چمکدار ہے جو مشکوۃ المصابیح کے ساتھ مشہور ہے اور میں نے اس کا نام رکھا ہے زادالطالبین من کلام رب العالمین اس کتاب کے

الفاظ کم ہیں اور اسکے معانی بہت ہیں تازگی حاصل کرے گا جو اس کو پڑھتا ہے اور سنتا ہے میں نے اس کو مرتب کیا ہے دو بابوں میں کہ ان دونوں بابوں کا نفع عام ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ اس کو خالص اپنی ذات کریم کے واسطے اور نعمت کے گھر (جنت) میں داخل ہونے کے لئے ذریعہ بنا دے پس بیشک وہ بہت بخشنے والا اور بیشک بڑی فضیلت والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ا ـــــ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ وَ اِنَّمَا لِامْرِءٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْ امْرَأَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَاهَاجَرَ اِلَیْهِ۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملیگا جو وہ نیت کرے پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے تو اس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول کے لئے اور جس نے ہجرت کی دنیا کمانے کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے تو جس غرض کے لئے ہجرت کی اس کی ہجرت اسی غرض کے لئے ہوگی۔

لغات

الاعمال: عمل کی جمع ہے بمعنی کام سمع یسمع سے عَمِلَ یَعْمَلُ بمعنی کام کرنا۔ النیات: نیۃ کی جمع ہے، دل کا ارادہ، ضرب یضرب س ے نوی ینوی بمعنی قصد کرنا۔ یصیبها: باب افعال سے اصاب یصیب بمعنی لینا۔ حاصل کرنا، ضرب یضرب سے بمعنی نشانہ پر لگنا

توضیح

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے یہاں وہی عمل قابل قبول ہوگی جو صحیح نیت سے کیا گیا ہو اگر نیت صحیح نہیں تو وہ عمل فاسد اور مردود ہوگا۔ علماء کرام عموماً اس حدیث سے ہی اپنی کتابوں کو شروع کرتے ہیں تاکہ پڑھنے پڑھانے والے اپنی نیتوں کو ابتداء ہی میں درست کرلیں۔ یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے۔ امام شافعیؒ واحمدؒ فرماتے ہیں کہ یہ ثلث علم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کے اعمال کی تین قسمیں ہیں (۱) جس کا تعلق دل سے ہو (۲) جس کا تعلق زبان سے ہو (۳) وہ

عمل جسکا تعلق اعضاء سے ہو۔اس حدیث کا تعلق ان تینوں کے ہی ساتھ ہے

مذکورہ حدیث شریف کے شان ورود کے متعلق دو روایتیں ملتی ہے، ایک روایت مواھب لدنیہ میں اس روایت کے متعلق ہے کہ ایک صاحب نے ہجرت کی اور پھر ایک عورت سے نکاح کرلیا دوسری روایت طبرانی میں ہے اس روایت میں اس عورت کا نام ام قیس بتایا گیا ہے۔

اس حدیث پر اشکال ہوتا ہے وہ یہ کہ دنیا میں تو عورت داخل ہے پھر اسکو کیوں خاص کر ذکر کیا گیا؟

علماء نے اسکے کئی جوابات دیئے ہیں اول۔حدیث کا شان ورود چونکہ ایک عورت کا ہی واقعہ ہے اسلئے اسکو خاص طور پر ذکر کردیا۔دوم عورت کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے اس کے جال میں بڑے بڑے پھنس جاتے ہیں۔اس وجہ سے عورتوں کو خاص طور پر ذکر کیا۔سوم۔جب مہاجرین مدینہ آئے تو انصار نے انکے ساتھ ہمدردی کی کہ اپنی جائداد اور مال وغیرہ انکو دینا چاہا۔یہاں تک کہ بعض انصار نے اپنے مہاجر بھائی سے یہ کہا کہ میری بیویوں میں سے جو تم کو پسند ہو میں اسکو طلاق دیدیتا ہوں تم اس سے نکاح کرلینا۔تو یہاں اس بات کا احتمال تھا کہ کسی کے دل میں یہ خیال آیا ہو کہ مکہ میں مال اور بیوی کو چھوڑ دو مدینہ میں سب کچھ مل جائیگا مال بھی اور عورت بھی اس وجہ سے آپ ﷺ نے ان دونوں کو ذکر کیا۔

ترکیب

قال:فعل،النبی فاعل۔صلی:فعل۔لفظ اللہ فاعل۔علی:حرف جار۔ہ:مجرور جار مجرور یہ متعلق ہوا صلی فعل کے صلی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ معطوف علیہ۔و:حرف عطف سلم فعل ضمیر ھو فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ معطوف،معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ دعائیہ انشائیہ معترضہ ہوا۔

انما:کلمہ حصر۔الاعمال:مبتداء۔باء:حرف جار۔النیات:مجرور،جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا محذوف فعل کے محذوف فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر الاعمال مبتداء کی خبر،مبتدا

اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ انما: کلمہ حصر۔ ل: حرف جار۔ امرئ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت محذوف کے، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم ھا: موصولہ نوی فعل ضمیر اسکا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فمن: فاء: تفصیلیہ۔ من: موصولہ۔ کانت: فعل ناقصہ۔ ھجرتہ: مضاف ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر کانت کا اسم ہوا۔

الیٰ: حرف جار۔ لفظ اللہ: معطوف علیہ۔ واؤ: حرف عطف۔ رسول: مضاف، ہ: مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ سے مل کر الیٰ جار کا مجرور ہوا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر اسم محذوف کے متعلق ہو کر خبر ہوئی کانت کی، کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر من کا صلہ ہوا موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتداء متضمن معنی شرط ہوا۔

فھجرتہ: فاء جزائیہ۔ ھجرتہ: مضاف ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء۔ الیٰ: جار۔ لفظ اللہ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ رسولہ مضاف۔ ہ: مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر الیٰ جار کا مجرور ہوا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر محذوف اسم کے متعلق ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر قائم مقام جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ من: موصولہ۔ کانت فعل ناقص۔ ھجرتہ: مضاف ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا کانت کا۔ الیٰ: حرف جار۔ دنیا موصوف۔ یصیب فعل ضمیر فاعل۔ ھا مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنے صفت سے ملکر معطوف علیہ۔ او: حرف عطف، امرأۃ: موصوف۔ یتزوجھا: فعل، ضمیر فاعل۔ ھا: ضمیر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر الیٰ جار کا مجرور ہوا۔ جار مجرور سے مل کر محذوف اسم کے متعلق ہو کر خبر ہوئی کانت کی۔ کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر

صلہ ہوا موصول کا، صلہ اپنے موصول سے مل کر متضمن معنی شرط ہوا۔ فھجرتہ: فاء: جزائیہ۔ ھجرتہ مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء۔

الیٰ؛ حرف جار۔ ما: موصولہ۔ ھاجر: فعل ضمیر فاعل۔ الیٰ حرف جار۔ ہ: مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ھاجر فعل کے۔ ھاجر فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، صلہ اپنے موصول سے مل کر الی جار کا مجرور ہوا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر یہ متعلق ہوا کائنۃ کے۔ کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر قائم مقام جزا، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۲ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

دین سراسر خیر خواہی ہے

لغات

الدین ۔ یہ مفرد ہے اسکی جمع ادیان ہے یعنی ملت، مذھب النصیحۃ: ۔یہ مفرد ہے جمع نصائح ہے یعنی خیر خواہی کرنا، خالص توبہ قال اللہ تعالی۔ یاایُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا

تشریح

اس حدیث شریف میں یہ بتلایا گیا ہے کہ نصیحت افضل ترین عمل ہے علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تمام دین کا خلاصہ اور نچوڑ ہے کیونکہ نصیحت کے معنیٰ اخلاص کے ہیں اور اخلاص ہی تمام عبادات کی جان ہے۔

بعض علماء نے فرمایا کہ عرف میں نصیحت اس کو کہتے ہیں کہ خلوص ومحبت کے ساتھ کسی کو کوئی خیر کی بات بتائے۔ تمام قسم کی خیر خواہی اس میں داخل ہے مثلاً کوئی سلام کرے تو جواب دے۔ کوئی بیمار ہو جائے تو عیادت کو جائے، کسی کو دھوکہ نہ دے، چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب کرے۔ چغلی نہ کرے، غیبت نہ سنے اور نہ کرے وغیرہ

۳ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

مجالس امانت کے ساتھ وابستہ ہیں

لغات

المجالس : جَلَسَ يَجْلِسُ ۔بیٹھنا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ :۔تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ،الامانة:۔جمع امانات آتی ہے بمعنی محفوظ کرنا،فریضہ خداوندی

اَمِنَ يَأْمَنُ :۔ضَرَبَ يَضْرِبُ اور سَمِعَ يَسْمَعُ سے محفوظ ہونا،امن ہونا

قال تعالی :۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ

توضیح

مذکورہ حدیث میں مجلس کے آداب میں سے یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ مجلس کی تمام باتیں مصلحت اور اصحاب مجلس کی اجازت کے بغیر دوسروں سے اس کا بیان نہیں کرنا چاہئے اس میں سے تین باتوں کو استثناء کیا۔(۱) کسی کے ناحق قتل کی بات ہورہی ہو (۲) کسی عورت کی عصمت لوٹنے کی بات ہورہی ہو (۳) کسی کا مال ناحق لینے کی بات ہورہی ہے۔لوگوں کو فورا آگاہ کردے تا کہ وہ اپنے آپ کو بچالیں ۔عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہیں اس مجلس کی بات بھی افشاء کرے جس میں دین یا قوم کو نقصان پہنچانے کی گفتگو ہورہی ہو

ترکیب

الجالس :مبتداء۔ باء:حرف جار۔ الامانة: مجرور،جارمجرور مل کر محذوف اسم کے متعلق ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی،مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۴ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

دعا عبادت کا مغز ہے

لغات:۔ الدعاء : نَصَرَ یَنْصُرُ کا مصدر ہے جیسے دَعَا یَدْعُوْا دُعَاءً۔ بلانا، پکارنا۔ قال تعالیٰ :۔ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاء ۔مخ:۔ ہڈی کا گودا:۔ جمع: مخاخ مخمہ آتی ہے

توضیح

تمام عبادات کا مقصد یہ ہے کہ انسان میں عاجزی آجائے اور یہ بات دعا میں بدرجہ اتم حاصل ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا کہ دعا عبادات کا مغز ہے۔ یہاں پر عبادت سے مراد دعا ہے آپ ﷺ نے بھی فرمایا کہ اللہ سے مانگا کرو۔ جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ دعا قبول ہونے کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ آدمی حرام مال وغذا سے بچے۔

ترکیب

الدعاء: مبتداء۔ مخ مضاف۔ العبادۃ: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء کی خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۔ اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَان

:حیاء ایمان کا حصہ ہے

لغات:۔ الحیاء: شرم وحیاء۔ قال تعالیٰ :اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً ۔شعبة: فرقہ شاخ، پانی بہنے کی جگہ جمع شُعَب اور شعائب آتی ہے۔

توضیح

اس حدیث شریف میں حیاء کو ایمان کا حصہ بیان کیا گیا۔ کیوں کہ حیاء کی وجہ سے آدمی بہت سے گناہوں مثلاً زنا، چوری، گالی گلوچ وغیرہ سے بچ جاتا ہے اسی وجہ سے علماء نے فرمایا کہ اگر حرام

کام ہےتو اس میں حیاء کرنا واجب ہے اگر مکروہ ہے تو مستحب ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ سے کسی نے حیاء کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کی بے شمار نعمتوں اور اپنی کوتاہیوں کو دیکھ کر نفس میں جو حالت پیدا ہو اس کو حیاء کہتے ہیں

ایمان کے اور بھی بہت سے شاخیں ہیں لیکن حیاء کو خصوصیت سے ذکر کیا کیوں کہ حیاء ہی ایسی چیز ہے جو بوجہ خوف دنیا و آخرت کے ہر اچھائی کی طرف داعی اور ہر برائی سے مانع ہوتی ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ حیاء یہ امر طبعی ہے عموماً اس کی طرف ذہن نہیں جاتا اس لئے اسکو خصوصی طور سے ذکر کیا کہ حیاء بھی ایمان کا حصہ ہے

ترکیب

الـحـيـاء : مبتدا، شعبة موصوف، من حرف جار، الایمان مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کـائـنـة مقدر کے، کـائـنـة اسم فاعل اپنے فاعل هـی اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر خبر، مبتداء، خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۶۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے

لغات: المرء ۔مرد، امرأة اسکی ضد ہے قـال تـعـالـیٰ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ

احب :باب افعال سے بمعنی محبت کرنا

توضیح

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ حدیث کا معنی عام ہے کہ آدمی اچھے آدمی سے محبت رکھے تو قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا اور اگر کسی فاسق و فاجر سے محبت رکھے تو قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔

بعض علماء نے یہاں تک فرمایا کہ اس حدیث میں ان لوگوں کیلئے خاتمہ بالخیر کی خوشخبری ہے

جواللہ کے نیک بندوں سے دنیا میں محبت رکھتے ہیں کیونکہ قیامت میں یہ ان کے ساتھ اسی وقت ہوگا جب کہ خاتمہ بالخیر بھی ہو۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ستر برس بھی عبادت کرے تب بھی اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت رکھتا ہے۔

ترکیب

المرء: مبتداء۔ مع: مضاف۔ من: موصولہ۔ احب: فعل ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر موصول کا صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فعل محذوف کا ظرف ہوکر مبتداء کی خبر ہوکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۷ اَلْخَمْرُ جُمَّاعُ الْاٰثْمِ

شراب ہر قسم کے گناہوں کا مجموعہ ہے

لغات

الخمر: انگوری شراب اور ہر نشہ آور چیز جو عقل کو ڈھانپ لے، نَصَرَ یَنْصُرُ سے چھپانا، دوپٹہ کو بھی خمار کہتے ہیں اسلئے کہ اس سے عورت اپنی آپ کو چھپاتی ہے

قال تعالیٰ: یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ: جماع ۔مبالغہ کا صیغہ ہے بہت جمع کرنے والا جَمَعَ فتح یفتح سے جمع کرنا، اکٹھا کرنا۔ الاثم: بمعنی گناہ، سمع یسمع اَثِمَ یَأثَم ۔گناہ کرنا

توضیح

مذکورہ حدیث کی شرح میں محدثین فرماتے ہیں کہ شراب پینے کے بعد جب انسان کی عقل و حواس اس کے قبضہ میں نہیں رہتے ہیں تو وہ بہت سے ایسے گناہوں کا ارتکاب کر لیتا ہے جو اسے معلوم بھی نہیں ہوتے اس کے علاوہ دیگر کئی خرابیاں پائی جاتی ہے۔

(۱) یہ خوراک نہیں بلکہ زہر ہے (۲) جسم کی طاقت کوختم کرتی ہے (۳) قوت مردانہ کوختم کرتی ہے (۴) مدہوشی میں آدمی اپنا پوشیدہ راز ظاہر کر دیتا ہے جس کا نقصان اکثر تباہ کن ہوتا ہے (۵) چہرے کی ھئیت کو بگاڑنے کے ساتھ پیٹ کو بڑھا دیتی ہے۔ بہر حال شراب ام الخبائث ہے یعنی ہر برائی کی جڑ اسکی وجہ سے بہت سے گناہ وجود میں آتے ہیں

ترکیب:۔ الخمر مبتداء، جماع مضاف، الاثم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸ اَلْاَنَاۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْعُجْلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ

بردباری اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے

لغات

الانـاۃ :بردباری، وقار، سنجیدگی، اہستگی۔ سمع یسمع ،ضرب یضرب سے استعمال ہے۔

العجلۃ: سمع سے جلدی کرنا۔ قال تعالیٰ :لاَ تُحَرِّكْ به لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ به ۔

الشیطان : جمع شیاطین بمعنی سرکش ہونا، متکبر ہونا ۔قال تعالیٰ :الشَّیْطَانُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ

توضیح

حدیث بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ نیک کاموں میں جلدی کرنا انسان کے اچھے اور عمدہ صفات میں سے ہے عبادات اور طاعات کے کاموں کو جلدی شروع کرنا آدمی کے نیک ہونے کا علامت ہے لیکن کوئی بھی نیکی کے کام شروع کرنے کے بعد اسکو اطمینان سے ختم کرنا چاہئے۔ قرآن کریم میں نیک لوگوں کی تعریف میں بیان فرمایا ہے کہ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ ۔ کہ وہ لوگ اچھے کاموں میں جلدی کرتے ہیں

ترکیب

الانا ۃ مبتدا،من حرف جار،لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل ھی ضمیر مستتر فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی ،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ ہوا، واو عاطفہ، العجلۃ مبتدا،من جار الشیطان مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھی ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

۹ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ

مومن بھولا بھالا شریف ہوتا ہے

لغات

غر: نا تجربہ کار نوجوان۔ اسکی جمع اغراء آتی ہے۔ بھولا بھالا قال تعالیٰ: وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْر۔ کریم: صیغہ صفت۔ اللہ کے صفتی ناموں میں سے ایک نام ہے بمعنی بہت زیادہ شریف، باب کرم سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ قال تعالیٰ: فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ ''

توضیح

غر کا معنی ہے دھوکا کھانے والا۔ مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ نیک آدمی نرم مزاج ہوتا ہے اور وہ ہر ایک پر اعتماد کر لیتا ہے اس وجہ سے اکثر لوگوں سے دھوکہ کھاتا ہے یا اس کے دھوکہ کھانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ ہر ایک کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے لوگوں کے ظلم کا بدلہ اور انتقام نہیں لیتا سب کو معاف کرتا ہے

خلاصہ یہ ہے کہ مومن آدمی کے سامنے اس قسم کے فضائل ہوتے ہیں اس لئے وہ سب کو معاف کر دیتا ہے لوگ اس وجہ سے اس کو بھولا بھالا سمجھتے ہیں۔

ترکیب

المؤمن مبتدا، غر خبر اول، کریم خبر ثانی، مبتداء اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ ہوا

۱۰ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ

اور فاجر مکار، کمینہ ہوتا ہے

لغات

فاجر: خوب گناہ کرنے والا، زانی۔ جمع فجار آتی ہے، فجر: نصر سے بمعنی تجاوز کرنا۔ قال تعالیٰ: وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا۔ خبٌّ بمعنی مکار، دغاباز، دھوکہ دینے والا۔ جمع خبوب۔ لئیم بمعنی کمینہ، ذلیل۔ جمع لئام، لوم۔ کرم سے کمینہ ہونا

توضیح

حدیث مذکورہ کا مطلب یہ ہوا کہ فاسق وفاجر دھوکہ باز اور مکار ہوتا ہے ایک دوسرے کی غیبت چغلخوری، گالی دینے میں اور لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے میں مصروف رہتا ہے۔ وہ کسی سے دھوکہ نہیں کھاتا۔ اسکو کسی نے اگر دھوکہ دے بھی دیا تو پھر یہ شب وروز اسی کے فکر میں رہتا ہے کہ کب میرا بس چلے اور میں اس سے بدلہ لے لوں

ایک روایت کے مطابق قیامت کے دن دھوکہ باز کو جنت کے قریب بلایا جائیگا اور جب وہ جنت کے قریب پہنچے اور داخل ہونا چاہے گا تو جنت کا دروازہ بند کردیا جائیگا۔ اور اسکو کہا جائیگا کہ جس طرح دنیا میں تم لوگوں سے دھوکہ بازی کرتے تھے آج تمہارے ساتھ بھی دھوکہ بازی کی جاتی ہے

ترکیب

واؤ حرف عطف الفاجر مبتداء، خب خبر اول، لئیم خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے

مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفیہ ہوا۔

۱۱ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ظلم قیامت کے روز اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

لغات

الظلم: وضع الشئ فی غیر محلہ۔ بمعنی: بے موقع رکھنا۔ جمع ظلمات۔ ضَرَبَ سے بے موقع رکھنا، سَمِعَ سے رات کا تاریک ہونا۔ قال تعالیٰ: فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ۔ یوم: یوم یہ مفرد ہے اس کی جمع ایام بمعنی دن قال تعالیٰ: مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ القیامۃ: موت کے بعد اٹھنا، قام یقوم باب نصر سے کھڑا ہونا۔ قال تعالیٰ: لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ

توضیح

حدیث بالا کا مطلب وخلاصہ یہ ہے کہ ظالم قیامت کے دن تاریکی اور اندھیری میں ہوگا۔ علماء فرماتے ہیں کہ ظلم کی قباحت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسانی زندگی مسخ ہو کر رہ جاتی ہے اور معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے اسلام چاہتا ہے کہ انسانوں کی آپس میں ہمدردی اور بھائی چارگی ہو مگر ظلم سے یہ سب ختم ہو کر معاشرہ بالکل آتش کدہ کا منظر پیش کرنے لگتا ہے

ترکیب

الظلم مبتداء، ظلمات موصوف، یوم مضاف، القیامۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا کائنۃ مقدر کا، کائنۃ صیغہ اسم فاعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، کائنۃ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف صفت مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۲ اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِئٌمِنَ الْكِبْرِ

سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے

لغات

البادی :اسم فاعل کا صیغہ ہے، پہل کرنے والا بدء یبدء :فتح سے شروع کرنا۔قال تعالیٰ : لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ ۔بریٔ : بَرِئَ يَبْرَئُ بمعنی بری کرنا، نجات پانا۔قال تعالیٰ : فَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔الکبر : تکبر کرنا،غرور کرنا ۔سمع اور نصر سے کبیرہ گناہ

توضیح

جب دو آدمیوں کا آمنا سامنا ہو یا آپس میں ملاقات ہو تو اس صورت میں جو سلام کا پہل کریگا وہ کبر سے دور ہوگا۔تکبر یہ ہے کہ لوگوں کو حقیر سمجھے اور اپنے آپ کو تمام کمالات کا اہل سمجھے۔

بہر حال تکبر بہت سخت گناہ ہے بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا ہر ایک اس سے دور رہے اور اس کا علاج کرتا رہے۔ایک علاج تو حدیث بالا میں بھی فرمایا گیا ہے کہ جو سلام میں پہل کرتا رہیگا اللہ اس کے اندر سے تکبر کو نکال دیں گے۔

ترکیب

اَلْبَادِئُ صیغہ اسم فاعل،ہو ضمیر مستتر فاعل،ب حرف جار،السلام مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا اسم فاعل کے،اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتداء،بریٔ صیغہ صفت مشبہ ، ھو ضمیر مستتر فاعل،من حرف جار،الکبیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے صیغہ صفت کے صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر،مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

۱۳ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ

دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے

لغات

سجن : قیدخانہ۔جمع سجون ہے۔ سَجَنَ یسجن باب نصر سے قید کرنا قال تعالیٰ : اِذْ اَخْرَجَنِی مِنَ السِّجْنِ ۔ جنۃ بمعنی باغ جمع جنات ، جنان ہے ۔علماء اہل لغات نے لکھا ہے جس کلمہ میں ج ن کا مادہ ہو اسمیں چھپنے کا معنی ہوگا مثلاً جنین ماں کے پیٹ کا بچہ۔جنون: دیوانہ، جن :جن کو بھی جن اس لئے کہتے ہیں۔قال تعالیٰ : فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ کافر :اللہ کی نعمتوں کا انکار کرنے والا۔جمع کافرون ہے کفار ، کفر نصر سے چھپانا۔ قال تعالیٰ وَلَا تَکُوْنُوْا اَوَّلَ کَافِرٍ بِہٖ

توضیح

دنیا کی زندگی مومن کیلئے قید خانہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مومن کیلئے دنیا کی زندگی قید خانے کے مثل ہے یعنی جس طرح قیدی اپنی زندگی آزاد ہوکر اور اپنی مرضی سے نہیں گزارتا تو اسی طرح ایک مومن دنیا میں آزاد ہوکر اور اپنی مرضی سے نہیں گزارتا بلکہ ہر معاملے میں اللہ کے حکم کو سامنے رکھتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ قیدی جیل خانے میں جی نہیں لگاتا اور اسکو اپنا گھر نہیں سمجھتا تو اسی طرح مومن بھی دنیا میں جی نہیں لگاتا۔

ترکیب

الدنیا مبتداء، سجن مضاف،المؤمن مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر خبر اول معطوف علیہ،واؤ حرف عطف، جنۃ مضاف،الکافر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ثانی معطوف،مبتداء اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۴ اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ

مسواک کرنا منہ کی پاکی کا سبب ہے اور اللہ کی رضامندی کا سبب ہے

لغات

السواك :دانت صاف کرنے کی لکڑی، جمع ساویک ہے ساكَ يَسُوْكُ نصر سے بمعنی ملنا، رگڑنا۔ مطهرة :صفت اسم آلہ کا صیغہ ہے صفائی حاصل کرنے کا آلہ طَهَرَ يَطْهَرُ فتح سے پاک کرنا۔ مرضاة: خوشنودی حاصل کرنا رضي يرضى ،سمع يسمع سے خوش ہونا۔

توضیح

محدثین کے قول کے مطابق چالیس سے زائد احادیث میں مسواک کے روحانی وجسمانی فائد کیلئے مذکور ہیں

(۱) مسواک کرنے سے کشادگی اور مال میں وسعت پیدا ہوتی ہے (۲) بلغم کو دور کرتی ہے (۳) سر کے درد کو دور کرتی ہے (۴) بینائی کو تیز کرتی ہے (۵) معدے کو درست رکھتی ہے (۶) زبان کی فصاحت حافظہ اور عقل کو بڑھاتی ہے (۷) کھانے کو ہضم کرتی ہے (۸) بڑھاپے کو مؤخر کرتی ہے (۹) نزع کی حالت جلدی ختم کرتی ہے (۱۰) موت کے وقت کلمہ شھادت یاد دلاتی ہے

ترکیب

السواك مبتداء، مطهرة مصدر میمی بمعنی اسم فاعل، ضمیر مستتر اس کا فاعل، ـل حرف جار ، الفم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مطهرة کے، مطهرة اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر اول معطوف علیہ ، مرضاة مصدر میمی بمعنی اسم فاعل، هي ضمیر مستتر اس کا فاعل، ل حرف جار ، الرب مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مرضاة کے، مرضاة اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ثانی معطوف، مبتداء اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۵ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

اوپر کا ہاتھ (دینے والا) بہتر ہے نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے۔

لغات

الید بمعنی ہاتھ۔ اصل میں یدی ہے جمع ایدی اور ایادی ہے قال تعالیٰ: یَدُ اللّٰہِ فَوقَ اَیدِیہِمْ۔ العلیا: ہر بلند جگہ یہ الاعلی اسم تفضیل کی مؤنث ہے، علی نصر سے علوا، علی سمع سے علاء بلند ہونا۔ قال تعالیٰ: وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا السُّفْلٰی یہ اسفل کی مؤنث ہے بمعنی پست تر۔ سفل نصر سمع، کرم سے پست ہونا۔ قال تعالیٰ: وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا السُّفْلٰی

توضیح

علماء کا اس بات میں اتفاق ہے کہ بغیر ضرورت کے سوال کرنا حرام ہے اور جو شخص کما کر اپنی ضرورت پوری کر سکتا ہے تو وہ کما کر اپنی ضرورت پوری کرے کسی سے سوال نہ کرے۔ البتہ بحالت مجبوری تین شرائط کے ساتھ سوال کر سکتا ہے

پہلا شرط:۔ یہ ہے کہ سوال کرنے میں اپنے کو ذلیل نہ کرے

دوسرا شرط:۔ یہ ہے کہ مبالغہ کے ساتھ سوال نہ کرے

تیسرا شرط:۔ یہ ہے کہ جس سے مانگ رہا ہے اسکو ایذاء و تکلیف نہ دے

علماء نے لکھا ہے کہ جس شخص کے پاس ایک دن کے بقدر غذاء ہو تو اسکو ہاتھ دراز کرنا حرام ہے اور زکوۃ لینا بھی جائز نہیں ہے

سوال:۔ سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے؟

جواب:۔ اگر کسی شخص کو اپنی موت کا خوف ہے تو اب اسکو سوال کر کے جان بچانا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر اس صورت میں وہ نہ مانگے اور اسی بھوک کی حالت میں مر جائے تو گناہ کار ہوگا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ آدمی ہر ممکن سوال سے بچے کیونکہ سوال کرنے والا ہاتھ اچھا نہیں ہوتا ہے دینے والا ہاتھ اچھا ہوتا ہے

ترکیب

الید موصوف، العلیا صفت، موصوف صفت مل کرمبتداء، خَیر صیغہ اسم تفضیل، ضمیر مستتر اس کا فاعل، من حرف جار، الید موصوف، السفلی صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق خیر کے، خیر اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۶ اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا ۔

غیبت کرنا زنا کرنے سے سخت ہے

لغات

الغیبة: پیٹھ پیچھے برائی کرنا۔ غاب یغیب ضرب سے بمعنی غیبت کرنا قال تعالیٰ : وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً ۔ اشد: شد یشد ضرب سے سخت ہونا ۔ قال تعالیٰ : وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔ الزنا : زنی یزنی ضرب سے زنا کرنا۔ فعل قبیح میں مبتلاء ہونا۔ قال تعالیٰ : وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنَا

توضیح

کسی شخص کی غیر موجودگی میں اسکے متعلق ایسی بات کرنا کہ اگر وہ سنے تو ناپسند کرے اور وہ بات اس میں واقعۃً موجود ہو تو غیبت ہے اگر وہ برائی اور عیب موجود نہیں تو اسکو بہتان کہتے ہیں جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔ مذکورہ حدیث میں غیبت کو زنا سے بدتر فرمایا گیا ہے اسکی کئی وجوہات محدثینؒ نے لکھی ہیں مثلاً ایک یہ کہ زنا میں آدمی یہ سمجھتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اس پر وہ نادم ہوتا ہے اور توبہ واستغفار کرتا ہے مگر غیبت کرنے والا غیبت کو معمولی گناہ سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے توبہ کی طرف اسکا دھیان نہیں جاتا۔

ترکیب

الغیبۃ مبتداء، اشد صیغہ اسم تفضیل ،ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، من حرف جار، الزنا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا اشد کے، اشد صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء ۔خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۱۷ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔

پاکی ایمان کا آدھا حصہ ہے

لغات:۔الطھور: کی تحقیق حدیث نمبر ۱۶ کی ضمن میں گذر چکی ہے۔شطر : شطر کے کئی معنی آتے ہیں۔نصف، جانب، دوری۔جمع اشطر ، شطور ، شطر باب نصر سے دو حصے برابر کرنا۔

توضیح

طہارت پاکی اور نظافت کو کہتے ہیں اور اسکی ضد نجاست آتی ہے شرعاً طہارت اسکو کہتے ہیں کہ نجاست حکمی اور نجاست حقیقی سے پاکی حاصل کی جائے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الطھور شطر الایمان میں صرف یہ نہیں کہ ظاہری اعضاء پر پانی بہادے بلکہ اس کے ساتھ باطنی طہارت یعنی اپنے دل کو تکبر، حسد اور تمام خصائص رذیلہ سے اپنے آپ کو پاک کرے۔

ترکیب

الطھور مبتداء، شطر مضاف، الایمان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۱۸ اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ۔

قرآن تمہارے لئے یا تمہارے خلاف حجت ہے

لغات

القرآن: قرآن کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب، قرن باب ضرب سے باندھنا، ملانا، جمع کرنا۔ قال تعالیٰ: الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآن۔ حجة: بمعنی دلیل، جمع براہان باب نصر سے دلیل پیش کرنے میں غالب آنا

توضیح

جو شخص قرآن کے حقوق کو ادا کریگا تو قیامت کے دن قرآن اس کے بارے میں سفارش کریگا اور اللہ تعالیٰ اسکی سفارش کو قبول فرمائیں گے۔ ایسے شخص کیلئے قرآن حجت اور دلیل بن جائے گا ۔اگر قرآن کے حقوق ادا نہ کیے گئے تو قیامت کے دن قرآن اس کیلئے ضرر کا باعث ہوگا

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صرف قرآن پڑھ لینا نجات کیلئے کافی نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔

ترکیب

القرآن مبتداء، حجة مصدر بمعنی اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، ل جار، ك مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، او حرف عطف، علی حرف جار، ك مجرور، جار مجرور مل کر معطوف ہوا، معطوف، معطوف علیہ سے مل کر متعلق ہوا حجة کے، حجة اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۹ اَلْجَرْسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَان

گھنٹی شیطان کی بانسری ہے

لغات:۔ اَلْجَرْس بمعنی گھنٹہ جمع اجراس۔ مزامیر: مزمار کی جمع ہے بانسری باب ضرب، نصر سے بانسری بجانا۔

توضیح

مذکورہ حدیث شریف میں گھنٹی کو شیطان کی بانسری کہا گیا ہے اسلئے کہ جس طرح گانا بجانا انسان کوذکر سے روکتا ہے اسی طرح اس سے بھی انسان ذکر وعبادت سے رک جاتا ہے

محدثین اس حدیث شریف کو آداب سفر میں لاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سفر کے دوران جانور کے گلے میں گھنٹی ہو اور وہ مسلسل بجتی رہے تو پھر انسان دوسری عبادت میں مشغول نہیں ہوسکتا۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ زندیقوں کی ایجاد ہے اس کو اسلئے ایجاد کیا کہ مسلمان اس میں مشغول ہوکر قران اور نماز سے غافل ہوجائیں۔

ترکیب

الجرس مبتداء، مزامیر مضاف، الشیطان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۰ اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ

عورتیں شیطان کا جال ہیں

لغات: حبائل: یہ حبالۃ کی جمع ہے بمعنی جال۔ پھندا، حبل باب نصر سے رسی سے باندھنا۔ قال تعالیٰ: حِبَالُهُمْ و عِصِيُّهُمْ

توضیح

شیطان عورتوں کی وجہ سے اکثر گناہ کرواتا ہے جیسے کہ سعید ابن میتبؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھی مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ شیطان اس بات سے ناامید نہیں ہوا کہ ان کو عورتوں کے ذریعہ ہلاک کردے

اس طرح حضرت حسن بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیطان عورتوں کو خطاب کر کے

یہ کہتا ہے کہ اے عورتوں تم میرا آدھا لشکر ہو اور تم میرے ایسا تیر ہو کہ جس کو تمہاری وجہ سے مارتا ہوں وہ نشانہ سے خطاء نہیں کرتا اور تم میری بھید کی جگہ ہو اور میری حاجت پوری کرنے میں قاصد کا کام دیتی ہو

ترکیب

النساء مبتدا، حبائل مضاف، الشیطان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۱ اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ۔

کھانا کھا کر شکر کرنے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے

لغات

الطاعم: طعم باب سمع سے بمعنی کھانا کھانا۔ قال تعالیٰ: فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ۔ الشاكر: نصر سے قدر دانی کرنا، احسان کا اعتراف کرنا۔ قال تعالیٰ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ الصائم: باب نصر سے صام یصوم بمعنی روزہ رکھنا قال تعالیٰ: وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ۔ الصَّابِرُ: باب ضرب سے برداشت کرنا۔ قال تعالیٰ: وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ

توضیح

مذکورہ حدیث میں کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کو روزہ دار صابر سے تشبیہ دی ہے وہ تشبیہ اس میں نہیں کہ دونوں ہر اعتبار سے برابر ہیں بلکہ تشبیہ اس میں ہے کہ دونوں نفس ثواب میں برابر ہیں ورنہ صبر کرنے والا فقیر شکر کرنیوالے مال دار سے بہت بہتر ہے۔

ترکیب

الطاعم: موصوف، الشاکر صفت، موصوف صفت مل کر مبتداء۔ ك حرف جار،

الصائم: موصوف، الصابر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن کے، کائن اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، کائن اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۲ اَلاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِیْشَةِ۔

خرچ میں میانہ روی اختیار کرنا آدھی آمدنی ہے

لغات

الاقتصاد: قصد یقصد ضرب سے میانہ روی اختیار کرنا قال تعالیٰ: وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ۔ النفقه: خرچ کرنا جمع نفقات ہے قال تعالیٰ: وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِیْرَةً نصف: کسی چیز کا آدھا جمع انصاف نصف ینصف نصر اور ضرب دونوں سے بمعنی آدھا لینا۔ قال تعالیٰ: وَلَکُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ، المعیشه: زندگی کا ذریعہ، عاش یعیش ضرب سے زندہ رہنا۔ بَطِرَتِ الْمَعِیْشَتُهَا

توضیح

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اپنی ضروریات زندگی میں میانہ روی اختیار کرنا ضروری ہے نہ وہ بخل کرے اور نہ ہی اسراف اور فضول خرچی کرے۔ خواہ امیر ہو یا غریب جیسے کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ الاقتصاد فی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی "میانہ روی غریب اور کشادگی دونوں میں اختیار کی جائے"

ترکیب

الاقتصاد مصدر موصوف، فی جار، النفقة مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن محذوف کے کائن صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف مل کر مبتداء، نصف مضاف، المعیشة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ

خبر یہ ہوا۔

۲۳ اَلتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ۔

اچھے لوگوں سے دوستی آدھی عقل ہے

لغات

التودد: بمعنی دوستی کرنا باب سمع سے ودّ یودّ بمعنی محبت کرنا۔ قال تعالیٰ: تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ۔ الناس باب نصر سے ناس ینوس تصغیر نویس ہے قال تعالیٰ: یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا۔ العقل: باب ضرب سے عقل یعقل بمعنی سمجھدار ہونا جمع عقول آتی ہے۔ قال تعالیٰ: مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْہُ

توضیح

اچھے لوگوں سے دوستی رکھنا اور اس دوستی کی برکت سے اپنے معاملات وغیرہ کو درست کرنا نصف عقل ہے، پوری عقل مندی تب ہوگی جب انسان کوئی کسب یا پیشہ اختیار کر کے جائز اور پاکیزہ روزی بھی حاصل کرے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ آدمی کسی کو دوست بنانے سے پہلے اس میں پانچ باتیں دیکھے (۱) اول عقل، دوست بنانے کیلئے لازم ہے کہ عقل والا ہو، بیوقوف کو دوست بنانے سے کوئی فائدہ نہیں (۲) اچھے اخلاق والا ہو، اگر اچھے اخلاق والا نہیں تو بسا اوقات آدمی عقلمند تو ہوتا ہے مگر غصہ اور شھوت وغیرہ اسکو صحیح کام کرنے نہیں دیتے (۳) فاسق نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو، اگر اس میں خوف خدا نہیں تو وہ کسی وقت بھی دھوکہ دے دے یا معاصی میں مبتلا کر کے الگ ہو جائے گا (۴) بدعتی نہ ہو، اگر بدعتی ہے تو اس کی صحبت سے اس پر بھی بدعت کا اثر ظاہر ہو جائے گا، (۵) دنیا کی محبت رکھنے والا نہ ہو، اس کی دوستی سے اسمیں بھی دنیا کی محبت آجائے گی۔

ترکیب

واو استئنافیہ، التودد مصدر موصوف، الی حرف جار، الناس مجرور، جار مجرور مل کر بترکیب سابق صفت، موصوف صفت مل کر مبتداء، نصف مضاف، العقل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۴ وَ حُسْنُ السُّوَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ ۔

اچھے انداز سے سوال کرنا آدھا علم ہے۔

لغات:۔ حسن: خوبصورت اسکی جمع محاسن آتی ہے اور باب نصر سے حَسَنَ يَحْسُنُ بمعنی خوبصورت ہونا۔ قال تعالیٰ: وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ

توضیح

کسی علمی مسئلہ میں سوچ سمجھ کر اچھی طرح سوال کر کے اپنے شک کو درر کرنا آدھا علم ہے، اس سوال کی بناء پر اس کا شک اور تردد ختم ہو جائے گا۔

اب سوال یہ ہے کہ سائل تو شک اور تردد میں ہوتا ہے گویا وہ اس مسئلہ سے واقف ہے تو اس حدیث میں اسکو نصف علم کیوں کہا گیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آدمی جب سوال کر رہا ہے تو معلوم ہوا کہ اس کو کچھ نہ کچھ علم ہے، اور سوال کر کے وہ اپنے ناقص علم کو کامل کر رہا ہے اس وجہ سے اس کو نصف علم والا کہہ دیا اس سے معلوم ہوا کہ جو سوال بغیر سوچے سمجھے یا حصول علم کے علاوہ کسی اور نیت سے ہو تو وہ نصف علم نہیں ہوتا۔

ترکیب

و: حرف عطف ۔ حسن : مضاف ۔ السوال : مضاف الیہ ،مضاف مضاف الیہ سے ملکر مبتداء ۔ نصف : مضاف ۔ العلم : مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۵_ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ۔

گناہ کر کے توبہ کرنیوالا اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو

لغات

التائب: صیغہ صفت، اسم فاعل بمعنی توبہ کرنے والا، تاب یتوب نصر سے متوجہ ہونا، توبہ کرنا۔ قال تعالیٰ: اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ۔ الذنب: گناہ کرنا جمع ذنوب۔ قال تعالیٰ: بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

توضیح

سب سے زیادہ بلند مقام انسان کی بندگی کا ہے اور بندگی کا بہترین مظاہرہ توبہ کے وقت میں ہوتا ہے کہ توبہ واستغفار کے وقت بندہ انتہائی ندامت اور احساس پستی کی حالت میں ہوتا ہے بندے کی یہ صفت اللہ کو بہت پسند ہے اس حالت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تیرے سب گناہ معاف کر دیئے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو بالکل مٹا دیتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کے گناہوں پر کوئی گواہی دینے والا نہیں ہوگا

ترکیب

التائب: اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، من حرف جار، الذنب مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا التائب کے، التائب اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتداء، ك حرف جار، من موصولہ، لانفی جنس، ذنب اس کا اسم، ل جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا موجود کے، موجو د صیغہ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، موجود اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر لائے نفی جنس کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن کے، کائن اپنے فاعل ضمیر مستتر ھو اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء

کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۶ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَا لْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰی عَلَی اللّٰهِ۔

عقلمند شخص وہ ہے جس نے نفس کو تابع کر لیا ہو اور موت کے بعد کیلئے عمل کرے اور نادان شخص وہ ہے جو اپنی خواہشات کے تابع ہو اور اللہ پر امیدیں باندھے۔

لغات

الکیس: عقلمند، ہوشیار جمع اکیاس ہے۔ کاس یَکِیْسُ ضرب سے بمعنی چالاک ہونا۔ دان: دان یدین ضرب سے بمعنی تابع بنانا۔ نفسہ: روح، بدن مراد دل ہے۔ قال تعالیٰ: یٰاَیُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ الموت: زندگی کی ضد ہے قال تعالیٰ: اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاةَ۔ والعاجز: طاقت نہ رکھنے والا۔ عاجز ہونا ضرب، سمع دونوں سے مستعمل ہے۔ قال تعالیٰ: وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ۔ اتبع: تبع سمع سے پیچھے چلنا۔ هوی: خواہش ہونا، عشق ہونا خواہ خیر میں ہو یا شر میں ہو قال تعالیٰ: وَاتَّبَعَ هَوَاهُ۔ تمنی: ارادہ کرنا، امید کرنا، خواہش کرنا قال تعالیٰ: اِلَّا اِذَا تَمَنّٰی۔

توضیح

مطلب یہ ہے کہ عقلمند وہ ہے جو اپنی زندگی میں اپنے قول و فعل کا محاسبہ کرتا رہے پھر اگر نیکیوں کا غلبہ معلوم ہو تو شکر ادا کرے اور اگر برائیوں کا غلبہ ہو تو توبہ و استغفار کرے جیسے حضور ﷺ نے فرمایا کہ حَاسِبُوْا اَنْفُسَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا۔ "اپنے نفس کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا حساب لیا جائے۔"

مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهٗ وَ تَمَنّٰی عَلَی اللّٰهِ۔ علماء فرماتے ہیں کہ باطل آرزوں اور [illegible]

امیدوں سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو محض آرزوؤں کے سہارے نہ دنیا میں کامیاب کیا ہے اور نہ آخرت میں کریگا۔

ترکیب

الکیس مبتداء، من موصولہ، دان فعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، نفس مضاف، ہ، ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، عمل فعل ھو ضمیر فاعل، ل حرف جار، ما موصولہ ،بعد مضاف، الموت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ (ظرف) ہوا فعل مقدر یکون کا، یکون فعل اپنے فاعل ھو اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا عمل کے، عمل فعل اپنے فاعل ھو ضمیر اور متعلق سے مل کر جملہ معطوفہ، دونوں جملے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، واؤ عاطفہ یا استنافیہ، العاجز مبتداء من موصولہ، اتبع فعل، ھو ضمیر فاعل ،نفس مضاف ہ، ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اول، ھوی مضاف ھا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تمنی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، علی حرف جار، لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، دونوں جملے ملکر صلے ہوا موصول کے، موصول صلہ ملکر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

۲۷ اَلْمُؤمِنُ مَاْلَفٌ وَلَاخَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَأْلَفُ ولا یؤلف

مومن محبت کی جگہ ہے اور ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو خود بھی کسی سے محبت نہ کرے اور دوسرے بھی اس سے محبت نہ کریں

لغات : مَألَف: اسم ظرف ہے بمعنی دوستی کی جگہ، سمع سے اَلِفَ بمعنی مانوس ہونا، محبت کرنا

توضیح

مسلمان محبت کی جگہ یعنی اس کے ساتھ محبت، نرمی اور با اخلاق پیش آنا چاہئے کوئی بات کرے تو ہنس کر پیارے سے کرے غصے کا اظہار نہ کرے۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے ملو تو خندہ پیشانی سے ملو۔

فرمایا کہ ایسا شخص جو نہ کسی سے محبت کرتا ہے اور نہ اس سے کوئی محبت کرے تو اسمیں کوئی خیر اور بھلائی نہیں۔

ترکیب

المؤمن مبتدا، مالف خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ واؤ استنافیہ، لا حرف نفی جنس، خیر اس کا اسم، فی حرف جار، من موصولہ، لایالف فعل نفی مضارع معلوم، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لا یؤلف فعل نفی مضارع مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ ملکر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر لائے نفی جنس کی، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

۲۸ اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِى الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ

گانا دل میں نفاق اس طرح اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے

لغات

الغناء : گانا جمع اغانی۔ باب سمع سے مال دار ہونا، قال تعالیٰ : وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۔غنی باب تفعیل سے ترنم سے گیت گانا۔ ینبت :نبت نصر سے سبزہ زار ہونا یُنبِتُ

لَكُمُ بِهِ الزَّرُعَ ۔ النفاق : باب مفاعلہ کا مصدر ہے کہ زبان سے اسلام ظاہر کرنا اور دل میں کفر رکھنا۔ القلب: دل جمع قلوب ضرب سے الٹ پلٹ کرنا۔ قال تعالیٰ : وَجَاءَ بِقَلْبِ مُنِيبٌ ۔ الزرع: کھیتی جمع زورع باب فتح سے بیج ڈالنا کَزَرُعِ اَخُرَجَ شَطْأَهُ۔

توضیح

بے شک گانا اور کھیل یہ دونوں نفاق کو اس طرح اگاتے ہیں جس طرح پانی سبزی کو اگاتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ قرآن کی تلاوت اور ذکر یہ دونوں قلب میں ایمان کو اس طرح اگاتے ہیں جس طرح پانی سبزی کو اگاتا ہے

علامہ ابن خلدونؒ فرماتے ہیں کہ جتنی اسلامی سلطنتوں کو زوال آیا ان میں سے اکثر کا باعث یہی تھا کہ ان کے بادشاہ ناچ گانوں کی محفلوں میں شب و روز مصروف رہتے تھے۔

ترکیب

الغناء مبتداء، ینبت فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، النفاق مفعول بہ ، فی حرف جار، القلب مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول، ك حرف جار، ما مصدریہ، ینبت فعل ، الماء فاعل، الزرع مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل، مفعول اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۹ اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ

قیامت کے دن تاجروں کا حشر فاجروں کے ساتھ ہوگا مگر وہ تاجر جس نے پرہیزگاری اختیار کی اور نیکی کی اور سچ بولے۔

لغات

التجار: جمع تاجر کی، سوداگر تجر نصر سے تجارت کرنا قال تعالیٰ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ یحشرون : حشر باب ضرب سے بمعنیٰ جمع کرنا۔قال تعالیٰ : وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی جَھَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ۔ اتقی: پرہیز کرنا وقی یقی باب ضرب سے حفاظت کرنا۔قال تعالیٰ : فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَتَّقٰی ۔ بر : سمع اورضرب سے بولنا۔قال تعالیٰ: کِرَامٍ بَرَرَۃٍ ۔صدق بنصر سے سچ بولنا۔قال تعالیٰ : قُلْ صَدَقَ اللّٰہُ

توضیح

مذکورہ حدیث میں ان تاجروں کی مذمت کو بیان کیا گیا ہے جو صحیح طور سے لین دین نہ کریں مگر ان تاجروں کو اس سے مستثنیٰ فرمایا جن میں تین صفات ہوں (۱) تقوی (۲) نیکی (۳) سچ بولنا اگر چہ تقوی میں بقیہ دونوں صفات داخل ہوگئی تھیں لیکن تاجر جن برائیوں میں عام طور سے مبتلا ہوتے ہیں ان کے تدارک کیلئے ان دوصفات کو مزید اہتمام سے بیان فرمایا۔

اسی طرح سے بعض اور بھی اصول ہیں مثلاً کھوٹ وملاوٹ اور دغا وفریب نہ کریں۔خلاصہ یہ کہ اگر تاجر شریعت کے اصول کے مطابق تجارت نہ کرے تو اس کیلئے بہت سی وعیدیں ہیں۔منجملہ ان میں سے یہ حدیث بالا بھی ہیکہ قیامت کے دن ایسے تاجروں کا حشر فاجروں کے ساتھ ہوگا

ترکیب

التجار مبتداء، یحشرون فعل، ضمیر بارز ذوالحال، یوم مضاف، القیمۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فجار مستثنیٰ منہ، الا حرف استثنیٰ، من موصولہ اتقی فعل ضمیر فاعل، فعل فاعل سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ، بر فعل ضمیر مستتر فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، واوٗ عاطفہ، صدق فعل، ھو فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، معطوف علیہ اپنے

دونوں معطوف جملوں سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل ملکر مستثنیٰ، مستثنیٰ مستثنیٰ منہ مل کر حال ہوا ذوالحال کا، حال ذوالحال ملکر نائب فاعل ہوا یحشرون کا، یحشرون اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، التجار مبتداء، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳۰ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ والصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ

دیانت داری کے ساتھ کاروبار کرنے والا شخص قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، اور شہداء کے ساتھ ہوگا

لغات

الصدوق: بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ یہ مبالغے کا صیغہ ہے الامین: ہر وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی جائے۔ النبیین: یہ نبی کی جمع ہے بمعنی پیغمبر جو پیغمبری کے کام پر مامور ہو۔ خداتعالیٰ کے خاص بندے۔ الصدیقین: صدیق کی جمع ہے بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ الشھداء: سمع سے حاضر ہونا، گواہ ہونا قال تعالیٰ: وَاَنْتُمْ شُھَدَاءُ

توضیح

جو تاجر شریعت کے مطابق تجارت کرے اس کے بارے میں فرمایا جارہا ہے کہ قیامت کے دن ایسے تاجر کا حشر نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا، جنت میں اسکو انکی رفاقت ملیگی

ترکیب

التاجر موصوف، الصدوق صفت اول، الامین صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتداء، مع مضاف، النبیین معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الصدیقین معطوف اول، واؤ عاطفہ، الشھداء معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر

مضاف الیہ ہوا مع مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا کائن مقدر کا، کائن صیغہ اسم فاعل، ھو ضمیر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، التاجر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳۱ اَلْکَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ

بڑے گناہوں میں سے چند یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) کسی شخص کو ناحق مار ڈالنا (۴) جھوٹی قسم کھانا۔

لغات

الکبائر: کبیرۃ کی جمع ہے بمعنی بڑا، باب نصر سمع، کرم سے آتا ہے بمعنی کسی سے بڑا ہونا، عقوق: یہ مصدر ہے نصر سے بمعنی نافرمانی کرنا۔ قتل: نصر سے بمعنی مار ڈالنا قتل کرنا الغموس: جان بوجھ کر قسم کھانا۔ الاشراک: باب افعال کا مصدر ہے بمعنی شریک بنانا، شریک کرنا

توضیح

مذکورہ حدیث میں چار بڑے گناہوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان میں سے پہلا یہ ہے کہ انسان اپنے رب کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک قرار دے۔

عقوق الوالدین: دوسرا گناہ والدین کی نافرمانی کرنا ہے، والدین کے بارے میں تین باتوں کا خوب خیال رکھا جائے اول یہ کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ ہی کسی اور طرح سے۔ دوئم یہ کہ اپنی جان و مال میں سے جتنا بھی ممکن ہو ان پر خرچ کرے۔ سوئم یہ کہ جس وقت بھی وہ بلائیں حاضر ہو جائے۔ وَقَتْلُ النَّفْسِ: تیسرا گناہ کسی کو ناحق قتل کرنا ہے۔

والیمین الغموس: چوتھا گناہ جھوٹی قسم کھانا ہے جس نے ماضی کے زمانے میں جو کام

کیا ہے اس پر قسم کھائے کہ یہ کام نہیں کیا اگر نہیں کیا تو قسم کھائے کہ کیا ہے اس قسم کو غموس اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہوتے ہیں ڈھانپ لینا تو یہ بھی انسان کو گناہوں میں ڈھانپ لیتی ہے

ترکیب

الکبائر مبتداء، الاشراك مصدر موصوف، با حرف جار، لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق الکائن کے ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، واوٗ عاطفہ، عقوق مضاف ،الوالدین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واوٗ عاطفہ، قتل مضاف، النفس مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، واوٗ عاطفہ، الیمین موصوف، الغموس صفت ،موصوف صفت مل کر معطوف ثالث ،معطوف الیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳۲ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ صَدْرِکَ وَکَرِھْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ

نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ کام ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم یہ پسند نہ کرو کہ اس پر لوگ مطلع ہو جائے

لغات

الخلق: بمعنی طبیعت، عادت، سیرت۔ قال تعالیٰ : اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ حاك: حاك یحوك حوكا و وحیا کا باب نصر ینصر سے شک اور تردد میں ڈالنا۔ صدر : ہر چیز کا سامنے سے اوپر کا حصہ، صدر ضرب اور نصر سے آگے بڑھانا۔ قال تعالیٰ: ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَكَ ۔ کرهت :باب سمع یسمع سے کرہ یکرہ ناپسند کرنا۔ قال تعالیٰ : وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۔ یطلع: جاننا باب فتح،

نصر، سمع سے جاننا پہاڑ پر چڑھنا۔ اطلع: افتعال سے واقف ہونا۔ قال تعالیٰ: وما کان للّٰہ لیطلعکم۔

توضیح

اس حدیث میں دو باتوں کو بیان کیا گیا ہے (۱) اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ کہ نیکی خوش خلقی کا نام ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ ایک سائل نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے بہتر عمل کون سا ہے، اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا حسن خلق۔ اور ایک جگہ حسن خلق کے بارے میں فرمایا گیا کہ اگر تم مال و دولت سے لوگوں کی امداد نہ کرسکو تو خندہ پیشانی اور حسن خلق سے مدد کرو (۲) وَالْاِثْمُ ما حاكَ فِي صَدْرِكَ۔ دوسری بات جو اس حدیث میں فرمائی گئی وہ یہ کہ بعض گناہ ایسے بھی ہیں کہ جن کو قرآن وحدیث میں صاف طور پر بیان نہیں کیا گیا تو اس صورت میں آدمی کیا کرے؟ تو اس حدیث میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ اگر وہ کام کرتے وقت دل مطمئن نہ ہو اور دل میں کھٹکا پیدا ہو کہ لوگ کیا کہیں گے تو اب جان لے کہ یہ گناہ ہے اس کو چھوڑ دے۔ اگر دل مطمئن ہو اور کسی قسم کا دل میں خوف نہ ہو تو اس کام کو کرلے۔

ترکیب

البر مبتداء، حسن، مضاف، الخلق، مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتداء کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الاثم مبتدا، ما موصولہ، حاك فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فی حرف جار، صدر مضاف، ك مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کرھت فعل بافاعل، ان حرف ناصبہ مصدریہ، یطلع فعل مضارع، علیٰ جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، الناس فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ ہوا فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی الاثم مبتدا

کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۳۳ اَلْخَلْقُ عَيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عَيَالِهٖ

تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس اللہ کے نزدیک مخلوق میں بہترین شخص وہ ہے جو اللہ کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

توضیح

اسلام کی عجیب تعلیم ہے کہ تمام مخلوق کو ایک ہی خاندان فرمایا ہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح آدمی اپنے خاندان والوں کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کے ساتھ پیش آتا ہے، اور انکو اپنا سمجھتا ہے تو اسی طرح اس کو چاہے کہ تمام مخلوقِ خدا کو اپنا ہی سمجھے، جب اسلام کی یہ تعلیم زندہ ہوگی تو پھر تمام انسان آپس میں بھرپور محبت والی زندگی گزاریں گے۔

جب آدمی سب کو اپنا سمجھے گا اور سب کے دکھ درد میں شریک ہوگا تو اس سے آپس میں الفت و محبت پیدا ہوگی، اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی رحمت خاصہ نازل فرمائیں گے۔

ترکیب

الخلق مبتداء، عیال مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ خبریہ ہوا، فا تفریعیہ، احب صیغہ اسم تفضیل مضاف، الخلق مضاف الیہ، الیٰ حرف جار، لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا احب کے، احب اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتداء، من موصولہ، احسن فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الیٰ حرف جار، عیال مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا احسن فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳۴_ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان (کی تکلیف) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

توضیح

اس حدیث میں سب سے پہلے لفظ المسلم فرمایا گیا اس میں مسلمانوں کو غیرت دلانا مقصود ہے کہ تم مسلمان ہو کر بھی تکلیف دیتے ہو۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ زبان کو ہاتھ پر اس لئے مقدم فرمایا کہ اکثر ایذاء زبان ہی سے دی جاتی ہے یا یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ زبان سے زندہ اور مردہ دونوں کو برا کہا جا سکتا ہے یا یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ زبان سے کہی ہوئی بات کا اثر دیر تک باقی رہتا ہے بخلاف ہاتھ کے کہ وہ آدمی کچھ عرصہ کے بعد بھول جاتا ہے اسی وجہ سے تو ایک شاعر کہتا ہے

جراحات السنان لها التيام ولا يلتام ما جرح اللسان

تیروں کے زخم تو بھر جاتے ہیں لیکن زبان کا لگا ہوا زخم نہیں بھرتا

ترکیب

المسلم مبتداء، من موصولہ، سلم فعل، المسلمون فاعل، من حرف جار، لسان مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ید مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور جار کا، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳۵_ اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ

مومن وہ ہے جس سے دوسرے لوگ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کے بارے میں مطمئن رہیں

لغات

دمائهم ۔دم کی جمع ہے بمعنی خون۔جمع دماء ۔قال تعالیٰ: وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۔اموالهم: یہ مال کی جمع ہے بمعنی دولت۔قال تعالیٰ : وَاَمْدَدْنَاكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ

توضیح

مسلمان کی خوبی یہ ہے کہ اس سے کسی کو بھی تکلیف نہ پہنچے نہ زبان سے اور نہ ہاتھ سے اور نہ ہی کسی اور ذریعہ سے خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلم یا ذمی یا حربی مرد ہو یا عورت۔ وہ سب کی ہمدردی اور خیر خواہی کرتا ہو۔کوئی بھی مسلمان اس حدیث پر اگر عمل کریں تو آخرت کے ساتھ ساتھ اسکی دنیا کی زندگی بھی چین اور امن سے ہوگی۔

ترکیب

المؤمن مبتداء، من موصولہ، امن فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، الناس فاعل ، علیٰ حرف جار، دماء مضاف ، ھم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ، اموال مضاف، ھم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر من موصولہ کا صلہ، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳۶۔ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ

حقیقی مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت وعبادت میں اپنے نفس سے مجاہدہ کیا

لغات

مجاہد: پوری طاقت صرف کرنا جھد یجھد فتح سے کوشش کرنا۔قال تعالیٰ : والذین جاھدوا فینا ۔ طاعة : فرمانبردار ہونا طاع یطوع نصر سے فرمانبردار ہونا۔ قال تعالیٰ : طَاعَةٌ وَ قَوْلٌ مَعْرُوْفٌ

توضیح

مذکورہ حدیث میں مجاہد کی تعریف کیا ہے کہ اصل مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس امارہ کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہری اور دوسری باطنی۔ ظاہری ہجرت یہ ہے کہ آدمی دین کی خاطر اپنا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جائے اور باطنی ہجرت یہ ہے کہ آدمی اپنے گناہوں کی زندگی چھوڑ کر اطاعت کی زندگی اختیار کرے۔

ترکیب

واو استنافیہ، المجاھد مبتداء، من موصولہ، جاھد فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل ، نفس مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فی حرف جار، طاعۃ مضاف، لفظ اللّٰہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ مستانفہ ہوا۔

۳۷ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ

حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے تمام گناہوں کو چھوڑ دیا

لغات:۔ الخطایا: یہ جمع ہے الخطیہ کی بمعنی گناہ۔ خَطِئَ یَخْطَئُ سمع سے غلطی کرنا ۔قال تعالیٰ : یَغْفِرْلَکُمْ خَطَایَاکُمْ

توضیح

مذکورہ حدیث میں یہ فرمایا گیا کہ مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے، تو یہاں ہجرت سے مراد یہ ہوا کہ چھوڑنا ہر اس چیز کو جس کی طرف نفس امارہ اور شیطان دعوت دیتا ہے۔

اور اسی طرح اگر آدمی کو گناہوں میں پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے اور کوئی طریقہ نہیں ہوتا اس سے

بچنے کا تو وہ دوسری جگہ ہجرت کر جاتا ہے تا کہ احکامات خداوندی کی پیروی کرے اور اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھ سکے۔

ترکیب

واو استینافیہ، المهاجر مبتداء، من موصولہ، هجر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الخطایا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الذنوب معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ مستانفہ ہوا۔

۳۸ اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ

گواہ مدعی کے ذمہ ہے اور قسم کھانا مدعی علیہ کے ذمہ ہے

لغات:۔ البینہ : دلیل، حجت جمع بینات۔ بان یبین ضرب سے ظاہر ہونا

توضیح

مدعی دعوی کرنے والے کو کہتے ہیں اور مدعی علیہ جس پر دعوی کیا گیا ہے مطلب یہ ہوا کہ دعوی کرنے والے کو اپنا دعوی ثابت کرنے کیلئے دو گواہ پیش کرنے ہوں گے اور جس پر دعوی کیا گیا ہے اگر وہ مدعی کی بات کو صحیح نہیں مانتا تو اپنی بات منوانے کیلئے اس کو قسم کھانی ہوگی بشرطیکہ مدعی اس کا مطالبہ کرے۔

ترکیب

البینة مبتداء، علی حرف جار، المدعی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے، ثابت اسم فاعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الیمین مبتداء، علی حرف جار، المدعیٰ صیغہ اسم مفعول، ضمیر مستتر ھو نائب فاعل، علی حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل

کر متعلق ہوا اسم مفعول کے، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے ثابت اسم فاعل ھــی ضمیر مستتر فاعل، اسم اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۳۹ اَلْمُؤمِنُ مِرأةُ الْمُؤمِنِ وَ الْمُؤمِنُ اَخُو الْمُؤمِنِ یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَ یَحُوطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ

ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے جو اپنے مومن بھائی کو نقصان سے بچاتا ہے اور اسکی عدم موجودگی میں بھی اس کی حفاظت کرتا ہے

لغات

مرأة : آئینہ جمع مراء و مریا رأی یرئی فتح سے دیکھنا۔ اخو جمع اخ، بھائی، ساتھی، دوست۔قال تعالیٰ: فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا ۔یکف : کف یکف نصر سے روکنا۔قال تعالیٰ: عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّکُفَّ ۔ضیعة: جائیداد ،ضاع یضیع ضرب سے ضائع ہونا۔تلف ہونا ہلاک ہونا۔قال تعالیٰ: وَمَا کَانَ اللّٰهُ یُضِیْعُ اِیْمَانَکُمْ ۔یحوطه : حاط یحوط نصر سے حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا۔ گھیر لینا۔ قال تعالیٰ: ولا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْ عَمَلِه۔

توضیح

مذکورہ حدیث میں مومن کی مثال آئینہ کے ساتھ دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتا ہے اگر اسمیں کوئی عیب وغیرہ ہو تو آئینہ دوسرے کو اس عیب پر آگاہ نہیں کرتا تو اسی طرح مسلمان جب اپنے بھائی میں کوئی عیب دیکھے تو تنہائی میں اسکو سمجھادے۔لوگوں کے سامنے اس کو ظاہر نہ کرتا پھرے تاکہ لوگوں کی نگاہ میں وہ ذلیل نہ ہو۔دوسرا مطلب اسکا یہ بھی ہو

سکتا ہے کہ آدمی اتنا نیک بن جائے کہ دوسرا آدمی جو بھی اس کو دیکھے وہ بھی نیک ہو جائے جیسے کہ آئینہ کو دیکھ کر آدمی اپنے آپ کو درست کر لیتا ہے۔

ترکیب

المؤمن مبتداء، مرأة مضاف، المؤمن مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، المؤمن مبتداء، اخو مضاف، لامؤمن مضاف الیہ دونوں مل کر خبر اول، یکف فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، عن جار، ہ ضمیر مجروریہ دونوں مل کر متعلق ہوئے فعل کے ضیعتہ مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یحوط فعل، ھو ضمیر فاعل، من حرف جار، وراء مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر خبر ثانی، المؤمن مبتداء اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۴۰ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ

سارے مومن ایک آدمی کی طرح ہیں کہ اگر اسکی آنکھ کو کوئی تکلیف ہو تو اسکے تمام اعضاء کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر اسکے سر میں درد ہوتا ہے تو بھی اسکے سارے بدن کو تکلیف ہوتی ہے۔

لغات:۔ اشتکی: افتعال سے بیمار ہونا اور باب افعال سے۔ اشکی یشکی بمعنی شکایت قبول کرنا عینہ: آنکھ جمع عیون۔

توضیح

اسلام نے آپس کے ترحم اور حسن سلوک کی جو تعلیم دی ہے اسکی نظیر کسی اور مذھب اور دین میں

نہیں ملتی۔ اسلام نے تمام مسلمانوں کو برادری بنادیا اور تمام ذات وقبائلی تفرقات کو بالکل ختم کردیا اور فرمایا کہ تم نہ سرخ رنگ والوں سے بہتر ہو اور نہ سیاہ رنگ والوں سے مگر تقویٰ کے اعتبار سے افضل ہو سکتے ہو۔

اسلام نے ہی تمام مسلمانوں کو ایک بدن کے مانند بنایا کہ جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ سمجھے کہ مجھ کو ہی یہ تکلیف دی جارہی ہے۔

ترکیب

المؤمنون مبتداء، ك حرف جار، رجل موصوف، واحد صفت، موصوف صفت مل کر مجرور دونوں مل کر متعلق ہوئے کائنون کے، کائنون صیغہ اسم فاعل، هم ضمیر مستتر فاعل، کائنون اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مبین ، ان حرف شرط، استکی فعل، عین مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ،، دونوں مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، اشتکی فعل، کل مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا۔ واؤ عاطفہ، ان حرف شرط، اشتکی فعل، کل مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوکر بیان، مبین اپنے بیان سے مل کر جملہ بیانیہ ہوا۔

۴۱ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نهمته مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے سفر تمہیں روکتا ہے سونے اور کھانے اور پینے سے لہذا تم میں سے جب کوئی سفر کی غرض کو پورا کرلے تو اس کو چاہئے کہ اپنے گھر والوں کی طرف جلدی لوٹ جائے

لغات

السفر : مسافت طے کرنا جمع اسفار ، سفر یسفر نصر سے سفر کرنا۔ قال تعالیٰ : اِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ ۔قطعه : جمع قطع ٹکڑا، قطع یقطع فتح سے جدا کرنا، کاٹنا قال تعالیٰ : وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ ۔ یمنع: منع یمنع فتح سے روکنا، محروم کرنا۔ قال تعالیٰ : وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۔ نهمته :حاجت،ضرورت۔ نَهِمَ یَنْهَمُ سمع سے مریض ہونا۔ فلیعجل :عجل یعجل باب تفعیل سے بمعنی جلدی کرنا ۔قال تعالیٰ: فَعَجَّلَ لَکُمْ هٰذِهٖ

توضیح

سفر میں انسان کو جسمانی و روحانی مشقت کے ساتھ ساتھ سردی وگرمی کا سامنا ہوتا ہے اور زندگی کی بہت سی راحتوں کو چھوڑنا ہوتا ہے۔ خاص کر کے ہم سے پہلے زمانے میں جسوقت یہ موجودہ سواریاں بھی نہ تھیں۔ تو انسان کو کتنی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہوں گی ۔ یہ وہی شخص جان سکتا ہے جس پر یہ تکالیف پڑتی ہوں گی، اسی وجہ سے مذکورہ حدیث میں سفر کو قطعہ من العذاب فرمایا گیا ہے۔

ترکیب

السفر مبتداء، قطعة موصوف، من حرف جار، العذاب مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوا کائنة کے، کائنة صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل هی ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف صفت مل کر خبر اول، یمنع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، احد مضاف، کم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اول، نوم مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، طعام مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ ، شراب مضاف۔ ہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، معطوف

علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مفعول ثانی، یمنع فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ثانی، السفر مبتداء اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوعٌ اٰخَرُ مِنْهَا۔

یہاں سے بھی مصنفؒ جملہ اسمیہ ہی والے جملے لائیں گے مگر مسند الیہ معرف باللام نہیں ہوگا

۴۲ قُفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ

جہاد سے واپس آنا بھی جہاد کی طرح ہے

لغات: قفل : قَفَلَ يَقْفُلُ نصر وضرب دونوں بابوں سے آتا ہے بمعنی سفر سے لوٹنا۔

غزوۃ : غزا يغزوُ نصر سے بمعنی جہاد کیلئے نکلنا۔ اسکی جمع غزوات آتی ہے

توضیح

حدیث کا شان ورود یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک لشکر جہاد کیلئے روانہ کیا مگر دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ لشکر لوٹ آیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس لئے واپس آئے ہو کہ مزید لوگوں کو ساتھ لے جاؤ اور اس وقت فرمایا قفلة كغزوة۔

اس حدیث میں جہاد سے گھر واپس ہونے کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اس کو بھی جہاد فرمایا گیا ہے کیونکہ غازی کی نیت تو یہ ہوتی ہے کہ پھر جب بھی جہاد ہوگا اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے لڑونگا۔

ترکیب

قفلة نکرہ مخصوصہ مبتداء، ك حرف جار، غزوة مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے كائنة کے، كائنة اپنے فاعل هی ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۴۳ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

صاحب استطاعت کا قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

لغات:۔ مطل : مَطَلَ یَمطُلُ باب نصر سے ٹال مٹول کرنا، الغنی :مال دار

توضیح

جب کوئی مالدار آدمی کوئی چیز خرید ے پھر باوجود مال موجود ہونے کے اسکی قیمت ادانہ کرے یا اسی طرح کوئی آدمی کسی سے قرض لے باوجود مال موجود ہونے کے قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے اور آج کل کرتا رہے تو اس حدیث میں ایسے شخص کیلئے وعید ہے کہ اس نے ظلم کا کام کیا ہے۔غنی سے مراد یہ ہے جو قرض کے ادا کرنے پر قادر ہو اگر چہ فی نفسہ وہ فقیر ہی کیوں نہ ہو

ترکیب

مطل مضاف، الغنی مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، ظلم خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۴۴ سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُھُمْ

سفر میں قوم کا امیر ان کا خادم ہوتا ہے

لغات:۔ سید :بمعنی سردار جمع سادات ہے۔خادمھم :نصر ینصر ضرب دونوں بابوں سے آتا ہے بمعنی خدمت کرنا جمع خدام آتی ہے

توضیح

مذکورہ حدیث میں امیر کیلئے ایک ضابطہ بیان کیا گیا ہے کہ امیر ایسا ہو جو لوگوں کی خدمت کرنے والا ہو۔ساتھیوں کی مصالح پر نظر رکھے اور ان کے ہر معاملہ میں رعایت رکھے۔ کیونکہ قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو شخص قوم اور جماعت کی خدمت میں لگا رہے حقیقت میں وہی امیر ہے اگر چہ بظاہر کسی دوسرے کو امیر بنایا گیا ہو

ترکیب

سید مضاف، القوم مضاف الیہ، دونوں مل کر ذوالحال، فی حرف جار، السفر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل ہو، ھو ضمیر مستتر فاعل، کائنًا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر مبتداء، خادم مضاف، ھم ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۴۵ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَ یُصِمُّ

کسی چیز سے محبت کرنا تجھ کو اس سے اندھا اور بہرا کر دیتا ہے

لغات:۔یُعْمِیْ: بمعنی اندھا کرنا۔ عَمِیَ یعمیٰ سمع سے اندھا ہونا قال تعالیٰ: وَاَعْمٰی ابصارھم یصم ۔ بمعنی بہرا ہونا۔ صم یصم سمع سے بہرا ہونا

توضیح

محبت کی تعریف یہ ہے کہ پسندیدہ چیز کی طرف طبیعت کا مائل ہونا، اور اس چیز کی محبت انسان کو اندھا اور بہرا کر دے اسی حدیث میں انسان کی فطرت کو بیان کیا گیا ہے کہ انسان جب کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو یہ محبت اس پر ایسی غالب آجاتی ہے کہ اس کو اپنے محبوب کے علاوہ اور کوئی چیز نظر نہیں آتی

ترکیب

حب مصدر مضاف، ك ضمیر فاعل مضاف الیہ، الشیء مفعول بہ، مصدر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مبتداء، یعمی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یصم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۴۶ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

علم (دین) حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

لغات:۔ طلب : طلب يطلب نصر سے تلاش کرنا، فريضة: فرض يفرض ضرب سے فرض کرنا

توضیح

طلب علم سے کیا مراد ہے اسمیں مختلف اقوال ہیں۔ بعض علماء محدثینؒ فرماتے ہیں کہ اتنا علم مراد ہے جس کے بغیر آدمی نہ فرائض ادا کر سکے اور نہ ہی حرام سے بچ سکے

بعض علماء فرماتے ہیں وہ علم مراد ہے جس کی ضرورت انسان کو بالفور ہو بعض کے نزدیک اس سے مراد اخلاص ہے کہ اس کے ذریعہ وہ نفس کی برائیوں کو (مثلاً کینہ، حسد، تکبر وغیرہ) کو اپنے سے دور رکھے۔ نیز اس کا علم بھی ضروری ہے کہ جس سے اعمال فاسد ہو جاتے ہیں۔

جب عبداللہ بن مبارکؒ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا جب آدمی کو دین کی کسی بات میں شک ہو تو اب اس پر فرض ہے کہ سوال کر کے اس شک کو دور کر لے

ترکیب

طلب مصدر مضاف، العلم مضاف الیہ، دونوں مل مبتداء، فريضة بمعنی مفروضة صیغہ اسم مفعول، ھی ضمیر مستتر نائب فاعل، علیٰ حرف جار، کل مضاف، مسلم مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مفروضة کے، مفروضة اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۴۷ مَاقَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَ اَلْهٰى

جو (مال) کم ہو اور کفایت کرنے والا ہو وہ اس (مال) سے بہتر ہے جو زیادہ اور غافل رکھنے والا ہو

توضیح

مال کی حرص کی مذمت:۔ انسان کی طبیعت میں مال کی حرص ہے، اگر اسکو انسان قابو نہ کرے کہ تو بڑھتی ہی جاتی ہے اور پھرا انسان اسی دھن میں شب و روز ایک کرتا ہے، مذکورہ بالا حدیث میں ایسے شخص کو تنبیہ کی گئی ہے کہ انسان کو یہ چاہئے کہ تھوڑے ہی مال پر قناعت کر لے، ایسا نہ ہو کہ مال تو زیادہ ہو جائے ،اور یہ اس مال میں ایسا لگے کہ اپنے رب کو بھی بھول جائے

ترکیب

ما موصولہ، قل فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کفی فعل، ھـــــو ضمیر مستتر فاعل، دونوں مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مبتداء، خیر صیغہ اسم تفضیل ،ھو ضمیر مستتر فاعل ،من حرف جار، ما موصولہ، کثر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الھی فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف ، معطوف معطوف علیہ مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا خیر صیغہ اسم تفضیل کے، خیر اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ،مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۴۸ اَصْدَقُ الرُّؤيَا بِالْاَسْحَارِ

صبح کے وقت کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے

لغات

الــرؤیا : یہ جمع ہے رؤی کی بمعنی خواب۔قـال تـعـالـیٰ: اَفْتُونِیْ فِیْ رُؤْیَایَ ۔
اسحار : جمع سحر، صبح صادق سے پہلے کا وقت۔باب تفعیل سے سَحَّرَ یُسَحِّرُ بمعنی سحری کھانا۔حدیث میں ہے سَحَّرُوْا فَاِنَّ السُّحُوْرَ بَرَکَۃٌ ۔

توضیح

خواب کی تین قسمیں ہیں (۱) محض خیالی یعنی انسان دن بھر جو کام کرتا ہے رات کو خواب میں متشکل ہو کر اسکو دیکھتا ہے

(۲) بشارت الٰہیہ ہوتی ہے اسی خواب کے بارے میں حدیث بالا میں اصدق الرؤیا سے تعبیر کیا گیا ہے (۳) شیطانی اثرات کا عکاس ہوتا ہے

سحری کے وقت کے خواب کئی وجوہات کی بناء پر سچے ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ آخری رات کو دل ودماغ میں سکون ہوتا ہے، دوم یہ کہ اس وقت میں نزول ملائکہ ہوتا ہے، سوم یہ کہ اس وقت میں اللہ تعالیٰ آسمانی دنیا پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ ان سب وجوہات کی بناء پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ سحری کے وقت کے عموماً خواب سچے ہوتے ہیں۔

ترکیب

اصدق مضاف، الرؤیا مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتداء، با حرف جار، الاسحار مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۴۹ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ

حلال روزی حاصل کرنا بھی ایک فرض ہے دوسرے فرائض کے بعد۔

لغات

كَسَبَ : كسب يَكْسِبُ ضرب سے بمعنی کمانا۔ قال تعالیٰ: وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۔الحلال : شریعت نے جن چیزوں کو انسان کیلئے جائز قرار دیا ہے اور اسکی ضد حرام آتی ہے۔ قال تعالیٰ: وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰو۔

توضیح

یہاں فرائض سے مراد ارکان اسلام نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ ہیں اس حدیث میں انسان کو کمانے کی اجازت دی گئی ہے مگر ساتھ ساتھ حد بھی بیان کر دی گئی ہے کہ اس کمانے میں انسان فرائض کو نہ بھول جائے دنیا کمانے میں فرائض واجبات اور سنتوں کو نہ بھولیں۔

ترکیب

طلب مضاف، کسب مضاف الیہ مضاف، الحلال مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، فریضۃ موصوف، بعد مضاف، الفریضۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا کائنۃ محذوف کا، کائنۃ صیغہ اسم فاعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، کائنۃ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، فریضۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۰ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے

توضیح

جو شخص قرآن مجید کو سیکھے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو یہ شخص سب سے افضل ہے اور بہترین لوگوں میں سے ہے کیونکہ اس نے دونوں خیروں کو جمع کر لیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا دنیا میں تشریف لانا اس مقصد کیلئے تھا کہ وحی کے ذریعہ جو قرآن حاصل ہو اسکی حکمت کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا جائے۔ تو اب جو بھی قیامت تک قرآن مجید سیکھے اور سکھائے تو یہ شخص گویا رسول اللہ ﷺ کے خاص مشن کا علمبردار ہوتا ہے۔ اسکو آپ ﷺ سے خاص الخاص نسبت حاصل ہوگی اس لئے اس کو سب سے افضل فرمایا گیا ہے۔

ترکیب

خیر مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتداء، من موصولہ، تعلم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، القرآن مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، علّم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف عیہ مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۱ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ

دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے

لغات:۔ الدنیا :عالم، موجودہ زندگی کو کہتے ہیں دنی یدنو ا باب نصر سے بمعنی قریب ہونا۔ دنیا بھی آخرت سے قریب ہے قال تعالیٰ : بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا

توضیح

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جامع احادیث میں سے ہے۔ تمام برائی کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔ اکثر گناہ دنیا کی محبت ہی کی وجہ سے انسان کرتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ دنیا کی محبت میں مشغول نہ ہونا۔ کیونکہ میرے نزدیک اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔

عبداللہ ابن مبارکؒ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ جب دنیا کی محبت اور گناہوں نے کسی دل کو اپنا شکار بنایا اور اس پر قابو پالیا تو اب ایسے دل میں بھلائی کبھی نہیں پہنچ سکتی

ترکیب

حب مضاف، الدنیا مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتداء، رأس مضاف، کل مضاف الیہ

مضاف ، خطیئۃ مضاف الیہ، سب مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۲ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہیشگی ہو اگرچہ تھوڑا ہو

لغات

اعمال : عمل کی جمع ہے بمعنی کام۔قال تعالیٰ : اَشْتَاتًا لِیُرَوْا اَعْمَالَھُمْ۔

ادومھا :دام یدوم نصر سے بمعنی ہمیشہ رہنا۔قال تعالیٰ : مَادَامَتِ السَّمٰوٰتِ۔

توضیح

اس حدیث کا مطلب علماء یہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب کسی نیک کام کو شروع کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو ہمیشہ کرے چھوڑنا نہیں چاہئے اگر چہ مقدار میں وہ عمل تھوڑا ہی ہو۔ یہ بہتر ہوگا اس عمل سے جو مقدار زیادہ ہو مگر اس کے آداب وشرائط کے ساتھ نہ کیا گیا اور نہ وہ ہیشگی کی صفت مزین ہو۔

ترکیب

احب :صیغہ اسم تفضیل مضاف۔ الاعمال :مضاف الیہ۔ الی اللّٰہ :جار مجرور متعلق ہوا "احب" کے اور "احب" اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتداء۔ ادومھا :مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر سے مل کر قائم مقام جزاء ۔ وان:وصفیہ شرطیہ۔قل:فعل فاعل سے مل کر شرط۔شرط جزاء مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۳ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا

بہترین صدقہ یہ ہے کہ کسی جاندار بھوکے کا پیٹ بھرا جائے

لغات

صدقۃ :اللہ کا قرب اور اس کے رضا حاصل کرنے کیلئے جو مال فقراء اور مساکین کو دیا جائے

جمع صدقات۔ قال تعالیٰ:۔ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ۔ تشبع: شبع یشبع سمع سے شکم سیر ہونا، پیٹ بھرنا۔ باب افعال سے کسی کا پیٹ بھرنا۔ کبدا: بمعنی جگر و کلیجہ جمع اکباد و کبود آتی ہے یہاں مراد پیٹ ہے۔ جائعا:۔ جاع یجوع نصر سے بمعنی بھوکا ہونا، جمع جیعان آتی ہے

توضیح

صدقہ کہتے ہیں اپنے مال کو اللہ کی رضامندی اور قرب حاصل کرنے کیلئے کسی کو دینا۔ بھوکے کو کھانا کھلانے کے بارے میں متعدد احادیث میں فضائل وارد ہوئے ہیں۔ مثلاً ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں بھوکوں کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ ایک دوسری روایت میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جو شخص کسی جان دار کو کھانا کھلائے حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت کے کھانوں میں سے کھلائینگے۔

ترکیب

افضل اسم تفضیل مضاف، الصدقۃ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتداء، ان مصدریہ، تشبع فعل مضارع، انت ضمیر مستتر فاعل، کبدا موصوف، جائعا صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتدء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۴ مَنْهُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِی الْعِلْمِ لَا یَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِی الدُّنْیَا لَا یَشْبَعُ مِنْهَا

حرص کرنے والے دو شخص ہیں جن کا پیٹ نہیں بھرتا۔ ایک علم میں حرص کرنے والا اسکا پیٹ علم سے نہیں بھرتا اور دوسرا دنیا کا حرص کرنے والا کہ اس کا پیٹ بھی نہیں بھرتا۔

لغات:۔ منھومان: نھم ینھم باب سمع سے بمعنی حریص ہونا۔ یشبع:۔ شبع

یشبع باب سمع سے پیٹ بھر کے کھانا۔

توضیح

علم دین ایک ایسا نور ہے جتنا حاصل ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اس کی خواہش اور تمنا میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسکی تمنا ہوتی ہے کہ میں علم کی آخری منزل تک پہنچ جاؤں مگر اسکی یہ تمنا پوری نہیں ہوتی۔ کیونکہ علم کا میدان اتنا وسیع ہے کہ کوئی اس کی انتہا تک پہنچنے کا دعوی نہیں کر سکتا اس پر دلیل یہ ہے کہ جب خضر علیہ السلام نے ایک چڑیا کو سمندر سے چونچ میں پانی پی لیتے دیکھا تو موسیٰ سے کہا کہ تمہارا علم اور میرا علم اللہ کے علم کے مقابلہ میں اتنا بھی نہیں جتنا کہ اس چڑیا کے چونچ کا پانی۔ اسی طرح اگر انسان کو ایک وادی سونے کی دے دی جائے تو دوسری کی فکر میں رہیگا جب اس کو دوسری مل جائے تو پھر تیسری کی فکر میں رہے گا کبھی یہ قناعت نہیں کرتا۔

ترکیب

منہومان (نکرہ مخصوصہ) مبتداء، لا یشبعان فعل مضارع، ضمیر بارز اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسر منہوم صیغہ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، فی حرف جار، العلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا منہوم کے، منہوم اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مبتداء، لا یشبع فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، من حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق ہوا لا یشبع کے، لا یشبع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوا۔ احدھا مبتدا محذوف کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ (وھکذا الجملۃ الثانیۃ) معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر تفسیر، مفسر تفسیر مل کر جملہ تفسیریہ ہوا

۵۵ اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَاؤْتُمِنَ خَانَ

منافق کی تین نشانیاں ہیں۔(۱) جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔(۲) جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔(۳) اور جب امانت رکھی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔

لغات

آیۃ: بمعنی علامت، نشانی۔ جمع آیات آتی ہے حدث: روایت کرنا، بیان کرنا، نقل کرنا۔

اخلف: وعدہ خلافی کرنا۔ قال تعالیٰ: فَاَخْلَفْتُمْ مَوْعِدِیْ۔ اؤتمن: باب افتعال سے کسی کو امین بنانا۔ خان: خان یخون خیانۃ باب نصر سے خیانت کرنا۔

توضیح

نفاق کے اصل معنی ہیں ظاہر کا باطن کے مخالف ہونا، پھر نفاق کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک اعتقادی نفاق۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص بظاہر اللہ کی توحید و رسالت فرشتوں وغیرہ کا اعتقاد رکھے مگر دل میں ان سب کا انکار کرے ایسا شخص تو کافر ہے۔

دوسرا عملی نفاق ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دل سے تو اعتقاد ان سب کے حق ہونے کا رکھتا ہے مگر اپنے دینی انحطاط کیوجہ سے ان باتوں کو بھی اختیار کرتا ہے جو منافقین کا خاصہ ہے اور نشانی ہے ایسا شخص فاسق ہے۔

مذکورہ حدیث میں مومن کو ڈرایا گیا ہے کہ ان کمزوریوں سے اپنے آپکو بچانے کا بہت اہتمام کرے کہ کہیں میں منافقین میں داخل نہ ہو جاؤں۔

۵۶ اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَةَ حَقٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

بہترین جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم جابر بادشاہ کے سامنے حق بات کہے

لغات:جائر ، جار یجور باب نصر سے بمعنی ظلم کرنا۔

توضیح

ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنے کو" افضل الجہاد " اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ دشمن کے مقابلے کے وقت دونوں باتیں ہوسکتی ہیں (۱) جان بچنے کی امید اور (۲) ہلاکت کی خوف، مگر ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنے والے کو ہلاکت ہی کا خوف ہوتا ہے بچنے کی امید نہیں ہوتی۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ ظالم بادشان کے سامنے حق بات کہنے کو افضل الجہاد اس لئے کہا کہ بادشاہ کے ماتحت پوری رعایا اور مخلوق ہوتی ہے، اگر اس نے جان پر کھیل کر بادشاہ کو ظلم سے روک دیا تو گویا کہ پوری مخلوق اور رعایا پر اس نے احسان کیا۔

ترکیب

افضل صیغہ اسم تفضیل مضاف، الجہاد مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، من موصولہ، قال فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل ، کلمۃ مضاف حق مضاف الیہ، دونوں مل کر مقولہ ، عند مضاف، سلطان موصوف، جائر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مقولہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۷ لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْهَا

اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کیلئے جانا دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے

لغات:۔غدوۃ : غدا یغدو باب نصر سے بمعنی صبح کو جانا۔ روحۃ :یہ عدوۃ کا مقابل ہے راح یروح باب نصر سے بمعنی شام کے وقت جانا

توضیح

ابن حجر عسقلانیؒ مذکورہ حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص کو پوری دنیا حاصل ہو جائے اور وہ اس دنیا کو اللہ کی اطاعت میں بھی خرچ کر دے تب بھی اس سے بدر جہا بہتر یہ ہے کہ وہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام کو لگا دے۔ اس حدیث کی تائید میں ایک دوسری روایت پیش کی ہے جو آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ ابن رواحہؓ کو فرمائی تھی قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ جَیْشاً فِیْهِمْ عَبْدُ اللّٰہِ ابنِ رَوَاحَۃَؓ فَتَاَخَّرَ یَشْھَدُ الصَّلَاۃَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ ﷺ وَالَّذِیْ نفسی بیدہ لو انفقت مَا فِی الْاَرْضِ مَا اَدْرَکْتَ فَضْلَ غَدْوَتِھِمْ ۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اس میں عبداللہ ابن روحہؓ بھی تھے وہ روک گئے تا کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم خرچ کر دو جو کچھ زمین میں ہے جب بھی تم اس فضیلت کو حاصل نہیں کر سکتے جو صبح نکلنے میں تھی۔

مذکورہ حدیث کے بارے میں بعض علماء فرماتے ہیں کہ صبح و شام پورا نہ بلکہ اس کے ایک حصے میں اللہ کے راستے میں نکل جائے تو وہ بھی اس حدیث کی فضیلت میں داخل ہوگا اور یہ نکلنا بھی دنیا و مافیھا سے بہتر ہوگا۔

ترکیب

لام ابتدائیہ، غدوۃ موصوف، فی حرف جار، سبیل مضاف، لفظ اللّٰہ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنۃ مقدر کے، کائنۃ اپنے فاعل ھی اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، روحۃ معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مبتداء، خیر صیغہ اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، من حرف جار، الدنیا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ماموصولہ، فی حرف جار، ھا مجرور، جار مجرور مل متعلق ہوا ثبت فعل مقدر کے، ثبت فعل ھو ضمیر مستتر فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف

،معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا اسم تفضیل خیر کے، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتداء الغدوۃ کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۸ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے

لغات:۔ فقیہ ۔ فَقِهَ يَفْقَهُ ۔ فَقُهَ يَفْقُهُ باب سمع، کرم سے سمجھ دار ہونا، علم فقہ جاننے والا جمع فقہاء آتا ہے۔

توضیح

اس حدیث میں فقیہ سے وہ عالم دین مراد ہے جس کا قلب و دماغ نور الٰہی کی مقدس روشنی سے منور ہو تو ایسا عالم خود بھی شیطانی اغواء سے اپنے کو بچاتا ہے اور کئی لوگوں سے اس کے حملے کو ناکام بنادیتا ہے۔

ایک عارف کے بقول فقیہ وہ ہے جو اپنے مولیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے اللہ کے سوا کسی کی طرف متوجہ نہ ہو اور اس کے غیر سے طالب خیر نہ ہو اور اس کی تلاش میں پرندے کی طرح اڑتا رہے، حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ فقیہ وہ شخص ہے جو دنیا سے روگردان ہو امور اخرویہ میں رغبت کرنے والا اور اپنے ذاتی عیوب کو دیکھنے والا ہو۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ شیطان انسان کیلئے خواہشات اور شہوات کا دروازہ کھولتا رہتا ہے مگر عالم دین اس کے مکر کو جانتا ہے اس لئے وہ اس کے مکر سے محفوظ رہتا ہے مگر عابد شیطان کے اس جال میں پھنستا جاتا ہے اور اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ شیطان کا مکر و فریب ہے۔

ترکیب

فقیہ موصوف، واحد صفت، دونوں مل کر مبتدا، اشداء اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل ،

علیٰ حرف جار، الشیطان مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا، اشد کا، من حرف جار، الف ممیز مضاف، عابد تمیز مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر اشد کا متعلق ثانی، اشد اسم تفضیل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۹ طُوْبٰی لِمَن وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا

خوش بختی ہے اس شخص کیلئے جس کے اعمال نامہ میں استغفار کی زیادتی پائی جائے

لغات

طوبیٰ: طاب یطیب ضرب سے بمعنی اچھا ہونا طوبیٰ اطیب کا مؤنث ہے صحیفہ لکھے ہوئے کاغذ کو کہتے ہیں لیکن یہاں پر مراد نامہ اعمال ہے جمع صحائف اور صُحُفٌ آتی ہے کما قال تعالیٰ: صُحُفِ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُوْسٰی

توضیح

استغفار کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور قصوروں کی معافی اور بخشش مانگنا، مذکورہ حدیث میں اس شخص کیلئے خوشخبری ہے جو قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت کو دیکھے گا۔

اس حدیث سے ایک نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اس حدیث میں طوبیٰ لمن وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہ فرمایا ہے نہ کہ صرف طوبیٰ لمن استغفر کثیرا۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ قیامت کے دن بھی وہ اپنے استغفار کو دیکھے گا یہ اسی وقت ممکن ہوگا جبکہ وہ استغفار کو اس کی شرائط اور اخلاص کے ساتھ کرے۔

توبہ کی قبولیت کی تین شرطیں ہیں (۱) اس گناہ سے الگ ہو جائے (۲) اس گناہ پر ندامت قلبی بھی ہو (۳) پکا عزم کرے کہ آئندہ انشاء اللہ ایسا گناہ کبھی بھی نہیں کرونگا

ترکیب

طوبیٰ مبتداء، ل حرف جار، من موصولہ، وجد فعل، ھو مستتر فاعل، فی حرف جار، صحیفۃ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، استغفارا موصوف، کثیرا صفت، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کے، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائنۃ مقدر کے، کائنۃ اپنے فاعل ھی اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

۶۰ رَضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسُخْطُ الرَّبِّ فِیْ سُخْطِ الْوَالِدِ

پروردگار کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے

لغات:۔ رضی : رضی یرضیٰ باب سمع سے راضی ہونا، خوش ہونا۔ سخط: سَخِطَ یَسْخَطُ سمع سے ناراض ہونا، ناخوش ہونا۔ زیادہ تر بڑوں کی ناراضگی کے وقت بولا جاتا ہے

توضیح

جو شخص اپنے مالک و مولیٰ کو راضی کرنا چاہے تو اس کو یہ چاہئے کہ اپنے والد کو راضی اور خوش رکھے کیونکہ اللہ کی رضا جوئی کیلئے والد کی رضاء جوئی شرط ہے اسی طرح اگر والد کی ناراضگی ہوگی تو اس کا لازمی نتیجہ اللہ کی ناراضگی کے ساتھ نکلے گا۔

سوال:۔ اس حدیث میں صرف والد کا ذکر کیا گیا ہے والدہ کو ذکر نہیں کیا گیا

جواب:۔ جب اس فضیلت میں والد داخل ہیں تو والدہ تو بدرجہ اولیٰ داخل ہونگی، کیونکہ اولاد پر والدہ کا حق والد کے بنسبت زیادہ ہے بلکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد پر والدہ کا حق والد سے تین گناہ زیادہ ہے کیونکہ انکی تین ایسی بڑی بڑی مشقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو والد

نہیں پڑتا (۱) حمل کا بوجھ وہ اٹھاتی ہیں (۲) وضع حمل کی مشقت برداشت کرتی ہیں (۳) دودھ پلانے کی محنت بھی ان کو ہی کرنی پڑتی ہے۔

ترکیب

رضی مضاف ، الرب مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتداء، فی حرف جار، رضی مضاف ،الوالد مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن مقدر کے کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ،واؤ عاطفہ ، سخط مضاف ، الرب مضاف الیہ دونوں مل کر مبتداء فی جار کا، سخط مضاف ،الوالد مضاف الیہ، دونوں مل مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن مقدر کے، کائن اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۶۱ حَقُّ کَبِیْرِ الْاَخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِ ھِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ

چھوٹے بھائیوں پر بڑے بھائی کا وہی حق ہے جو باپ کا حق اپنے بیٹے پر ہے

لغات:۔ الاخوۃ : اخ کی جمع ہے بمعنی بھائی قال تعالیٰ:۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔

توضیح

مذکورہ حدیث میں دو باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے پہلی بات یہ ہے کہ بڑے بھائی کو یہ بتایا گیا ہے کہ جب والد کا انتقال ہو جائے تو تمام ذمہ داری بڑے بھائی پر آ جاتی ہے بڑے بھائی ہی کے ذمہ ہے کہ چھوٹے بھائیوں کی صحیح تربیت کرے اور ان کی ہر ممکن ضروریات کو پوری کرنے کی کوشش کرے۔

دوسری طرف اس حدیث میں چھوٹوں کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ وہ بھی اپنے بڑے بھائی کو باپ کی طرح سمجھیں اوران کا کہنا مانیں تا کہ گھر کا نظام صحیح رہے جیسے کہ والد کی حیات میں رہتا تھا اگرانہوں نے ان اصولوں کو پس پشت ڈال کر دونوں نے اپنی اپنی راہ لی تو تمام نظام درھم برہم ہو جائے گا۔ خاندان کو تباہی سے بچانے لئے شریعت مطہرہ نے اصول بتادیا ہے اس پر عمل کر کے ہی خاندان کو تباہی سے بچایا جاسکتا ہے۔

ترکیب

حق مضاف ،کبیر مضاف الیہ مضاف ، الاخوۃ مضاف الیہ،مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اول کا ، دونوں مل کر ذوالحال ،علیٰ حرف جار، صغیر مضاف،ھم مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائنا مقدر کے، کائنا اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر مبتداء، حق مضاف الوالد مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال، علیٰ حرف جار، ولد مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائنا مقدر کے، کائنا اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر اور متعلق بے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۶۲ كُلُّ بَنِىْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ

تمام بنی آدم خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہی ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔

لغات

خطّاء: مبالغہ کا صیغہ ہے معنی غلطی کرنے والا۔ خطئ یخطئ سمع سے غلطی کرنا ۔التوابون :۔ یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے۔ تَابَ يَتُوْبُ ۔نصر سے توبہ کرنا، گناہ چھوڑنا۔اور صرف اللہ رب العزت کی ذات کی طرف متوجہ ہونا۔قال تعالیٰ: اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔

توضیح

انبیاء علیہ السلام کے سوا خطاء ولغزش تو ہر بندہ کی سرشت میں ہے، بنی آدم کا کوئی فرد (سوائے انبیاء کے) اس سے مستثنیٰ نہیں مگر بنی آدم میں سے وہ بندے بہت ہی خوش نصیب ہیں جو گناہ ہو جانے کے بعد نادم ہو کر اپنی مالک کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

آدمی بعض اوقات گناہ کرتا ہے مگر اس پر نادم رہتا ہے مرنے کے بعد اس کیلئے جب جنت کا فیصلہ ہوگا تو اس وقت شیطان یہ کہے گا کہ کاش میں اس کو گناہ میں مبتلا ہی نہ کرتا

بہر حال انسان سے جب گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ سے رجوع کر لینا چاہئے اللہ تعالیٰ بھی اس کو معاف فرما دیتے ہیں۔

ترکیب

کل مضاف، بنی مضاف الیہ مضاف، آدم مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اول کا، دونوں مل کر مبتداء، خطاء خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، واوٴ عاطفہ، خیر مضاف ، الخطائین مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتداء ، التوابون خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۶۳ كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ

بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنھیں ان کے روزے سے سوائے پیاسا رہنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنھیں سوائے بے خوابی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

لغات:۔ الظماء :ظمی یظمی سمع سے سخت پیاسا ہونا۔ السهر:۔سهر یسهر سمع سے ساری رات جاگنا۔

توضیح

مطلب یہ ہے کہ روزہ رکھنے کے بعد شریعت نے جن چیزوں سے اس کو روکا ہے اس سے روک جائے۔

اس حدیث میں وہ شخص مراد ہے جو روزہ تو رکھتا ہے مگر فواحش، جھوٹ اور غیبت وغیرہ سے اجتناب نہیں کرتا، یہ بات الگ ہے کہ اس سے روزے کی فرضیت ساقط ہو جائے گی مگر اس پر جو ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنا چاہئے تھا وہ اس سے محروم ہو گیا، اسی طرح قیام کرنے والے کا حال ہوگا۔

علماء فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں صرف دو عبادتوں پر یہ حکم لگایا گیا مگر اس سے مراد صرف دو ہی عبادتیں نہیں بلکہ حج، زکوۃ، تبلیغ، تدریس تصنیف، وغیرہ میں یہی مسئلہ درپیش ہوگا کہ تمام ہی عبادات میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا جذبہ ہو ورنہ اس عبادت پر جو اجر و ثواب ہونا چاہئے وہ نہ ہوگا۔

ترکیب

کم ممیز مضاف، من زائدہ، صائم تمیز مضاف الیہ، ممیز تمیز مل کر مبتداء، لیس فعل از افعال ناقصہ، ل جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا کائنا مقدر کا، من حرف جار، صیام مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی لیس کی، الا حرف استثناء لغو، الظماء لیس کا اسم، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کم ممیز مضاف، من زائدہ قائم تمیز مضاف الیہ الخ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۶۴ـ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ

انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ان چیزوں کو چھوڑ دے جن میں فائدہ نہ ہو

لغات:۔ ترکہ : تَرَكَ يَتْرُكُ نصر سے چھوڑنا۔ قال تعالیٰ وَتَرَكُوكَ قَائِمًا۔

توضیح

یہ ان احادیث میں سے ہے، جن پر اسلام کا مدار ہے۔ لایعنی کہتے ہیں جس کی طرف دینی یا دنیاوی ضرورت نہ ہو۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے جو سرمایہ اور صلاحیتیں انسان کو عطاء کی ہیں ان کو لایعنی یعنی فضول اور غیر مفید کاموں اور باتوں سے بچایا جائے اور اس پر کوئی داغ نہ آنے دیا جائے۔ یہی اسلام کا جوہر ہے اور اسی سے انسان کا ایمان مکمل ہوتا ہے۔

ترکیب

من حرف جار، حسن مضاف، اسلام مضاف الیہ مضاف، المرء مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف سے مل کر مضاف الیہ ہوا، حسن مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثـابـت کے، ثابت صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، ترك مصدر مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، ما موصولہ، لا يـعـنـی مضارع منفی، ھـو ضمیر مستتر فاعل، ہٖ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ ہوا مصدر کا، مصدر مضاف اپنے فاعل ضمیر اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مبتداء مؤخر، مبتداء اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۶۵ـ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

خبردار ہر کوئی تم میں سے نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا

جائے گا

لغات:۔ راع: اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی چرواہا۔ قال تعالیٰ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔

توضیح

اس حدیث میں مسلمانوں کی ایک اہم ذمہ داری کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے اور وہ تبلیغ دین کی ذمہ داری ہے جس طرح ہمارے اسلاف نے اسلام کی تبلیغ وخدمت میں جس قدر تندہی اور عرق ریزی کا ثبوت دیا اسی کی بدولت اسلام کا بادل عرب کی وادی غیر ذی ذرع سے اٹھا اور شمال و جنوب کو سیراب کرتا ہوا مشرق ومغرب کے دور دراز علاقوں پر برسا اور دیکھتے ہی دیکھتے افریقہ کے صحراؤں میں اور دوسری طرف چین کے میدانوں میں توحید وسنت کی آواز گونجی۔ اسی پر بس نہیں بلکہ روما کے عظیم الشان گرجوں، جرمنی کے فلک بوس عبادت خانوں اور انگلستان کے عالی مرتبت کلیساؤں میں اللہ اکبر کے نعروں نے پادریوں کو لرزا دیا تھا۔ مگر جب مسلمان اقامت دین میں سستی اور کاہلی کرنے لگے اور ان کے شب وروز عیش وراحت کے تلاش کرنے میں گزرنے لگے تو دین اسلام بھی ان سے دور ہوتا جاتا ہے۔

ترکیب

الا حرف تنبیہ، کل مضاف، کم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، راع خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ، معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کل مضاف کم مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتداء، مسئول صیغہ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر اس کا نائب فاعل، عن جار، رعیت مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا مسئول کے، مسئول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۶۶ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا

اللہ کے نزدیک محبوب ترین جگہ شہروں میں ان کی مسجدیں ہیں

لغات:۔البلاد:بلد کی جمع ہے بمعنی شہر۔مساجد ھا : مسجد کی جمع ہے صیغہ اسم ظرف باب نصر سے سَجَدَیَسْجُدُ اسی سے مسجد بمعنی سجدہ کرنے کی جگہ

توضیح

جوشخص مسجد میں رہتا ہے تو اس پر خداوند قدوس اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے اور خیر ایسے بھلائی کی سعادت سے نوازتا ہے۔اسی وجہ سے فرمایا کہ بہترین جگہ مسجدیں ہیں۔

ایک اور روایت میں عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا کہ شیطان سے بچنے کیلئے مسجد ایک مضبوط قلعہ ہے۔اسی طرح حضرت ابوذرغفاریؓ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں اے بیٹے مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیئے کیونکہ میں نے سرور کائنات ﷺ سے سنا ہے کہ مسجدیں پرہیزگاروں کا گھر ہیں لہذا جس کا گھر مسجد ہو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کا اور پل صراط سے جنت کی طرف گزرنے کا ضامن ہے

ترکیب

احب صیغہ اسم تفضیل مضاف، البلاد مضاف الیہ،الی حرف جار،لفظ اللہ مجرور،جار مجرور مل کر متعلق ہوا احب صیغہ اسم تفضیل کے،احب اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتداء ،مساجد مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ،دونوں مل کر خبر،مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۶۷ وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا

خدا کے نزدیک بدترین جگہ شہروں میں اس کے بازار ہیں

لغات:۔ ابغض:۔نصر،کرم،سمع سے بمعنی نفرت کرنا،دشمنی کرنا۔ اسواقھا:۔سوق کی جمع بمعنی بازار

توضیح

اس سے ماقبل والی حدیث میں یہ بات گزری کہ مسجد میں رہنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں رہتا ہے تو اس کے برعکس اس حدیث میں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ بازار جہاں پر شیطان کا تسلط ہوتا ہے اور اس میں حرص، طمع، جھوٹ اور خدا کی یاد سے غافل کرنے والی بہت سی چیزیں ہوتی ہیں تو اب جو شخص اپنی ضروریات کی تکمیل کے علاوہ محض تفریح کی غرض سے اس میں رہتا ہے تو ایسا شخص خدا کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔

ترکیب

واؤ عاطفہ ،ابغض صیغہ اسم تفضیل مضاف، البلاد مضاف الیہ، الی حرف جار، لفظ اللّٰہ مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے ابغض کے، ابغض صیغہ اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتداء، اسواق مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۶۸ اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ

برے ہم نشینوں کے ساتھ بیٹھنے سے تنہا بیٹھنا بہتر ہے

لغات:۔السوء: بمعنی شر وفساد، رجل سوء۔ بدکار آدمی

توضیح

صحبت کا اثر ہوتا ہے جن لوگوں کی صحبت میں آدمی اٹھتا بیٹھتا ہے غیر شعوری طور سے ان کا اثر اس میں منتقل ہو جاتا ہے اسی وجہ سے حدیث بالا میں فرمایا گیا ہے کہ آدمی اپنی بیٹھک صحیح لوگوں میں رکھے اگر صحیح بیٹھک نہ ملے تو بہتر یہ ہے کہ تنہا ہی بیٹھ جائے اور شریعت نے اس کی اجازت نہیں دی کہ یہ غلط قسم کے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اپنے اعمال وعقائد کو خراب کر لے۔

ترکیب

الوحدۃ مبتداء، خیر صیغہ اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، من حرف جار، جلیس مضاف، السوء مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا خیر اسم تفضیل کے، خیر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔

۷۹ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ

تنہا بیٹھنے سے نیک ہم نشینوں کے ساتھ بیٹھنا بہتر ہے

توضیح

جیسے کہ اس سے پہلے حدیث میں گذرا کہ آدمی پر صحبت کا بے شعوری طور سے اثر ہوتا ہے ۔اب حدیث بالا میں فرمایا جارہا ہے کہ جب کوئی اچھا ساتھی مل جائے تو اس کے ساتھ بیٹھے یہ تنہا بیٹھنے سے بہتر ہے ۔ ایک دوسری روایت میں نبی کریم ﷺ نے اس کی مثال اس طرح دی اَلْجَلِيْسُ الصَّالِحُ مِثْلُ صَاحِبِ الْمِسْكِ اِنْ لَمْ يَهَبْ لَكَ مِنْهُ تَجِدُ رِيْحَهُ ۔ترجمہ نیک ہم نشین کی مثال مشک والا کی طرح ہے اگر وہ تجھ کو مشک نہ دے تب بھی تم کو اس کی خوشبو ضرور پہنچے گی۔

ترکیب

واؤ عاطفہ ، الجلیس موصوف، الصالح صفت، دونوں مل کر مبتداء، خیر اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، من حرف جار، الوحدۃ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق خیر کے، خیر اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر ماقبل کے لئے معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۷۰ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ

اچھی بات کا بولنا (لکھوانا) بہتر ہے خاموش رہنے سے اور خاموش رہنا بہتر ہے بری بات بولنے (لکھوانے) سے

لغات:۔ امـلا: مصدر ہے بمعنی بول کر لکھوانا، اسکی جمع امال اوامالی ہے۔ الشر:۔ سمع اور نصر سے بمعنی شرارت کرنا، برائی، جمع اشرار اور اشر آتی ہے۔ قـال تـعـالـیٰ: وَ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهٗ۔

توضیح

مذکورہ حدیث میں دو باتیں بیان کی گئی ہے (۱) چپ رہنے سے بھلائی کی باتیں کرنا بہتر ہے (۲) بری باتیں کرنے سے خاموش رہنا بہتر ہے۔ اسی کو ایک دوسری روایت میں اس طرح بیان فرمایا گیا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ نیک بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ دونوں ہی امور اپنی اپنی جگہ پر اہم ہیں کہ جب وہ بھلائی کی بات دوسرے سے کرے گا اور دوسرے اس کو سمجھ کر عمل کریں گے تو اسکو ان کے عمل کا پورا پورا اجر ملے گا اور اس کو دین سکھانے والے کے بارے میں جتنی فضیلتیں ہیں وہ سب حاصل ہونگی۔

ترکیب

واؤ استینافیہ، املاء مضاف، الـخیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، خیر صیغہ اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، من جار، الـسکوت مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا خیر کے، خیـر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ الـسـکـوت مبتداء، خیر اسم تفضیل مـن حرف جار املاء مضاف۔ الـشـر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا خیـر کے خیـر اپنے فاعل اور متعلق

سے مل کر خبر، مبتداء خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ۔

۷۱ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ

موت مومن کا تحفہ ہے

لغات:۔ تحفة: جو کسی کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کیلئے بطور مہربانی دی جائے۔ اسکی جمع تُحُف اور تَحَائف آتی ہے۔

توضیح

محدثین کرام اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ موت بڑی سعادت اور بلندی تک پہنچنے کے لئے سبب بنتی ہے اور موت ہی جنت اور جنت کی نعمتوں کے حصول کے لئے ذریعہ ہوتی ہے اس لئے موت کو مومن کیلئے تحفہ کہا گیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ موت ایک ایسا پل ہے کہ جس کے ذریعہ سے محب اپنے محبوب سے مل جاتا ہے

خلاصہ:۔ یہ ہوا کہ مومن کیلئے تو موت ایک تحفہ ہے کیونکہ موت کے بعد ان کیلئے راحت والی زندگی کا دروازہ کھل جاتا ہے بخلاف فساق و کفار کے کہ انکے لئے یہ ایک عذاب ہے کہ اس کے بعد ان کیلئے پریشانی اور تکالیف کا دروازہ کھل جاتا ہے

ترکیب:۔ تحفة مضاف، المئومن مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر مبتداء، الموت خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۷۲ يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَة

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے

لغات:۔ يَـد: اسکی جمع ایادی وایدی آتی ہے بمعنی ہاتھ لیکن مراد اس سے کبھی کبھار مدد اور رحمت بھی ہوتا ہے۔ قال تعالىٰ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۔ تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَب ۔

توضیح

جمہور کی اتباع کرو:۔اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو انہی افعال واقوال کی اتباع کرنا چاہئے جو جمہور علماء سے ثابت ہوں۔

اللہ کا ہاتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے توفیق وتائید اور حفاظت کا ہونا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی لحاظ سے یہ امت کبھی ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام کی چودہ سو سال کی تاریخ پر ایک نظر ڈالئے کہ اس عرصہ میں کتنے فتنے اٹھے جن کا تصور کرتے ہوئے جسم کانپ جاتا ہے قلم میں لغزش آجاتی ہے۔زبان کو طاقت گفتار نہیں رہتی جن میں کئی لوگ جادہ مستقیم کو چھوڑ کر ضالۃ الغنم بھی ہو گئے مگر مجموعی حیثیت سے امت مرحومہ کا کبھی ضلالت وگمراہی پر اجماع نہیں ہوا۔اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ونصرت امت محمدیہ کی جماعت پر ہمیشہ رہا اور انشاء اللہ قیامت تک رہے گا۔

ترکیب

ید مضاف، لفظ اللّٰہ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتداء، علیٰ جار، الجماعۃ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل، ھی ضمیر مستتر فاعل کائنۃ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۴۳ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ

ابن آدم کا ہر کلام اس پر وبال ہے سوائے اس کلام کے جو کسی اچھے کام کے کرنے کے لئے ہو یا کسی بری بات سے روکنے کے لئے ہو یا وہ اللہ کی یاد کیلئے ہو۔

لغات:۔معروف: ہر اس کام کو کہتے ہیں جسکی اچھائی عقل یا شریعت سے معلوم ہو اس کا مقابل منکر آتا ہے۔قال تعالیٰ یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر

توضیح

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی زبان کی حفاظت کرے اس کو لغو باتوں سے بچائے ۔ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا کہ بلاشبہ انسان اپنے قدم سے بھی پھسلتا ہے مگر اس سے زیادہ اپنی زبان سے پھسلتا ہے۔

اسی طرح جب ایک موقعہ پر حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا! یارسول اللہ ﷺ میرے بارے میں سب سے زیادہ آپ کو کسی چیز کا خوف ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا کہ سب سے زیادہ خطرہ اس کا ہے۔

ترکیب

کل مضاف، کلام مضاف الیہ مضاف، ابن مضاف الیہ مضاف، آدم مضاف الیہ، مضاف اپنے تینوں مضاف الیہ سے ملکر مبتداء، علیٰ حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا واقع کے، واقع اسم فاعل، اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ، لا عاطفہ ، ل جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مستثنیٰ منہ ، الا حرف استثناء، امر مصدر، بمعروف جار مجرور مل کر متعلق امر مصدر، امر مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ، او عاطفہ نہی مصدر، عن منکر جار مجرور مل کر متعلق ہوا نہی مصدر کے، نہی مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف اول، او عاطفہ، ذکر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۴۷ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ

جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو شخص اپنے رب کو یاد نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردے شخص کی سی ہے

لغات

الحی: باب افعال سے احیٰ یُحْیِیُ بمعنی زندہ کرنا۔ قال تعالیٰ: اللّٰه لا اله الا هو الحیُّ ۔ المیت:۔ مات یَمُوْتُ نصر سے بمعنی موت اور اسکی جمع اموات آتی ہے قال تعالیٰ: اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ۔

توضیح

مذکورہ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ذکر کرنے والے کا قلب زندہ ہے اور ذکر سے غفلت قلب کی موت ہے جس طرح زندہ آدمی اپنی زندگی سے بہرہ ور ہوتا ہے تو اسی طرح ذکر کرنے والا اپنے عمل سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

بعض حضرات اس حدیث کا مطلب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرتے ہی نہیں اس دنیا سے جانے کے بعد بھی وہ زندوں کے ہی حکم میں ہوتے ہیں جیسا کہ شہیدوں کے بارے میں قرآن مجید کا فیصلہ ہے بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔"وہ زندہ ہیں اپنے رب کے یہاں "

ترکیب

مثل مضاف، الذی موصول، یذکر فعل ضمیر مستتر فاعل، رب مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الذی موصول، لا یذکر فعل مضارع منفی، ھو ضمیر مستتر فاعل،

فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مثل مضاف کا، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، مثل مضاف الحی معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ، المیت معطوف، دونوں مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۷۵ مَثَلُ الْعِلْمِ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس علم کی مثال جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانے کی طرح ہے جس میں سے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے

لغات:۔ کنز :بمعنی خزانہ جمع کُنُز و کُنُوز آتی ہے کَنَزَ یَکْنِزُ باب ضرب یضرب سے۔قال تعالیٰ : وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ ۔

توضیح

جب آدمی پر اللہ تعالی نے یہ احسان فرمایا ہے کہ اس کو اپنا محبوب علم سکھایا تو اب اس کیلئے بھی مناسب نہیں کہ اس کو وہ چھپائے بلکہ اس پر اس وقت دو باتیں لازم ہیں ایک یہ کہ اس پر عمل کرے دوسرے یہ کہ دوسرے کو بھی سکھائے یہی مطلب ہے علم کے فائدہ اٹھانے کا۔علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں علم کو مال کے ساتھ جو تشبیہ دی گئی ہے وہ صرف فائدہ حاصل نہ کرنے اور خرچ کے اعتبار سے ہے کہ جس طرح مال والے کے پاس مال ہے مگر وہ مال کو خرچ نہیں کرتا اسی طرح یہ علم والا بھی نہیں کر رہا اور خود بھی فائدہ حاصل نہیں کر رہا۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ علم عمل کو آواز دیتا ہے کہ جو شخص مجھ پر عمل کرے گا تو میں باقی رہوں گا ورنہ جو عمل نہیں کرے گا تو میں بھی چلا جاؤں گا۔

ایک عارف کا کہنا ہے عِلْمٌ بِلَا عَمَلٍ كَحَمَلٍ عَلٰى جَمَلٍ: کہ علم بغیر عمل کے ایسا

ہے جیسا اونٹ پر بوجھ ہو۔

خلاصہ یہ ہو کہ صاحب علم کو چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو اپنا علم عطا فرمائے تو اس کو چاہئے کہ اس کو خوب دوسرے تک پہنچائے اس طرح صاحب مال کو بھی چاہئے کہ اپنے مال کو اعلاءِ کلمۃ اللہ میں خرچ کرے۔

ترکیب

مثل مضاف، العلم موصوف، لا ینتفع فعل مضارع مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل، با جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، ك جار، مثل مضاف، کنز موصوف، لا ینفق فعل مضارع منفی مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل، من جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کا، في جار، سبیل مضاف، لفظ اللّٰہ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن مقدر کا، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۷۶ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

سب سے بہتر ذکر لا الہ الا اللّٰہ ہے اور سب سے بہتر دعا الحمد للہ ہے

توضیح

تمام اذکار میں بہتر ذکر کلمہ توحید ہے! اس حدیث میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کو سب سے افضل بتایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اسی کلمہ سے انسان ایمان کی حدود میں داخل ہوتا ہے اور یہی کلمہ تمام

انبیاء علیہ السلام کی تعلیم کا پہلا سبق تھا۔

حدیث مذکورہ میں کلمہ توحید کو سب سے افضل ذکر اس وجہ سے کہا گیا ہے کیونکہ یہی کلمہ دین کی بنیاد ہے اور دین کی چکی اس کے اردگرد گھومتی ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس کلمہ کو افضل ذکر اس وجہ سے کہا گیا ہے کیونکہ یہ کلمہ ظاہری و باطنی صفائی کے لئے بہت ہی مؤثر ہے اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب بندہ لا الہ کہتا ہے تو اس سے تمام معبودوں کی نفی ہو جاتی ہے ۔اور جب الا اللہ کہتا ہے تو ایک معبود حقیقی یعنی اللہ کا اقرار ہوتا ہے اور اس اقرار سے اس کا قلب و باطن روشن ہو جاتا ہے اور باطن کا اثر ظاہری اعضاء پر بھی مرتب ہوتا ہے تو اب اس سے وہی اعمال وافعال صادر ہونگے جو اس کلمہ کا تقاضہ اور منشاء ہے۔

جب انسان منعم حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف کرتا ہے تو صرف اسی تعریف کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ مزید انعامات کی بارش فرماتے ہیں جیسے قرآن مجید میں بھی ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ۔تم شکر کرو گے تو میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کرونگا۔

ترکیب

افضل مضاف، الذکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، لانفی جنس، الہ نکرہ مفرد مبنی برفتحہ موصوف، الا بمعنی غیر مضاف لفظ اللہ مضاف الیہ محلاً، مجرور، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر اسم ہوا لائے نفی جنس کا، اس کی خبر موجود محذوف، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، افضل مضاف، الدعاء مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتداء، الحمد مبتداء، ل حرف جار، لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثابت کے، ثابت صیغہ اسم فاعل ھو ضمیر مستتر فاعل، ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ اگر الحمد للہ کو کلمۃ کی تاویل میں لیا جائے تو یہ مجموعہ جز بن جائے گا۔

۷۷ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ

قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کو جنت کی طرف بلایا جائے گا یہ وہ لوگ ہوں گے جوخوشی وسختی ہر حالت میں اللہ کی تعریف کرنے والے ہوں گے۔

لغات

یحمدون : حَمِدَ یَحْمَدُ سمع سے تعریف کرنا۔ السَّرَّاءُ :۔سَرَّ یَسُرُّ نصر سے بمعنی خوش کرنا۔الضَّرَّاء: سختی ضَرَّ یَضُرُّ نصر سے بمعنی نقصان دینا۔ قال تعالیٰ :۔ وَالصَّابِرِیْنَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

توضیح

مذکورہ حدیث میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں کی نشانی بیان کی گئی ہے کہ جو ہر حال میں اپنے اللہ کو یاد رکھیں خواہ ان پر خوشی کے حالات ہوں یا غمی کے۔خوشی وغمی کی قید اس وجہ سے لگائی کہ عموماً ان دونوں حالتوں میں انسان اللہ کو بھول جاتا ہے مگر مراد تمام ہی اوقات ہیں کہ ہر حال میں اللہ کو یاد رکھیے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے مومن پر جب مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور جب خوشی نصیب ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے ان دونوں حالتوں میں اس کو اجر ملتا ہے۔

ترکیب

اول مضاف،من موصولہ،یدعی فعل مضارع مجہول، ھو ضمیر مستتر ، راجع بسوئے من نائب فاعل،الیٰ جار ، الجنۃ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، یوم مضاف، القیامۃ مضاف الیہ،دونوں مل کر مفعول فیہ،فعل اپنے نائب فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا اول مضاف کا،مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، الذین موصول

،یحمدون فعل مضارع، واؤ ضمیر بارز فاعل، لفظ اللّٰہ مفعول بہ، فی جار السراء معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الضراء معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۷۸ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ

اس شخص کا ایمان (مکمل) نہیں جو امانت داری نہیں کرتا اور اس شخص کا دین (مکمل) نہیں جو ایفائے عہد نہ کرے

لغات:۔ عہد: بمعنی وعدہ جمع عہود آتی ہے۔قال تعالیٰ:۔ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُولًا

توضیح

مذکور الصدر حدیث مبارکہ میں مسلمانوں کے اوصاف کو بیان کیا جارہا ہے کہ جن کے بغیر یہ مسلمان لذت ایمانی سے لطف اندوز نہیں ہوسکتا۔ یہ دونوں وصف ہر مسلمان میں ہونا ضروری ہیں اسی اہمیت کے پیش نظر آپ ﷺ بھی اکثر وعظ ونصیحت میں اس حدیث کو بیان فرماتے تھے پہلا وصف امانت کو پورا کرنا اس کو قرآن میں بھی بیان کیا گیا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا۔ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کو انکی امانتیں واپس کردو۔

امانت کا مفہوم بہت وسیع ہے مثلاً تاجر کی امانت یہ ہے کہ لین دین میں برابری کرے ملازم کی امانت یہ ہے کہ اپنی ڈیوٹی کو ایمانداری سے ادا کرے، کسان کی امانت یہ ہے کہ پیداوار میں مناسب محنت کرے وغیرہ غرض یہ کہ ہر شعبہ زندگی میں امانت داری سے کام کرنا اسمیں داخل ہے

ترکیب

لا نفی جنس، ایمان نکرہ مفرد مبنی برفتحہ، لا کا اسم، ل حرف جار، من موصولہ، لانفی جنس، امانة اس کا اسم، ل جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابتة کے، ثابتة صیغہ اسم فاعل ہی ضمیر مستتر فاعل، ثابتة اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر لائے نفی جنس کی خبر لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر لائے اول کی خبر، لا اپنے اسم اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ لا: نفی جنس۔ دین: اس کا اسم۔ ل: حرف جار۔ من موصولہ۔ لانفی جنس۔ عھد: لائے نفی جنس کا اسم۔ ل حرف جار۔ ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابتة کے، ثابتة صیغہ اسم فاعل ھی ضمیر مستتر فاعل، ثابتة اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر لائے نفی جنس کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت، موصول صلہ ملکر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر لائے اول کی خبر لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ۔

۷۹ وَلَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْعَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْتَجْرِبَةٍ

کوئی شخص کامل بردبار نہیں ہوسکتا جب تک وہ لغزش نہ کھائے اور کوئی کامل حکیم نہیں ہوسکتا جب تک اس کو تجربہ حاصل نہ ہو جائے۔

توضیح

جب تک آدمی معاملات وغیرہ میں نفع ونقصان برداشت نہیں کرتا یا یہ احتیاط نہیں کرتا اور جب اسکو دھوکہ یا نقصان ہو جائے تو پھر یہ احتیاط سے چلتا ہے اور پھر ان اسباب سے دور رہتا ہے جس سے اسکو پہلی مرتبہ نقصان ہوا ہے جیسے کہ ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

مسلمان کوایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔ تو عقلمند آدمی کو جب ایک جگہ سے نقصان ہو جائے تو پھر وہ اس کے قریب بھی نہیں جائے گا۔

حکیم کے لئے تجربہ ضروری ہے۔ وَلَا حَكِيْمُ اِلَّا ذُوْتَجْرِبَةٍ ۔حکیم کہتے ہیں دانا، عقلمند کو یا چیز کی اصلیت اور حقیقت کے جاننے والے کو اور تجربہ کہتے ہیں کہ کاموں کی واقفیت کا ہونا اور چیزوں کے طریقوں کو جاننا۔

۸۰ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ

تدبیر کے مثل کوئی عقل نہیں اور گناہوں سے رکے رہنے کے مثل کوئی پرہیز گاری نہیں

لغات:۔ کالتدبیر :غور کرنا، انتظام کرنا۔ ورع : وَرِعَ يَوْرَعُ سمع سے بمعنی پرہیز گار ہونا۔ الکف :باز رکھنا۔

توضیح

تدبیر کہتے ہیں ہر کام کے انجام پر نظر رکھنا اور اس کے لئے سامان مہیا کرنا۔ مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی عقل، تدبیر یعنی جس میں انجام پر نظر رکھی جائے یہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا کہ جس کام میں انجام کو نہ دیکھا جائے، ورع کے معنی پرہیز گاری اور تقویٰ کے ہیں مگر بعض علماء تقویٰ اور ورع میں فرق کے قائل ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ تقوی تو کہتے ہیں حرام چیز سے اجتناب کرنا مگر ورع کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ آدمی ان چیزوں سے بھی اجتناب کرے جو حرام کے قبیل سے ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ مکروہ اور مشتبہ چیزوں سے بھی اجتناب کرے۔ کف کے معنی ہیں احتیاط کرنا ورع اور کف میں کوئی فرق ہے یا نہیں بعض علماء ان دونوں کو مترادف کہتے ہیں مگر بعض ان دونوں کے درمیان میں فرق کرتے ہیں۔

ترکیب

لا: نفی جنس۔ عقل: اسم۔ کالتدبیر: جار مجرور متعلق سے ملکر خبر، لا نفی جنس اپنے اسم اور خبر

سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ لا: نفی جنس۔ ورع: اسم۔ کالکف: جار مجرور سے ملکر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۸۱ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ

خاندانی شرافت اچھے اخلاق کے برابر نہیں

لغات:۔ حَسَبُ: یہ مصدر ہے باب کرم یکرم سے حَسُبَ یَحْسُبُ بمعنی خاندانی شرافت۔ حسن: نصر اور کرم سے حَسُنَ یَحْسُنُ سے بمعنی خوب صورت ہونا۔ جمع حسان آتی ہے۔ الخلق: طبیعت۔

توضیح

حسب پر فخر کرنے کی مذمت:۔ حسب اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ آدمی آپنے باپ دادا کے فضائل ومناقب گنوائے اور پھر اس پر فخر کرے۔ تو اس حدیث میں اسکی ممانعت فرمائی گئی ہے اور یہ فرمایا گیا ہے کہ انسان کی شرافت وفضیلت اسمیں ہے کہ اسمیں خود اچھے اخلاق ہوں۔ اگر اسمیں اچھے اخلاق نہیں تو وہ لاکھ اپنے خاندانی مناقب کو گنوائے یہ سب فضول ہے

حسن خلق کی فضیلت:۔ حسن خلق کے متعدد روایات میں فضائل وارد ہوئے ہیں۔ مثلاً ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ مسلمان بندہ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے راتوں کو قیام کرنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔

ایک روایت میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ قیامت کے دن مومن کے ترازو میں سب سے زیادہ وزنی چیز جو ہوگی وہ اس کے اچھے اخلاق ہونگے۔

ترکیب

لا: حرف نفی جنس۔ حسب: اسم۔ کاف: حرف جار۔ حسن الخلق: مضاف مضاف الیہ سے ملکر

کاف کا مجرور، جار مجرور سے مل کر محذوف کے متعلق ہو کر لا کی خبر، پھر لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸۲ لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِی مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

مخلوق کے اس حکم کی تابعداری جائز نہیں جس سے خالق کی نافرمانی ہوتی ہو

لغات:۔طاعة :بمعنی فرمانبردار، تابعدار جمع طوع اور طائعون آتی ہے۔قال تعالیٰ : طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَعْرُوْفٌ

توضیح

اس حدیث شریف کا مطلب ومفہوم یہ ہے کہ انسان خواہ حاکم ہو یا کوئی اور ہو اگر وہ کوئی ایسا حکم صادر کرے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو تو اب اس کے حکم کو نہیں مانا جائے گا، علماء نے اسکی اجازت دی ہے کہ کسی کو طاقت کے زور سے کسی گناہ کے کرنے پر مجبور کیا جائے تو اب اس پر گناہ نہیں ہوگا،

علماء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حاکم ایسا حکم وفرمان جاری کرے جس پر عمل سے خالق کی نافرمانی لازم آتی ہو تو اس صورت میں اس حاکم کی اطاعت وفرمانبرداری نہیں کی جائے گی لیکن اس صورت میں بھی ایسے حاکم کے خلاف بغاوت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، اور اس کے خلاف محاذ جنگ کرنا بھی جائز نہیں ہوگا۔

ترکیب

لا : نفی جنس، طاعة لا کا اسم، ل حرف جار ، مخلوق مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا ثابتة محذوف کا، فی حرف جار، معصية مضاف، الخالق مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، ثابتة صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸۳ لَا صَرُوْرَةَ فِی الْاِسْلَامِ

اسلام میں رہبانیت نہیں ہے

لغات:۔ صرورۃ بمعنی رہبانیت اختیار کرنا یعنی نکاح نہ کرنا حج پر نہ جانا وغیرہ امور سے اجتناب کرنا، الگ تھلگ رہنا

توضیح

اسلام میں رہبانیت نہیں ہے: اس حدیث کی شرح میں محدثینؒ کے مختلف اقوال ہیں مثلاً بعض علماء فرماتے ہیں کہ صرورۃ کا معنی یہ ہے کہ نکاح اور حج کو چھوڑنا اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ نکاح اور حج کو چھوڑنا یہ اسلام کے طریقوں میں سے نہیں ہے اس کو چھوڑنا رہبانیت ہے اور اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص حج کی طاقت رکھتا ہو اور پھر باوجود استطاعت کے وہ حج نہ کرے۔ تو اس حدیث کی رو سے وہ مسلمان نہیں مگر یہ ارشاد زجر و تشدید کے طور پر ہوگا یا یہ کہا جائے کہ باوجود استطاعت کے حج پر نہ جائے تو وہ کامل مسلمان نہیں یا مطلب یہ ہے کہ لوگوں سے الگ تھلگ ہو جائے پھر اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ لوگوں سے قطع تعلق کرنا یہ اسلام میں نہیں ہے مگر دین کو بچانے کے لئے اپنی جگہ کو چھوڑنا یہ رہبانیت میں داخل نہیں ہے یہ نصاریٰ کی طرح رہبانیت نہیں ہوگی کیونکہ انہوں نے بلا ضرورت محض ثواب سمجھ کر وطن اور تعلقات قرابت کو چھوڑ دیا تھا۔ اس ضمن میں حقوق العباد کو بھی فوت کر دیا تھا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اصل کمال انسانیت یہ ہے کہ تمام حقوق ادا کرتے ہوئے تمام احکام الٰہی کو ادا کرے۔

ترکیب

لا نفی جنس، صرورۃ نکرہ مفرد برفتحہ، لا کا اسم، فی حرف جار، الاسلام مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل

کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸۴ لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

دولت مند ہونے میں کوئی حرج نہیں جو اللہ سے ڈرتا ہو

لغات

الغنی: غَنِيَ يَغْنٰى سمع سے مالدار ہونا، دولت مند ہونا۔ قال تعالیٰ: وَاللّٰهُ غَنِيٌّ۔ عز: عَزَّ يَعِزُ ضرب سے عزیز ہونا، قوی ہونا۔ جل: جَلَّ يَجِلُّ ضرب سے بمعنی بڑے مرتبہ والا ہونا۔

توضیح

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مال فی نفسہ کوئی بری چیز نہیں ہے اس میں بھلائی بھی ہے اور کبھی کبھار تو حالات کے اعتبار سے ضروری بھی ہو جاتا ہے جیسے کہ حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں کہ اگر ہم لوگوں کے پاس دراھم ودنانیر نہ ہوتے تو یہ امراء وسلاطین ہمیں ذلیل کر دیتے اور مزید فرمایا کہ اگر کسی کے پاس تھوڑا مال ہو تو وہ اس کو تجارت میں لگا دے اور اس کے بڑھانے کی کوشش کرے یا اس کو کفایت سے خرچ کرے تا کہ جلدی ختم نہ ہو جائے اور فرمایا کہ ہمارا زمانہ ایسا کہ اسمیں کوئی محتاج ہو تو دنیا کی خاطر دین کو اپنے ہاتھ سے گنوا دیتا ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ مال فی نفسہ مذموم نہیں ہے بشرطیکہ آدمی اس کے حقوق ادا کرتا رہے اور اس سے اس کی زکوۃ، خیرات اور دوسرے دینی کاموں میں خرچ کرتا رہے۔

ترکیب

لا نفی جنس، بأس نکرہ مفرد مبنی برفتحہ، اسم با جار، الغنی المجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا ثابت مقدر کا، ل جار، من موصول، اتقی فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللّٰہ ذوالحال، عز: فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، جل فعل

ھـــو ضمیر مستتر فاعل، فعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر حال، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کے صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر ثابت کا متعلق ثانی، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَلْجُمْلَۃُ الاِسْمِیَّۃُ الَّتِیْ دَخَلَتْ عَلَیْھَا حَرْفُ۔ ‹ان›

جملہ اسمیہ جن پر حرف ان مشبہ بالفعل داخل ہو۔

۸۵ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْراً

بلاشبہ بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔

لغات:۔ البیان : بان یَبِیْنُ ضرب سے ظاہر کرنا، مافی الضمیر کو ظاہر کرنا۔ السحرا : جس چیز کا ماخذ لطیف و دقیق ہو، جادو۔ دھوکہ۔ قال تعالیٰ اِنَّ ھٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ

توضیح

بیان اس فصیح گفتگو اور تقریر کو کہتے ہیں جس میں مافی الضمیر کو نہایت وضاحت اور حسن اسلوبی کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے۔

آپ ﷺ نے بیان کو سحر اس لئے فرمایا کہ جس طرح سحر سے آدمی کو ایک حال سے دوسرے حال میں تبدیل کر دیا جاتا ہے تو اسی طرح فصاحت فی البیان سے انسان کے دل کو تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، مـن جار، البیـان مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کـائـن کے، کـائـن صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، ل تاکید، سحـرا

ان کا اسم مئوخر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸۶ انَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

بے شک بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں

لغات:۔ الشعر :دانائی اور علم دقیق۔جمع اشعار آتی ہے حکمۃ :انصاف،علم جمع حِكَمٌ آتی ہے

توضیح

حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ تمام اشعار برے نہیں ہوتے بلکہ ان میں سے بعض اچھے اور فائدہ مند بھی ہوتے ہیں اور بعض اشعار سے حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں

آپ ﷺ نے خود تو کبھی اشعار نہیں کہے مگر بعض مواقع پر پسند ضرور فرمایا ہے۔بسبب اس کے کہ ان میں حکمت کی باتیں ہوتی ہیں۔علماء کرام نے اشعار کے صحیح ہونے کیلئے چار شرطیں لگائی ہیں۔

اول:۔اشعار کا مفہوم اور مضمون صحیح ہو،دوم:۔سنانے والا مرد ہو عورت اور نابالغ بچہ نہ ہو،سوم:۔آلہ سماع ہو باجا میوزک نہ ہو۔چہارم:۔سامع سننے والا بھی صحیح ہو۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل ، من الشعر جار مجرور ثابت کے متعلق ہو کر خبر مقدم،حکمۃ اسم مئوخر،ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸۷ انَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا

بے شک بعض علم جہالت ہیں

لغات:۔ جھلاً: جَهِلَ يَجْهَلُ سمع سے ناواقف ہونا، بے خبر ہونا۔ قال تعالیٰ : بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ۔

توضیح

مذکورہ حدیث مبارکہ کے دو مطلب ہو سکتے ہیں پہلا یہ کہ کوئی شخص ایسے علم میں مشغول ہو جو بذات خود فائدہ مند نہ ہو اور نہ ہی اس کی ضرورت ہو جیسے علم جعفر اور علم نجوم وغیرہ اور ضرورت والے علم قرآن وحدیث وغیرہ کو چھوڑ دے تو یہ غیر ضروری علم میں مشغول ہوا تو حقیقت میں یہ جاہل ہی ہے۔

دوسرا یہ کہ علم تو حاصل کرے مگر اس کے مطابق عمل نہ کرے تو یہ بھی جاہل ہی ہے

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، من العلم جار مجرور ثابت کے متعلق ہو کر ان کی خبر مقدم، جھلا اسم مؤخر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸۸　اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا

بے شک بعض قول بوجھ (وبال) ہوتا ہے

لغات: عیالا : عَالَ يَعِيْلُ ضرب سے محتاج ہونا، اہل وعیال

توضیح

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی اپنی زبان سے قصداً جھوٹ بولے تو اب اس جھوٹ کا وبال اس کو پہنچے گا۔ اسی طرح سے اردو کا بھی ایک محارہ ہے کہ پہلے تولو اور پھر بولو۔ جہاں اس زبان سے آدمیوں کو بہت سے انعامات مل سکتے ہیں اسی طرح زبان اس کو ہلاکت کی وادی میں بھی ڈال سکتی ہے۔ اس لئے شریعت نے زبان کی حفاظت کرنے کا بار بار حکم دیا ہے مثلاً ایک حدیث میں فرمایا جو شخص اپنی زبان اور پیٹ اور شرم گاہ کے شر سے بچ گیا اس نے اپنے اوپر جنت واجب کر لی۔ اسی طرح ایک روایت میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے دے تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیدیتا ہوں ایک اس چیز کی ضمانت جو اس

کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان دوسرا جواس کی دونوں رانوں کے درمیان ہے یعنی شرمگاہ۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، من القول جار مجرور متعلق ہوکر خبر مقدم، عیا لا اسم مؤخر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸۹ انَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ

بے شک تھوڑی ریاکاری بھی شرک ہے

لغات:۔ یسیرا: تھوڑا، کم، معمولی۔ نصر، کرم اور ضرب سے بمعنی کم ہونا۔ الریاء: دکھاوا کرنا۔ قال تعالیٰ: الذین ھُمْ یُرَاءُ وْنَ، شرك:۔ بمعنی شریک، اللّٰہ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک کرنا۔ قال تعالیٰ: انَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

توضیح

معمولی سی ریا بھی شرک ہے اور ریا کاری ایسا گناہ ہے کہ تھوڑا سا ہونا بھی بہت سخت ہے۔ ریا کی تعریف: ریا یہ ہے کہ اپنی عبادت اور نیکی کی وجہ سے لوگوں کی نظر میں اپنی منزلت و مرتبہ پیدا کرنا ایک دوسری روایت میں اس کی مذمت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن صاحب شرک سے کہا جائے گا کہ جس کیلئے تو نے عمل کیا تھا آج اسی سے بدلہ لے لے۔

ریا کاری کی علامت: حضرت علی کرم اللہ فرماتے ہیں کہ ریا کی تین علامتیں ہیں (۱) جب اکیلا ہو تو سست ہو اور جب مجمع میں ہو تو خوش ہو (۲) جب اس کی تعریف کی جائے تو عمل زیادہ کردے (۳) جب اس کی مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کردے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، یسیر مضاف، الریاء مضاف الیہ، دونوں مل کر ان کا اسم، شرک خبر، ان حرف مشبہ بالفعل تاکید اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۹۰ اِنَّ السَّعِيْدَ لِمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ

بے شک نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے دور رکھا گیا ہے

لغات:۔ جنب: دور کیا گیا

توضیح

فتنوں سے مراد آفات اور وہ چیزیں ہیں جو انسان کے ذہن قلب، جسم کو تکلیف و رنج میں مبتلا کرتی ہیں

بعض علماء نے فرمایا کہ الفتن سے مراد فاسد و گمراہ کن نظریات باطل افکار اور نفسانی شہوت و خواہشات ہیں تو جو ان چیزوں سے محفوظ کر دیا گیا وہ خوش بخت ہوگا۔ فتنے تو اس پر بھی آئیں گے مگر وہ اس فتنے کے زمانے میں بھی دین اور صبر کا دامن نہیں چھوڑے گا یہ مطلب ہے کہ وہ فتنے سے دور ہوگا

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، السعید اس کا اسم، ل برائے تاکید، من موصولہ، جنب فعل مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، الفتن مفعول بہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۹۱ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

بے شک جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امین ہونا چاہئے

لغات:۔ المستشار: اِسْتَشَرَ يَسْتَشِرُ باب استفعال صیغہ اسم مفعول بمعنی جس

سے مشورہ طلب کیا جائے۔

توضیح

جب کسی سے مشورہ لیا جائے تو اس کو چاہیے کہ خیر خواہی اور پوری فکر کے ساتھ مشورہ دے، مشورے میں خیانت نہ کرے بلکہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کو مشورہ دے کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے

مشورہ لینے والے پر بھی یہ بات لازم ہے کہ وہ بھی ہر ایک سے مشورہ نہ لے بلکہ اہل بصیرت سے مشورہ کرے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، المستشار اس کا اسم، مؤتمن اس کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۹۲۔ اِنَّ الْوَلَدَ مُبْخَلَةٌ مُجْبِنَةٌ

بلاشبہ اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہوتی ہے

لغات:۔ مبخلة: بخیل بنانے والی، باب سمع اور کرم سے بخیل اور کنجوس ہونا۔

مجبنة: بزدل بنانے والی باب کرم سے جَبُنَ یَجْبُنُ بمعنی بزدل بننا

توضیح

مذکورہ حدیث میں دو باتیں فرمائی گئی ہیں اول یہ کہ انسان کی اولاد اس کے لئے بخل کا سبب بن جاتی ہے کیونکہ باپ اپنی اولاد کیلئے سب کچھ کرنے کیلئے تیار رہتا ہے کہ ان کی ضروریات پوری ہو جائیں ان کے مستقبل کے لئے پیسہ کو جوڑ جوڑ کر رکھتے ہیں ان پیسوں کو وہ اللہ کی راہ میں یا کسی ضرورت مند کے اوپر خرچ کرتے ہوئے بھی ڈرتا ہے یہ سب اولاد کی محبت کرواتی ہے اسی لئے

فرمایا کہ اولاد بخل کا سبب بنتی ہے۔

دوسرے یہ کہ انسان کی اولاد اس کے لئے بزدلی کا سبب بھی بن جاتی ہے اولاد کی محبت ہی کیوجہ سے وہ اعلاء کلمۃ اللہ اور جہاد جیسی اہم عبادت سے جی چراتا ہے اور یہ ظن فاسد کرتا ہے کہ اگر میں گیا تو قتل یا گرفتار ہو جاؤں گا تو پھر میرے پیچھے میرے بچوں کا کیا ہوگا اور ان کی پرورش کیسے ہوگی؟ ان سب باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے وہ اس عظیم نیکی سے محروم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچے بخل اور بزدلی کا سبب ہوتے ہیں۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، الولد اس کا اسم، مبخلۃ اس کی خبر، مجبنۃ اس کی دوسری خبر، ان اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۹۳ اِنَّ الصِّدقَ طَمَانِیۡنَۃٌ وَاِنَّ الۡکِذۡبَ رِیۡبَۃٌ

بے شک سچ اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ بے اطمینانی کا باعث ہے

لغات:۔ طمانینۃ: باب افعال سے اَطۡمَنَ یُطۡمِنُ بمعنی مطمئن ہونا۔ ریبۃ: بے قراری ضرب سے رَابَ یَرِیۡبُ بمعنی شک میں ڈالنا۔ قال تعالیٰ: لَا رَیۡبَ فِیۡہِ

توضیح

اس حدیث میں ایک ضابطہ و قاعدہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جس چیز کے بارے میں تمہارا دل مطمئن ہو جائے تو سمجھ لو کہ یہ صحیح ہے اور جس چیز کے بارے میں تمہارے دل میں شک و تردد ہو تو سمجھ لو کہ یہ غلط ہے مگر یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ قاعدہ ہر شخص کیلئے نہیں بلکہ ان صالح انسانوں کیلئے ہے جن کے ذہن و فکر دل و دماغ تقویٰ و ایمان داری کے جوہر سے معمور ہیں۔ اس کے برعکس جن میں یہ باتیں نہ ہوں کہ وہ دین سے بے اعتنائی اختیار کئے ہوئے ہوں تو ان کیلئے قاعدہ نہیں۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، الصدق اس کا اسم، طمانینۃ اس کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ واو عاطفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، الکذب اسکا اسم، ریبۃ اسکی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۹۴ انَّ اللّٰہ تَعَالٰی جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ

یقیناً اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے

لغات:۔ جمیل : جَمُلَ یَجْمُلُ باب کرم سے جمیل ہونا، خوبصورت ہونا۔ یُحِب: سمع اور کرم سے محبوب ہونا اور ضرب سے حب یَحُبُّ پسند کرنا۔

توضیح

علما کرام حدیث مذکورہ کا مطلب یوں بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں اوصاف کاملہ سے موصوف ہے اور تمام ظاہری و باطنی حسن و جمال اسی کے جمال کا عکس ہیں تو حسن و جمال حقیقی بس اسی ذات پاک کا خاصہ ہوا اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے

ایک قول یہ بھی ہے کہ جمیل کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اچھا کارساز ہے بہر حال حدیث بالا میں اللہ تعالیٰ کے جمیل ہونے کو بیان کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوبصورتی کا اندازہ اس کی مخلوق کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللّٰہ ذوالحال، تعالیٰ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر حال، حال ذوالحال مل کر ان کا اسم، جمیل خبر اول، یحب فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الجمال مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ثانی، ان اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۹۵ انَّ لِکُلِّ شَیْءٍ شِرَّۃً وَلِکُلِّ شِرَّۃٍ فَتْرَۃً

بیشک ہر چیز کیلئے تیزی ہے اور ہر تیزی کیلئے سستی ہے

لغات:۔ شرۃ : بمعنی تیزی، چستی۔ فتیرۃ : بمعنی سستی اور کمزوری باب نصر سے فَتَرَ یَفْتُرُ بمعنی کمزور وضعیف ہونا۔ اسکی جمع فترات آتی ہے۔

توضیح

فترۃ کے اصلی معنی سستی اور کاہلی کے ہیں اور شرۃ کے معنی حرص میں مبتلا ہونا مگر مراد یہاں پر کسی چیز میں حد سے زیادہ مشغول ہو جانا ہے

جب کوئی شخص کسی کام کو شروع کرتا ہے تو شروع میں تو وہ اس کام میں حد سے زیادہ منہمک ہو جاتا ہے اور اسمیں خوب اپنی طاقت خرچ کرتا ہے اس کا عموماً نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہی شخص چند دنوں میں ست پڑ جاتا ہے تو اس حدیث میں اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ ایسا نہ کرو کہ شروع میں تو خوب تیزی ہو اور پھر آہستہ آہستہ ست پڑ جاؤ۔ ابتداء ہی سے میانہ روی اختیار کی جائے اور افراط و تفریط کی راہ کو چھوڑ کر اعتدال کا راستہ شروع ہی سے اختیار کیا جائے تا کہ کام تکمیل کو پہنچ سکے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، ل جار، کل مضاف، شیء مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن مقدر کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، شرۃ ان کا اسم، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ل جار، کل مضاف، شرۃ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنۃ مقدر کے، کائنۃ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتداء، فترۃ خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۹۶ اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ

بے شک رزق آدمی کو ایسے ہی تلاش کرتا ہے جیسے کہ اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے

لغات: لیطلب : طَلَبَ یَطْلُبُ نصر سے تلاش کرنا۔ اجلہٗ: وقت مقررہ قال تعالیٰ :اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ۔ اسکی جمع آجال آتی ہے

توضیح

حدیث الباب کا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ جس طرح انسان کی موت اسکو پہنچ جاتی ہے اور موت کو ڈھونڈنے کی ضرورت پیش نہیں آتی جیسے قرآن میں بھی آتا ہے اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ۔ "تم کہیں بھی ہوں موت تم کو آکر رہیگی تم اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو" یہی حال انسان کی روزی کا بھی ہے اسکو پہنچ جاتی ہے اگرچہ وہ اس کو زیادہ تلاش نہ کرے۔

مختصراً یہ کہ انسان کو حصول رزق کیلئے تدبیر اور سعی معقول مناسب طریقہ کے ساتھ کرنا چاہئے مگر توکل اور اعتماد صرف اللہ تعالیٰ پر ہی رکھنا چاہئے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، الرزق ان کا اسم، ل تاکید، یطلب فعل مضارع، ضمیر مستتر فاعل، العبد مفعول بہ، ك جار، ما مصدریہ، یطلب فعل مضارع،ہٗ ضمیر مفعول بہ، اجل مضاف،ہٗ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل یطلب ثانی کے لئے ، یطلب اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لیطلب اول کے ،لیطلب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۹۷ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ

بے شک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح چلتا ہے

توضیح

یہ ارشاد مبارک آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا جب حضرت صفیہؓ (جو کہ امہات المؤمنین میں سے ہے) نبی کریم ﷺ کے پاس سے رات کے وقت اعتکاف گاہ سے واپس لوٹ رہی تھیں ۔اتنے میں سامنے سے دو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نمودار ہوئے ،اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے ساتھ صفیہؓ ہیں جب انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے بارے میں کوئی غلط گمان نہیں کر سکتے تو آپ نے اس وقت فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح سرایت کرتا ہے

امام شافعیؒ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اس بات کا خوف ہوا کہ ان دونوں انصاریوں کے دل میں کوئی غلط خیال نہ آئے جس سے یہ کافر ہو جائیں

ابو سلیمان خطابیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ انسان کو ہر ایسے امر مکروہ سے بچنا مستحب ہے جس سے لوگوں کو اس کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوں ،اگر بالفرض و محال ایسا ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اس عیب سے اپنی براءت ظاہر کر کے اپنے اپ کو لوگوں کے طعن سے بچائے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، الشیطان اس کا اسم ،یجری فعل مضارع ،ھو ضمیر مستتر فاعل ،من جار، الانسان مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل، مجری صیغہ ظرف مضاف ،الدم مضاف الیہ ،مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ،فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ،ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۹۸۔ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِیَ الْمَالُ

بے شک ہر امت کیلئے ایک آزمائش رکھی گئی اور میری امت کی آزمائش مال میں ہے

توضیح

مذکورہ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ میری پیغمبری کے دور میں لوگوں کیلئے جو سب سے زیادہ فتنہ کا سبب بنے گا وہ مال و دولت ہوگا۔ قرآن میں بھی اسکو بیان فرمایا گیا ہے۔ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۔ بے شک تمہارے اموال واولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں

بعض علماء کرام اس حدیث کا مفہوم کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ فتنہ سے مراد آخرت کا عذاب ہے کہ اس مال کیوجہ سے بہت سے لوگ فتنوں یعنی عذاب میں مبتلا ہوں گے اس کی تائید حدیث آخر سے بھی ہوتی ہے کہ قیامت کے دن دو درہم والے سے ایک درہم والے کی بنسبت زیادہ سوال ہوگا

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! محمد ﷺ کے گھرانے کی خوراک اندازے کے مطابق دے اور فرمایا کہ قیامت کے دن کوئی فقیر اور مالدار ایسا نہیں ہوگا جو یہ تمنا نہ کرے کہ مجھے دنیا میں خوراک کے مطابق ہی رزق دیا جاتا

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، ل جار، کل مضاف، امۃ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائنۃ مقدر کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، فتنۃ اسم، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، فتنۃ مضاف، امۃ مضاف الیہ مضاف، ی ضمیر مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف ہوا مضاف فتنۃ کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، المال خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۹۹ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

بے شک جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو غائب کی غائب کے لئے ہو

لغات:۔ اجابة :جواب دینا۔جاب یَجُوْبُ نصر سے بمعنی قبول ہونا۔قال تعالیٰ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ ۔

توضیح

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی بھی شخص اپنے بھائی کیلئے جب غائبانہ دعا کرتا ہے تو وہ یقیناً قبول کرلی جاتی ہے اس کی وجہ علماء کرام یہ لکھتے ہیں کہ اس دعا میں اخلاص کامل درجہ کا پایا جاتا ہے کیونکہ اس میں کسی کے دکھلاوے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جس عمل میں جتنا اخلاص ہوگا اتنا ہی وہ جلد قبول ہوگا۔اس حدیث پاک میں یہ صورت بھی داخل ہے کہ آدمی اگرچہ سامنے موجود ہو اس کی موجودگی میں ہی اپنے دل میں چپکے چپکے سے اس کیلئے دعا کرے اس صورت میں بھی اخلاص پایا جارہا ہے تو یہ دعا بھی جلدی قبول ہوگی۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل ، اسرع مضاف، الدعاء مضاف الیہ، دونوں مل کر ممیز، اجابة تمیز، ممیز تمیز مل کر ان کا اسم، دعوة مضاف ، غائب موصوف، ل جار، غائب مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن محذوف کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ دعوة کا، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

۱۰۰ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ

بے شک انسان رزق سے محروم کردیا جاتا ہے اپنے ان گناہوں کے سبب جس کو وہ کرتا ہے

توضیح

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ گناہ کرنے کی وجہ سے انسان کے رزق میں تنگی آجاتی ہے۔ یہاں بظاہر یہ اشکال ہوسکتا ہے کہ فاسق و فاجر اور اکثر وہ لوگ جو کفر وشرک میں زندگی گزارتے ہیں وہ مسلمانوں سے زیادہ خوش حال ہوتے ہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہیکہ یہاں رزق سے مراد آخرت کا رزق ہیکہ جولوگ اللہ کو نہیں مانتے وہ آخرت کے رزق سے محروم ہوجائیں گے۔

بہرحال مومن اگرچہ فقر میں ہوتا ہے مگر قناعت اور صبر کی دولت اللہ نصیب فرمادیتا ہے بخلاف فاسق و فاجر کے کہ جب اس پر فقر آتا ہے تو اسمیں وہ صبر کو چھوڑ کر پریشان اور بے چین ہوجاتا ہے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل ، الرجل ان کا اسم، ل تاکید، یحرم فعل مضارع مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، الرزق مفعول بہ با جار، الذنب ذوالحال، یصیب فعل مضارع معروف ، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، حال ذوالحال مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا یحرم کے، یحرم اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۰۱ اِنَّ نَفْساً لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا

بے شک کوئی جان دار اس وقت تک نہیں مرتا جب تک وہ اپنا رزق پورا نہیں کرلیتا

لغات:۔ تموت: مات یموت نصر سے مرنا قال تعالیٰ: كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۔ تستکمل: پورا کرنا۔ باب سمع نصر، کرم سے پورا اور کامل ہونا

توضیح

ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے جب تک وہ اپنے رزق کو مکمل نہیں کر لیتا اس وقت تک اس کو موت نہیں آتی خواہ وہ اپنے رزق کے حصول میں شب و روز ایک کر دے یا اللہ کی ذات پر توکل کرے اور جتنا حصول معاش کی سعی کا حکم ہے اس کو پورا کرے دونوں صورتوں میں اتنا ہی ملے گا جتنا اس کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے اس کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ "جتنے جاندار زمین میں چلتے ہیں ان کی روزی اللہ ہی کے ذمے ہے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، نفسا ان کا اسم، لن تموت فعل مضارع منفی مؤکد بلن، ھی ضمیر مستتر فاعل، حتی جار، تستکمل فعل مضارع معروف، ھی ضمیر مستتر فاعل، رزق مضاف، ھا مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بواسطہ ان مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل لن تموت کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۰۲ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ

بے شک صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے

لغات:۔ لتطفئ:۔ طفئ يَطْفَئُ سمع سے آگ کا بجھنا اور باب افعال سے اَطْفَئَ يُطْفِئُ آگ بجھانا

توضیح

مالدار جو صاحب نصاب ہوں ان پر اپنے مال سے چالیسواں حصہ اللہ کی راہ میں محتاجوں،

مسکینوں اور فقیروں کو دینا فرض ہے اس کو زکوۃ کہتے ہیں اس کے علاوہ جو زائد مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے اس کو صدقہ اور اردو میں اس کو خیرات کہتے ہیں۔ صدقہ کرنے والا مرنے کے وقت شیطان کے وسوسہ سے محفوظ رہتا ہے اور اس سے مرض کی شدت ناشکری کے الفاظ نہیں نکلتے اور یہ صدقہ اس کی ناگہانی موت سے رکاوٹ بنتا ہے بشرطیکہ صدقہ اپنی شرطوں کے ساتھ ہو جب ہی وہ عند اللہ صدقہ ہوگا۔ اس کیلئے چند شرطیں ہیں (۱) صدقہ دینے والا احسان نہ جتلائے (۲) جس کو دے رہا ہے اس کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھے (۳) مال پاک اور حلال سے صدقہ دے (۴) صحیح نیت سے دے (۵) صدقہ اس کو دے جو اس کا مستحق ہو۔

ان شرائط کے ساتھ جو صدقہ دے گا انشاء اللہ یہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بھی دور کرے گا اور بری موت سے بھی حفاظت کروائے گا۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل ، الصدقة ان کا اسم، ل تاکید ، تطفیء فعل مضارع، ھی ضمیر مستتر فاعل، غضب مضاف، الرب مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تدفع فعل، ھی ضمیر مستتر فاعل ، میتة مضاف ، السوء مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۰۳ اِنَّکَ لَسْتَ بِخَیْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰی

بے شک نہ تم سرخ رنگ والے سے بہتر ہو اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ تم ان سے تقویٰ میں بڑھ جاؤ۔

لغات:۔ احمر اسکی جمع احامر اورمؤنث حمراء آتی ہے بمعنی سرخ رنگ والا۔

اسود :باب سمع سے کالا ہونا اور مؤنث سوداء آتی ہے

تفضلہ :باب سمع اور نصر سے بمعنی باقی رہنا، بہتر ہونا۔ قال تعالیٰ : تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ ۔ تقویٰ: پرہیزگاری۔قال تعالیٰ: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۔

توضیح

مذکورہ حدیث شریف میں ایک قانون بیان کیا گیا ہے کہ انسانی فضیلت ظاہری شکل وصورت سے نہیں ہوتی بلکہ انسانی فضیلت کا دارومدار دینی اخلاق وکردار وتقویٰ پر ہے۔

اس حدیث پر بعض علماء نے یہ سوال کیا ہے کہ انسان تو اور بھی بہت سے رنگ کے ہوتے ہیں مگر اس حدیث میں صرف دو رنگ کو کیوں بیان کیا گیا؟ اس سوال کے متعدد جواب شراح حدیث نے دیئے ہیں مثلاً یہ کہ اکثر لوگ انہی دو رنگوں کے ہوتے ہیں تو اکثر کو کل کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔

دوسرا جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ احمر سے مراد آزاد اور اسود سے مراد غلام ہیں مطلب یہ ہے کہ آقا کو غلام پر کسی قسم کی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے ساتھ۔

علامہ طیبیؒ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ احمر سے مراد اہل عجم اور اسود سے مراد اہل عرب ہیں عرب کو عجم پر صرف تقویٰ سے فضیلت حاصل ہوگی۔

عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا کہ حقیقی فضیلت کا تعلق تقویٰ اور عمل صالح سے ہے مال و دولت، شکل وصورت، نسل ورنگ اور زبان ووطن سے نہیں ہے جیسے کہ قرآن میں بھی آتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، ك ضمیر منصوب اس کا اسم ، لست فعل ناقصہ ضمیر بارز اس کا اسم، ب حرف جار، خیر صیغہ اسم تفضیل، من حرف جار، احمر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ

برائے تاکید، اسود معطوف، معطوف الیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق خیر اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اس فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، لست فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستثنیٰ منہ، الاحرف استثناء، ان تفضلہ فعل مضارع معروف، انت ضمیر مستتر اس کا فاعل، ہٗ مفعول بہ باءحرف جار، تقویٰ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر خبر ہوئی ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۰۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ

بے شک اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتا ہے

لغات: صور جمع ہے صورۃ کی بمعنی شکل وصورت۔ قلوبکم :اس کی مفرد قلب ہے بمعنی دل۔ قال تعالیٰ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

توضیح

اللہ تعالیٰ انسان کی ظاہری چیزوں کو نہیں دیکھتا بلکہ باطنی طور طریقوں کو دیکھتا ہے اس میں اخلاص اور للہیت کتنی ہے اسی وجہ سے ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمام اچھے اعمال کی روح وجان یہی اخلاص نیت ہے۔

اللہ رب العزت کے ہاں مقبولیت کا معیار کسی کی شکل وصورت اور اسکی دولتمندی پر نہیں ہے بلکہ اس کی نیت کے صحیح رخ اور اسکی نیک کرداری کی بنیاد پر ہے۔

مقبولیت کا اصل دارومدار نیت کی درستی پر مبنی ہے اگر ظاہری اعمال تو بہت اچھے ہوں مگر اخلاص

کی دولت سے خالی تو وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہرگز قبول نہیں ہوتے۔ اسی وجہ سے حضرت معروف کرخیؒ اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ اے نفس اخلاص پیدا کر اسی سے خلاصی ممکن ہوگی۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ ان کا اسم، لا ینظر فعل مضارع منفی، ھو ضمیر اس کا فاعل الی حرف جار، صور مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اموال مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، واؤ زائدہ، لکن استدراکیہ، ینظر فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، الی جار، قلوب مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ استدراکیہ ہوا۔

۱۰۵ اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ

بے شک یہ بھی نیکی ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے چہرے کی بشاشت کے ساتھ ملو

لغات:۔ طلق: بمعنی کشادہ، خوش وخرم طَلُقَ یَطْلُقُ کرم سے ہنس مکھ ہونا

توضیح

اس حدیث میں شریعت نے یہ تعلیم دی ہے کہ جب بھی کسی سے ملاقات کی جائے تو چہرے پر خوشی وبشاشت کے آثار ہوں اس طرح ملاقات کرنے کو معروف اور نیکی فرمایا۔

اصل میں معروف کہتے ہیں ہر اس کام کو جس کو عقل یا شریعت اچھا سمجھتی ہو۔ علماء فرماتے ہیں اس طرح ملنے کو نیکی اس وجہ سے قرار دیا گیا کہ اس سے دوسرے شخص کو فرحت وخوشی محسوس ہوتی

ہےاور مسلمان کے دل کوخوش کرنا یہ نیکی ہے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، من جار، المعروف مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، ان ناصبہ مصدریہ تلقی فعل مضارع، انت ضمیر فاعل، اخا مضاف، ك مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، با جار، وجہ موصوف، طلق صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر اسم، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۰۶ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ

بے شک لوگوں میں سے اللہ کو زیادہ مقرب شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے

لغات:۔اولی: صیغہ اسم تفضیل بمعنی زیادہ حقدار۔ قال تعالیٰ: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

توضیح

اس حدیث شریف کے مخاطبین وہ لوگ ہیں جو سلام کرنے کے حکم اور حقوق میں برابر ہوں مثلاً دو شخص راستے میں پیدل ملیں تو اب ان میں جو پہل کرے گا وہ اس فضیلت میں داخل ہوگا بخلاف اس صورت کہ کوئی شخص کسی کے پاس جاتا ہے اور وہ پہلے سلام کرتا ہے تو وہ اس فضیلت میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ اس کے ذمہ ہی تھا کہ وہ پہلے سلام کرے

حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ تین چیزوں سے باہمی تعلقات میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ ملاقات کے وقت میں سلام میں ابتدا کرے۔ دوسرے یہ کہ مسلمان بھائی کو ایسے نام لے کر پکارے جس کو وہ پسند کرتا ہو۔ تیسرے یہ کہ جب مسلمان ملاقات کے لئے آئے تو اس کو عزت

واحترام سے مجلس میں جگہ دے

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، اولی صیغہ اسم تفضیل مضاف، الناس مضاف الیہ، با جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر ان کا اسم، من موصولہ، بدأ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، با جار، سلام مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۰۷ اِنَّ الرِّبٰو وَاِنْ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَہٗ تَصِیْرُ اِلٰی قُلٍّ

یقیناً سود سے حاصل شدہ مال خواہ کتنا ہی ہو مگر آخر کار اس میں کمی آجاتی ہے

لغات:۔ الربو: زیادتی۔ ربا یربو، نصر سے مال زیادہ ہونا۔ قال تعالیٰ: لَا تَاْکُلُوْا الرِّبَا۔ قل: قَلَّ یَقِلُّ ضرب سے کم ہونا۔ عاقبۃ: انجام، ہر چیز کا آخر جمع عواقب۔ نصر اور ضرب سے ایڑی مارنا اور پیچھے آنا

توضیح

سودی مال میں خیر و برکت نہیں ہوتی اور جلد ہی وہ ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی آتا ہے قال تعالیٰ: یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰو وَ یُرْبِی الصَّدَقَاتِ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے

بہر حال سود ایک اجتماعی برائی کو جنم دیتا ہے۔ سود کے نتیجہ میں معاشرہ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے امیر تو امیر تر ہو جاتا ہے اور غریب غریب تر ہو جاتا ہے اور مال چند ہاتھوں میں جمع ہو کر پورا معاشرہ افلاس و محتاجی کا نمونہ پیش کرنے لگتا ہے۔ سود خور اپنے مال سے بھی فائدہ حاصل نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ اس کے بڑھانے کی فکر میں وہ اس کو خرچ بھی نہیں کرتا، سود کا حرام ہونا قرآن کی

متعدد آیات اور ذخیرہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، الربو ان کا اسم، قلیل محذوف اس کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا واؤ مبالغہ ، ان وصلیہ شرطیہ، کثر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، اس کی جزا فھو قلیل محذوف ہے، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا، فا تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، عاقبت مضاف، ہٗ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ان کا اسم ، تصیر فعل مضارع، ھی ضمیر مستتر فاعل، الی جار، قل مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۰۸ انَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَبِرُ الْعَسَلَ

بے شک غصہ ایمان کو ایسا خراب کرتا ہے جیسے کہ ایلوا شہد کو خراب کرتا ہے

لغات:۔ الصبر: ایلوا جمع صبور آتی ہے العسل :شہد جمع اعسال اور عسول آتی ہے باب نصر اور ضرب سے عَسَلَ يَعْسِلُ ۔قال تعالیٰ : وَاَنْهٰرٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ۔

توضیح

غصہ اس طبعی کیفیت کا نام ہے جو طبیعت و مزاج کے خلاف پیش آنے والی باتوں پر نفس کو برانگیختہ کرتی ہے اور انتقام لینے پر اکساتی ہے۔ اسی وجہ سے غصہ میں انسان کا چہرہ سرخ اور رگیں پھول جاتی ہیں۔

غصہ میں شیطان آدمی پر اچھی طرح مسلط ہو جاتا ہے اور پھر اس کے منہ سے ایسے کلمات نکلواتا ہے جو بسا اوقات اس کو کفر تک پہنچا دیتے ہیں یا کم از کم اس سے کمال ایمان یا نور ایمان کو

ضائع کروادیتے ہیں۔

غصے کا ظاہری علاج یہ ہے کہ (۱) وضو کرے (۲) تعوذ پڑھے (۳) کھڑا ہے تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، الغضب ان کا اسم، ل تاکید، یفسد فعل، ھو ضمیر فاعل، الایمان مفعول بہ، ك حرف جار، ما مصدریہ ، یفسد فعل مضارع، الصبر اس کا فاعل، العسل مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا یفسد کے، یفسد فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۰۹ انَّ الصِّدقَ بِرٌّ وَانَّ البِرَّ یَهدِیٔ اِلَی الجَنَّةِ وَانَّ الکِذبَ فُجُورٌ وَانَّ الفُجُورَ یَهدِیٔ اِلَی النَّارِ

یقیناً سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق ہے اور فسق دوزخ کی طرف لے جاتا ہے

لغات:۔ فجور: بمعنی جھوٹ بولنا، فسق نصر سے فَجَرَ یَفجُرُ بمعنی جھوٹ بولنا

توضیح

اس حدیث میں دو اہم صفتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، پہلی صفت سچ بولنا۔ دوسری صفت جھوٹ بولنا۔ سچ کے اچھے ہونے پر سب ہی متفق ہیں۔ سچ بولنے پر اس حدیث میں یہ انعام بتایا گیا ہے کہ سچ جنت کا راستہ ہموار کرتا ہے بخلاف جھوٹ کے کہ وہ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے۔

اسی طرح جھوٹ کے برے ہونے پر سب ہی متفق ہیں۔ جھوٹ پر وعید اس حدیث میں یہ بتائی گئی ہے کہ جھوٹ جہنم کا راستہ ہموار کرتا ہے حدیث میں الفاظ یہ ہیں اَلکَذِبُ فُجُورٌ جھوٹ

بولنا یہ دوسری برائیوں کیلئے اصل اور بنیاد ہے اور اس سے آدمی برائیوں میں خود بخود پھنستا چلا جاتا ہے۔ یہ حدیث بھی پورے دین کا خلاصہ اور جوامع الکلم میں سے ہے

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، الصدق ان کا اسم، بر: خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، البر ان کا اسم، یھدی فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، الیٰ حرف جار، الجنۃ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف ہوا، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل، الکذب ان کا اسم، فجور خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، الفجور ان کا اسم، یھدی فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، الیٰ حرف جار، النار مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر ان کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ۔

۱۱۰ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ

بے شک اللہ نے تم پر حرام کر دیا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور بخل کرنا اور قیل وقال اور سوال کی کثرت اور مال کو ضائع کرنا

لغات

عقوق: عَقَّ يَعُقُّ نصر سے والدین کی نافرمانی کرنا۔ الامھات: یہ جمع ہے الام کی

بمعنی مائیں۔قال تعالیٰ: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ . وأد :ضرب سے وئدَ يَئِدُ بمعنی زندہ درگور کرنا۔ قال تعالیٰ: وَإِذَا الْمَوْءُ وُدَةُ سُئِلَتْ ۔منع: فتح یفتح سے مَنَعَ يَمْنَعُ بمعنی روکنا۔ وھات: یہ اسم فعل بمعنی لاؤ۔ قال تعالیٰ:۔ قُلْ هَا تُوْ بُرْهَا نَكُمْ ۔ اضاعة: ضائع کرنا باب ضرب سے ضَاعَ يَضِيْعُ بمعنی تلف کرنا اور ضائع کرنا۔

توضیح

مذکورہ حدیث شریف میں انسان کو چند کاموں سے روکا گیا ہے (۱) ماں کی نافرمانی کرنے سے یہاں پر صرف ماں کا ذکر کیا باپ کو چھوڑ دیا اس وجہ سے کہ ماں کا حق زیادہ ہے یا ماں کمزور ہوتی ہے معمولی سی بھی پریشانی برداشت نہیں کر سکتی بخلاف باپ کے کہ وہ بہت کچھ برداشت کر جاتا ہے اس لئے ماں کا زیادہ خیال کیا جائے یا یہ کہ ماں کے ذکر میں باپ بھی داخل ہے

(۲) لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے یہ اسلام سے پہلے کی رسم تھی شریعت نے اسکو حرام کر دیا ہے اور کہا کہ لڑکی موجب عار نہیں بلکہ موجب برکت ہے۔

(۳) اپنے کو بے فائدہ بحث میں لگانا کہ چند آدمی ایک جگہ بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں اور غلط سلط واقعات اور لغو فضول باتوں میں مشغول ہوں۔

ترکیب

انَّ حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ اسم، حرم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، علیٰ جار، کم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، عقوق مضاف، الامھات مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، واؤ مضاف، البنات مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ ، منع مصدر مضاف، اس کا مضاف الیہ محذوف ما علیکم اعطاء ہٗ، ما موصولہ، علیٰ جار، کم مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے واجب محذوف کے، واجب صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، اعطاء مصدر مضاف، ہٗ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مئوخر، خبر مقدم مبتدا مئوخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول

صلہ مل کر مضاف الیہ منع کا، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، ھات مضاف الیہ، قول محذوف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مفعول بہ ہوا حرم کا، حرم فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کرہ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لکم جار مجرور متعلق فعل قیل، بتاویل لفظ مضاف الیہ ہوا قول محذوف کا، دونوں مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، قال بترکیب سابق معطوف اول، واؤ عاطفہ، کثرۃ السؤال مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، اضاعۃ المال مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مفعول بہ ہوا کرہ فعل کا، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر ان کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۱۱ انَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ

بے شک اعمال میں سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ کو یہ ہے کہ اللہ کی رضامندی کی خاطر کسی سے دوستی کرے اور اللہ کی رضامندی کی خاطر کسی سے دشمنی کرے

توضیح

اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرے اس کو حدیث میں بہترین عمل فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص نے کسی دین دار سے محبت کی تو اب عبادات وطاعات کو اپنانا آسان ہو جاتا ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ آدمی اپنے دوست کے مذھب پر ہوتا ہے جو وہ کرتا ہے وہی وہ کرتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ اللہ کیلئے محبت رکھنا اور اللہ کیلئے بغض رکھنا یہ اہم ترین عبادت میں سے ہے کہ اس کی برکت سے آدمی بہت سے گناہوں سے بچ کر اچھائیوں کے راستہ پر پڑ جاتا ہے

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، احب اسم تفضیل مضاف، الاعمال مضاف الیہ،الیٰ جار،لفظ اللہ ذوالحال،تعالیٰ فعل ماضی مثبت بتقدیر،قد ھو ضمیر مستتر فاعل،فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال،ذوالحال حال مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق احب کے،احب صیغہ اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر ان کا اسم، الحب مصدر ذوالحال،فی جار،لفظ اللہ مجرور ،جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر حال،ذوالحال حال مل کر معطوف علیہ،والبغض فی اللہ بترکیب سابق معطوف،معطوف علیہ معطوف مل کر خبر،ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۱۲ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَاوَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ

خبردار بے شک دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور جو اس کے قریب ہوں اور عالم و متعلم

لغات

ملعونة : صیغہ اسم مفعول باب فتح سے لَعَنَ يَلْعَنُ بمعنی لعنت کرنا اور رسوا کرنا. قال تعالیٰ مَلْعُوْنِيْنَ . والاہ : باب مفاعلہ سے والیٰ يُوَالِيْ بمعنی آپس میں دوستی کرنا

توضیح

لعنت کہتے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے دور کرنا مطلب حدیث کا یہ ہوا کہ دنیا اور جو چیز بھی انسان کو اللہ کے قریب ہونے سے روکے ان سب پر اللہ کی لعنت ہے۔ دنیا ملعون ہے: بہت سی روایات میں دنیا کی مذمت بیان کی گئی ہے مثلاً ایک روایت میں وارد ہے کہ اگر دنیا کی قیمت اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی پینے کا بھی نہ دیا جاتا۔

عالم کے فضائل سب ہی روایات میں بیان کئے گئے ہیں مثلاً ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء کرام سے فرمائے گا کہ اے گروہ علماء میں نے اپنا علم وحلم اس وجہ سے تم کو دیا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہاری مغفرت کروں۔ اسی طرح طالب علم کے فضائل بھی متعدد احادیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ طالب علمی میں تھا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے درمیان اور نبیوں کے درمیان صرف ایک ہی درجہ کا فرق ہوگا وہ نبوت کا درجہ ہوگا اور فرمایا کہ اس حال میں موت آجائے تو شہید ہوگا۔

ترکیب

الا حرف تنبیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، الدنیا ان کا اسم، ملعونۃ صیغہ اسم مفعول، ھی ضمیر مستتر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر اول، ملعون صیغہ اسم مفعول، ما موصولہ، فی حرف جار، ھا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثبت فعل محذوف کے، ثبت فعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر نائب فاعل ہوا ملعون کا، ملعون صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مستثنیٰ منہ، الا حرف استثناء، ذکر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ما موصولہ، والی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل ۂ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، عالم معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، متعلم معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے ملکر مستثنیٰ مفرغ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ مل کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۱۳ اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عَمَلِهٖ وَ حَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمَاً عَلَّمَهٗ وَ نَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ

اَوْ صَدَقَةٌ اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَ حَیٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ

بے شک مومن کو اس کی موت کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیز ملے گی (۱) ایسا علم جس کو اس نے لوگوں کو سکھایا اور پھیلایا ہو (۲) صالح اولاد جس کو اپنے بعد چھوڑا (۳) قرآن جو وارثوں کیلئے چھوڑا ہو (۴) مسجد جو اس نے بنائی ہو (۵) مسافر خانہ جس کو اس نے بنایا ہو (٦) نہر جسے اس نے کھدوایا ہو (۷) وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنی تندرستی اور زندگی میں اپنے مال سے نکالا ہو۔ ان سب کا ثواب اس کو مرنے کے بعد بھی پہنچے گا۔

لغات

یلحق: باب سمع سے لَحِقَ یَلْحَقُ بمعنی ملنا۔ حسناته: یہ حسنة کی جمع ہے بمعنی نیکیاں۔ نشرہ: باب ضرب اور نصر سے کھولنا اور پھیلانا۔ مصحفاً: جمع مصاحف آتی ہے بمعنی قرآن مجید۔ ورثه: وارث بنانا۔ بناہ: تعمیر کرنا مکان بنانا۔ قال تعالیٰ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا۔ نھر: بمعنی ندی جمع انہار۔ قال تعالیٰ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ۔

توضیح

پہلی چیز جس کا فائدہ انسان کو مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے وہ علم ہے جس کو اس نے لوگوں میں پھیلایا ہو اسی علم کا نام دوسری حدیث میں علم نافع رکھا گیا ہے کہ جس کے ذریعہ سے دوسرے کو بھی فائدہ پہنچے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ علم نافع سے دل منور ہو جاتا ہے اور دل سے پردہ اٹھ جاتا ہے جو مانع ہوتا ہے حقائق اشیاء کی معرفت و فہم کیلئے۔

دوسری چیز ولد صالح ہے ابن حجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ صالح سے مراد یہاں پر مومن ہے، ولد کے ساتھ صالح کی قید اس لئے لگائی کہ لڑکے کو برانگیختہ کرنا ہے کہ اسکو بھی چاہئے کہ نیک بنے اور دعا کرے۔ اگر چہ غیر صالح بھی دعا کرے تب بھی فائدہ ہوگا۔ یا صالح کی قید میں اس کی طرف

اشارہ ہو کہ والدین کے ذمہ ہے کہ اولاد کو نیک بنائیں۔

اسی طرح قرآن، نہر، مساجد کا بھی ثواب مرنے کے بعد انسان کو ملتا ہے مقولہ ہے الدال علی خیر کفاعلہ۔ "خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ کرنے والا"

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، من حرف جار ما موصولہ ، یلحق فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل ، المؤمن مفعول بہ، من جار، عمل مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، حسنات مضاف، ہٖ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا یلحق کے، بعد مضاف، موت مضاف الیہ مضاف ہٖ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا بعد کا، بعد اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل یلحق اپنے فاعل (ھو) مفعول بہ (المئومن) متعلق (من عملہ و حسناتہ) اور مفعول فیہ (بعد موتہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول (ما) صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن محذوف کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، علما موصوف، علم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ نشر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف، دونوں جملے مل کر صفت ہوئی علما موصوف کے، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ ، ولدا موصوف، صالحا صفت اول، ترک فعل، ھو ضمیر مستتر راجع بسوئے مؤمن اس کا فاعل ، ہٗ ضمیر مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ثانی ، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر معطوف اول، او عاطفہ ، مصحفا موصوف، ورث فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف ثانی، او عاطفہ ، مسجدا موصوف، بنا فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل ہٗ

مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف ثالث، او عاطفہ، بیتنا موصوف، ل جار، ابن مضاف، السبیل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مقدم بنا فعل، ھو ضمیر فاعل، ہٗ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف رابع، او عاطفہ، نہرا موصوف، اجرا فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف خامس، او عاطفہ، صدقۃ موصوف، اخرج فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ھا مفعول بہ، من حرف جار، مال مضاف، ہٗ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور متعلق اول ہوا اخرج فعل کا، فی جار، صحت مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، حیوۃ مضاف، ہٖ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف، معطوف، معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر اخرج کا متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف سادس، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفوں سے مل کر ان کا اسم مؤخر، ان اپنی خبر مقدم اور اسم مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ تلحق فعل مضارع معروف، ھی ضمیر مستتر راجع بسوئے اعمال مذکورہ فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، من حرف جار، بعد مضاف، موت مضاف الیہ مضاف، ہٖ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا بعد کا، بعد اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

۱۱۴ انَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد فاسق شخص کے ذریعہ بھی کرتے ہیں۔

لغات:۔ لیؤید: باب افعال سے قوی کرنا، ثابت کرنا

توضیح

اللہ تعالیٰ دین کی مدد فاسق وفاجر آدمی سے بھی لیتا ہے، یہاں پر رجل فاجر سے کیا مراد ہے اس بارے میں محدثین کے مختلف اقوال ہیں

(۱) جو نام ونمود کیلئے نیک کام کرتا ہو (۲) منافق شخص (۳) وہ شخص جو اچھے کام کے ساتھ ساتھ برے کام بھی کرتا ہے

بہرحال اس حدیث میں تنبیہ ہے ان مبلغین دین کیلئے جو دین کا کام کرتے ہیں کہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ ہم تو اللہ کے محبوب ہیں۔ اس لئے اللہ مجھ سے دین کا کام لے رہا ہے بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ جو یہ دین کا کام اللہ مجھ سے لے رہا ہے یہ تو محض اس کا فضل ہے۔ دوسری تنبیہ اس حدیث میں یہ ہے کہ دین کا کام کرنے والے ہر وقت اپنے بارے میں ڈرتے رہیں کہ معلوم نہیں کہ میرا شمار کہیں رجل فاجر میں تو نہیں کیونکہ اللہ تو دین کا کام رجل فاجر سے بھی لے لیتا ہے اس بات پر دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ اس دنیا میں ایک دو نہیں سینکڑوں لوگ ایسے ائے کہ ان کے بارے میں فسق کی نسبت کی گئی ہے مگر اللہ نے ان سے بھی دین کا کام خوب لیا۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللّٰہ ان کا اسم، ل تاکید، یؤید فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، ھذا اسم اشارہ، الدین مشار الیہ، اشارہ مشار الیہ مل کر مفعول بہ با حرف جار، الرجل موصوف، الفاجر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۱۱۵ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِى الْمَسَاجِدِ

بے شک قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگ مساجد (کی تعمیر) میں فخر کریں گے

لغات:۔ اشـراط: علامت، یہ جمع ہے شرط کی۔ السـاعة: وقت گھڑی یہاں پر مراد قیامت ہے قال تعالی: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔

توضیح

اسلام سادگی کو پسند کرتا ہے۔ اس حدیث میں قرب قیامت کی ایک علامت کو بیان کیا گیا ہے وہ یہ کہ لوگ اپنی مسجدوں کو خوب مزین کریں گے۔ اس جیسی احادیث سے علماء متقدمین استدلال کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ مسجد کو مزین و منقش نہ کیا جائے۔

مگر علماء متاخرین نے چند شرائط کے ساتھ مزین و منقش کرنے کی اجازت دی ہے جو فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کیونکہ جب لوگوں کے مکانات خوب مزین و منقش ہوں گے اور مساجد بالکل سادی رہیں تو اب اس کی وقعت و عظمت نہ ہوگی بلکہ تحقیر آجائے گی جو خطرے کی بات ہے صاحب التعلیق الصبیح فرماتے ہیں کہ اگر ہم مسجد نبوی ﷺ پر ایک نظر ڈالیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانے میں تو سادگی تھی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑیوں کے تھے اور جب حضرت عمرؓ نے اس کی مرمت کروائی تب بھی سادگی ہی رکھی مگر حضرت عثمانؓ نے اس مسجد کو وسیع بھی کروایا اور دیواروں پر منقش پتھر اور چھت پر سال کی لکڑی استعمال کروائی

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، مـن جار، اشـراط مضاف، السـاعة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کـائن محذوف کے، کـائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، ان ناصبہ مصدریہ، یتباھی فعل مضارع معروف

،الناس فاعل، فی جار،المساجد مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر ان کا اسم مؤخر، ان اپنی خبر مقدم اور اسم مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

انما: یہاں سے ان احادیث کا بیان ہے جنکے شروع میں "انما" ہوگا۔

۱۱۶ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ

بے شک نادانی کی بیماری کا علاج سوال ہے

لغات:۔شفاء: صحت یابی باب ضرب سے شَفٰی یَشْفِی صحت دینا۔قال تعالیٰ :فِيْهِ شِفَاء لِلنَّاسِ ۔العی: گفتگو میں عاجز، تھکنے والا باب سمع سے عَیِیَ یَعْیٰ اس کی جمع اعیاء آتی ہے۔

توضیح

انسان کو اللہ ورسول کے احکامات کیسے معلوم ہوں یہ اسی وقت ممکن ہے کہ آدمی خود ہی قرآن و حدیث اور فقہ سے معلوم کرے۔اگر اسمیں یہ استطاعت نہیں ہے تو اب وہ اہل علم کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حاصل کرے۔اس حدیث بالا کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث ہیں جن میں اہل علم سے سوال کرنے کی ترغیب معلوم ہوتی ہے مثلاً ایک روایت میں آتا ہے کہ علم وہ خزانہ ہے جس کی کنجیاں سوال کرنا ہے پس سوال کیا کرو (اہل علم سے) اس میں چار اشخاص کو ثواب ملتا ہے اول سوال کرنے والے کو دوم عالم کو سوم سننے والے کو چہارم جو اس سے محبت رکھتا ہو۔

ابو داوُدؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مسئلہ سیکھوں یہ میرے نزدیک پوری رات کی شب بیداری سے بہتر ہے۔حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ تعجب ہے مجھ کو اس شخص پر جو علم کے بارے میں جستجو نہیں کرتا ہے پھر اس کا نفس اس کو بزرگی کی طرف کیسے بلاتا ہے۔

اس حدیث سے علماء نے تقلید پر بھی استدلال فرمایا ہے کہ وہ بھی بیمار لوگوں کیلئے شفاء کا کام

دیتی ہے۔ یہی حدیث بالا کا حکم قرآن سے بھی معلوم ہوتا ہے فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔سوال کرو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے ہو

ترکیب

۔ انما ان حرف مشبہ بالفعل، ماکافه عن العمل شفاء مضاف ، العی مضاف الیہ ،مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، السئوال خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۱۷ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ

بے شک اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے

لغات:۔ خواتیم :انجام، نتیجہ، یہ خاتمہ کی جمع ہے باب ضرب سے خَتَمَ یَخْتِمُ بمعنی مہر لگانا۔ قال تعالیٰ: خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ۔

توضیح

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ اس بات سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ میرا کیا انجام ہونے والا ہے کیونکہ ایک آدمی پوری زندگی اسلام پر گزارتا ہے مگر اس سے کوئی ایسی نافرمانی سرزد ہوجاتی ہے جس سے اس کا خاتمہ بالخیر نہیں ہوتا اس کے برخلاف ایک فاجر شخص کو آخری وقت میں ہدایت مل جاتی ہے اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوجاتا ہے۔ مزید یہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات پر بھی آمادہ اور ابھارنا مقصود ہے کہ انسان کو چاہئے کہ طاعات میں لگا رہے اور سیئات سے آپنے آپ کو بچاتا رہے اور اس بات کا ہر عمل کے وقت گمان کرتا رہے کہ ممکن ہے کہ یہی عمل اس کی زندگی کا آخری عمل ہو۔ کسی کے بارے میں یقینی طور سے نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اس کا خاتمہ کیسا ہوگا سوائے انبیاء علیہم السلام کے کہ انکے بارے میں تو دلائل قطعیہ سے یہ بات ثابت ہے کہ انکا انجام بالخیر ہی ہوگا ان کے علاوہ سب کو ڈرنا چاہئے کہ انجام معلوم نہیں کن اعمال پر ہوجائے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ عن العمل ، الاعمال مبتدا، با جارہ، الخواتیم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق معبرۃ محذوف کے، معتبرۃ صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

۱۱۸ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ

بے شک قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے، یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

لغات

القبر : جمع قبور آتی ہے دفنانے کی جگہ۔ قال تعالیٰ : حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔
روضة : باغ جمع روض اور ریاض آتی ہے حفرة: بمعنی گڑھا جمع حُفر آتی ہے

توضیح

قبر کو جنت کا باغ بنانے اور جہنم کا گڑھا بنانے میں صرف انسان کے اعمال کو دخل ہے اس کے علاوہ اور کوئی چیز وہاں ساتھ نہ دے گی جیسے کہ منقول ہے کہ حضرت فاطمہؓ کے جنازے کو دیکھ کر حضرت ابوذر غفاریؓ نے قبر کو کہا، یَا قَبْرُ اَتَدْرِیْ مَنِ الَّتِیْ جِئْنَا بِهَا اِلَيْكَ هٰذِهِ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ زَوْجَةُ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى هٰذِهِ اُمُّ الْحَسَنَيْنِ۔ "اے قبر تجھ کو خبر بھی ہے کہ ہم کس کے جنازے کو لے کر آئے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہیں حضرت علیؓ کی بیوی ہیں اور حضرت حسن وحسین کی والدہ ہیں ۔قبر سے آواز آئی ہے یَا اَبَا ذَرٍّ مَااَنَا مَوْضِعُ حَسَبٍ وَ لَا نَسَبٍ اِنَّمَا اَنَا مَوْضِعُ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلَا يَنْجُوْ اِلَّا مَنْ كَثُرَ خَيْرُهٗ وَسَلِمَ قَلْبُهٗ وَ خَالَصَ عَمَلُهٗ ۔ اے ابوذر میں حسب ونسب کی

جگہ نہیں میں تو عمل صالح کی جگہ ہوں یہاں کامیاب نہیں ہوگا مگر وہ شخص جو خیر کو جمع کرے اور دل سالم اور اعمال خالص ہوں"

فقیہ ابو اللیث نے لکھا ہے کہ قبر چار اعمال سے جنت کا ٹکڑا بنتی ہے (۱) نماز کی پابندی سے (۲) صدقہ سے (۳) قرآن کی تلاوت سے (۴) تسبیحات کی کثرت سے

چار اعمال سے قبر جہنم کا گڑھا بنتی ہے (۱) جھوٹ بولنے سے (۲) خیانت سے (۳) چغلخوری سے (۴) پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے سے۔

ترکیب

ان حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ عن العمل، القبر مبتداء، روضۃ موصوف، من جار، ریاض مضاف، الجنۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا کائنۃ محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، او عاطفہ، حفرۃ موصوف، من جار، حفر مضاف، النار مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الجملۃ الفعلیۃ۔ اب مصنفؒ یہاں سے ایسی احادیث کو لائیں گے جن کے شروع میں فعل ہوگا۔﴾

۱۱۹ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْراً

قریب ہے کہ محتاجی کفر کا سبب بن جائے

لغات:۔ کاد: فعل ہے افعال مقاربہ میں سے۔ الفقر: محتاجی باب کرم سے بمعنی محتاج ہونا اس کی جمع فقراء آتی ہے۔ قال تعالیٰ: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ۔

توضیح

فقر اور افلاس جب انسان پر آتا ہے تو بسا اوقات یہ فقیر فقر سے گھبرا کر کفر کو اختیار کر لیتا ہے اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ (۱) فقر کیوجہ سے نظام الٰہی پر اعتراض کرنے لگ جاتا ہے (۲) اللہ کے آگے ہاتھ پھیلانے کی بجائے غیر اللہ کے سامنے دست دراز کرنے لگتا ہے (۳) کبھی شیطان اس کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ اکثر اللہ کو نہ ماننے والے بھی تو مالدار ہیں اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو اسکو دیکھ کر وہ کفر کی طرف مائل ہونے لگتا ہے اور حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ فقر و افلاس میں مسلمان کا امتحان مقصود ہوتا ہے کہ اس امتحان میں وہ اللہ کی طرف نگاہ جمائے رکھے اور غیر اللہ کے بجائے اللہ ہی سے مانگتا رہے تو یہی فقر و افلاس اس کیلئے ایمان کی پختگی اور ترقی درجات کا باعث ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ انسان پر فقر آئے تو امتحان سمجھ کر خوشی سے برداشت کر لے اور سمجھ لے کہ یہ امتحان چند دنوں کا ہے پھر راحت ہی راحت ہوگی۔

ترکیب

کاد فعل از افعال مقاربہ، الفقر اس کا اسم، ان ناصبہ مصدریہ، یکون فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اسکا اسم، کفرا خبر، یکون اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر کاد کی، کاد اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۲۰ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ

(قیامت کے دن) ہر بندہ کو اس حال میں اٹھایا جائے گا جس حال میں وہ مرا ہے۔

لغات:۔ یبعث: باب فتح سے بَعَثَ يَبْعَثُ بمعنی دوبارہ زندہ کرنا۔ اس لئے قیامت کو یوم البعث کہتے ہیں۔ قال تعالیٰ: يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا۔

توضیح

مطلب اس حدیث پاک کا یہ ہے کہ آدمی جس حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوگا اسی حالت میں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا اور اخروی معاملہ اسی کے مطابق ہوگا۔ یعنی اگر وہ اطاعت وعبادت کی حالت میں مرا تو فرمانبردار بندے کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ اگر گناہ اور معصیت کی حالت میں مرا تو نافرمان بندے کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا تو کامیابی اور ناکامی کا دارومدار خاتمہ پر ہوا اور کسی کو معلوم نہیں کہ میرا کیا انجام ہونے والا ہے تو ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دین کے کاموں میں مشغول رکھے تاکہ اگر موت آئے تو اسی حالت میں آئے اور دوسری طرف وہ اپنے حسن خاتمہ کیلئے دعا بھی مانگتا رہے جیسے کہ آپ ﷺ کی عادت شریفہ تھی۔

ترکیب

یبعث فعل مضارع مجہول، کل مضاف، عبد مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، علیٰ جار، ما موصولہ، مات فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، علی جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا مات کے، مات اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا یبعث کے، یبعث فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۲۱ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی بات کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو وہ بیان کرے

توضیح

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک ضابطہ اور اصول بیان فرمایا گیا ہے وہ یہ کہ جب تک کسی بات کی تحقیق نہ ہو جائے دوسرے کو بیان نہ کیا جائے۔ اگر اس اصول پر عمل ہو جائے تو بہت سی غلط فہمیاں اور جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں گے عموماً جھگڑے وغیرہ اسی وجہ سے وجود میں

آتے ہیں۔

اس حدیث میں دوسری طرف خود بات کہنے والے کو بھی تنبیہ فرمائی ہے کہ جب تک بات کی تحقیق نہ ہو جائے بات کو نہ پھیلایا جائے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بغیر تحقیق کے دوسرے کو بات کہہ دینے والا شخص بھی جھوٹا ہے یہ شخص بھی جھوٹ کی وعیدوں میں داخل ہوگا بہر حال اس حدیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جب تک کسی بات کا پورا علم اور تحقیق نہ ہو تو نہ خود اس پر عمل کرے اور نہ دوسرے کو بتائے نہ اس خبر کی تصدیق کرے ورنہ یہ شخص جھوٹ کی طرف منسوب کر دیا جائے گا۔

ترکیب

کفی فعل ماضی معروف، با زائدہ جار، المرء ممیّز، کذبا تمیز، ممیز تمیز مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، ان ناصبہ مصدریہ، یحدث فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، با جار، کل مضاف، ما موصولہ، سمع فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل یحدث کے، یحدث فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویلِ مصدر ہو کر فاعل ہوا۔ کفی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۲۲ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ

شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے سوائے قرض کے

لغات:۔ الدین: قرض جمع دیون آتی ہے باب ضرب سے دَانَ يَدِيْنُ بمعنی قرض دینا قال تعالیٰ: يُوْصِيْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٌ۔

توضیح

علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں دین سے مراد صرف قرض نہیں بلکہ حقوق العباد ہیں اب اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ کسی بندے کا کسی پر کوئی حق ہو خواہ مالی ہو یا غیر مالی یعنی کسی کو ناحق قتل کردیا ہو کسی کی غیبت کردی ہو یا اسی طرح سے اور کوئی کام کیا ہو تو یہ جرم کرنے والا شہید بھی ہو جائے تب بھی شہادت اس جرم کو اس سے نہیں دھوتی کیونکہ یہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے حقوق تو معاف کردیگا مگر حقوق العباد بغیر بدلہ کے معاف نہیں کرے گا

ترکیب

یغفر فعل مضارع مجہول، ل حرف جار، الشہید مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، کلُّ مضاف، ذنب مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء، الدین مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۲۳ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

جو شخص دینار کا غلام اور درھم کا غلام ہو اس پر لعنت کی گئی ہے

لغات: لعن: باب فتح سے لَعَنَ يَلْعَنُ بمعنی لعنت کرنا۔ قال تعالیٰ: لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ الدینار: سونے کا سکہ جمع دنانیر آتی ہے

توضیح

جو شخص مال کی محبت میں گرفتار ہو کر اللہ کی عبادت و اطاعت سے دوری اختیار کرے تو وہ گویا مال کا غلام بن گیا ہے جس طرح غلام آقا کی ہر بات کو مانتا ہے تو اسی طرح سے یہ شخص بھی مال کا ایسا ہی غلام بن گیا ہے تو ایسا شخص آہستہ آہستہ تمام بھلائیوں سے محروم ہوتا جاتا ہے

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جب روپیہ درہم دینار بنایا گیا تو شیطان نے اس کو بوسہ دیا اور کہا کہ جو اس سے محبت کرے گا وہ حقیقت میں میرا غلام ہوگا۔ اگر چہ انسان دنیا میں روپیہ پیسہ کے بغیر رہ نہیں سکتا شریعت یہ نہیں کہتی کہ روپیہ پیسہ سے تعلق بالکل ختم کر دیا جائے بلکہ یہ کہ اس کی محبت کو دل میں نہ لایا جائے۔ اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ مال میں فی نفسہ برائی ہے۔ برائی اس وقت ہوگی جب اس کی محبت دل میں ہو اور اگر دل میں اللہ کا خوف ہو تو مال داری میں کوئی حرج نہیں جیسے کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ اس کی مالداری میں کوئی حرج نہیں جو اللہ سے ڈرنے والا ہو۔

ترکیب

لعن فعل ماضی مجہول، عبد مضاف، الدینار مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لعن فعل ماضی مجہول، عبد مضاف، الدرھم مضاف الیہ دونوں مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہو۔

۱۲۴ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

دوزخ کو خواہشات سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو مشقتوں سے ڈھانپا گیا ہے

لغات

حجبت: باب نصر سے حَجَبَ يَحْجُبُ بمعنی چھپانا، حائل ہونا۔ الشهوات: بمعنی خواہشات یہ شھوۃ کی جمع ہے۔ باب نصر اور سمع سے خواہش کرنا۔ رغبت شدید کرنا۔ قال تعالیٰ: وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ۔ المکارہ:۔ یہ المکرہ کی جمع ہے باب سمع سے كَرِهَ يَكْرَهُ بمعنی ناپسند کرنا۔ قال تعالیٰ: طَوْعاً اَوْ كَرْهاً۔

توضیح

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جس کو جنت کا شوق ہو وہ شھوات سے دور رہے۔خلاصہ کلام یہ ہوا کہ آدمی کو چاہئے کہ اپنی خواہشات وجذبات کو روکے رکھے کہ مرنے کے بعد جنت میں اللہ تعالیٰ اس کی تمام خواہشات وجذبات کو پورا کرے گا اور اگر اس نے اپنی خواہشات کو دنیا میں پورا کرنے کی کوشش کی تو اب نہ دنیا میں اسکی خواہشات وجذبات پورے ہونگے اور نہ مرنے کے بعد پورے کئے جائیں گے۔

ترکیب

حجبت فعل ماضی مجہول، النار نائب فاعل، با جار، الشھوات مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واوٗ عاطفہ ،حجبت فعل مجہول، الجنۃ نائب فاعل، با جار، المکارہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل مجہول، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ۔

۱۲۵ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشُبُّ مِنْهُ اِثْنَانِ اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ

انسان خود تو بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسکی دو چیزیں جوان اور قوی ہو جاتی ہیں، مال جمع کرنے کی حرص اور درازی عمر کی آرزو۔

لغات:۔ یَھْرَمُ : باب سمع سے ھَرِمَ یَھْرَمُ بمعنی کمزور ہونا۔ یشب: باب ضرب سے شَبَّ یَشَبُّ جوان ہونا

توضیح

آدمی جتنا بوڑھا ہوتا جاتا ہے اسمیں دو چیزیں زیادہ ہوتی رہتی ہے اول کثرت مال کی حرص

دوم مزید زندگی کی امید۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جب آدمی اپنے نفس کو علم وعمل کے ذریعہ محفوظ اور پاکیزہ نہ کرے تو وہ خواہشات وجذبات میں گرفتار ہوجاتا ہے اور پھر خواہشات وجذبات کی تکمیل مال اور عمر کے بغیر نہیں ہوسکتی۔

دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ بڑھاپے میں انسان کی خواہشات وجذبات جوں کے توں رہتے ہیں مگر وہ قوت عقلیہ جو قوت شہوانیہ کو قابو کرتی تھی وہ کمزور ہوجاتی ہے تو پھر وہ اسکو دفع نہیں کرسکتی۔

ترکیب

یھرم فعل مضارع معروف، ابن مضاف، آدم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یشب فعل مضارع معروف، من جار، ہٗ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، اثنان مبدل منہ، الحرص مصدر ذوالحال، علیٰ جار، المال مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف، کائنا صیغہ اسم فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر حال، ذوالحال حال مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الحرص علی العمر بترکیب سابق معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف۔

۱۲۶ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنْ اُحْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهُ

بہترین شخص عالم دین ہے اگر اس کی طرف حاجت محسوس کی جائے تو وہ نفع پہنچادے اور اگر اس سے بے پروائی کی جائے تو وہ بھی اپنے کو ان سے مستغنی رکھے

لغات:۔ الفقیہ : سمجھدار عالم اسکی جمع فقہاء آتی ہے احتیج محتاج ہونا باب نصر سے حاجَ یَحُوجُ محتاج ہونا، استغنیٰ: بے نیاز ہونا، اکتفاء کرنا۔ باب سمع سے غَنِیَ یَغْنٰی

توضیح

مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ اس حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ علماء اپنے آپکو عوام الناس سے بالکل ہی بے تعلق کرلیں اور اپنے علم سے مخلوق خدا کو محروم رکھیں بلکہ یہ ہے کہ جب لوگ ان کے پاس دینی ضرورت کی بناء پر آئیں تو ان لوگوں کو ان کے مسائل بتائیں اور ان کی اصلاح ان پر لازم وضروری ہے بشرطیکہ وہاں کوئی دوسرا عالم بھی نہ ہو

اور اگر اس کے برعکس معاملہ ہو کہ لوگ ہی ان کے پاس نہیں آتے دین کی عظمت وقدر نہ ہونے کی وجہ سے یا وہاں پر دوسرا عالم ہے جو ان لوگوں کی دینی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کافی ہے تو اب اس عالم کو اجازت ہے کہ اپنے اوقات کو عبادت خداوندی، مطالعہ تصنیف وتالیف میں مشغول رکھے یا کسی اور طرح سے دین کی خدمت کرے۔

ترکیب

نعم فعل مدح، الرجل فاعل، الفقیہ صفت مشبہ، ھو ضمیر مستتر فاعل، فی جار، الدین مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا صفت مشبہ کے، صفت مشبہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مخصوص بالمدح، فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ان حرف شرط، احتیج فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر فاعل، الیٰ جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، نفع فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ، واؤ عاطفہ، ان شرطیہ، استغنیٰ فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر غائب فاعل، عن جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اغنیٰ فعل ماضی معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، نفس مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۱۲۷ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ

مردے کے ساتھ قبر تک تین چیزیں جاتی ہیں۔ان میں سے دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور اس کے ساتھ ایک چیز باقی رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے رشتہ دار اور اس کا مال اور اس کا عمل جاتا ہے لیکن اسکے رشتہ دار اور اس کا مال واپس آجاتے ہیں اور اسکے ساتھ اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔

لغات:۔ یتبع :باب سمع سے تَبِعَ یَتْبَعُ بمعنی ساتھ چلنا، پیچھے چلنا۔ قال تعالیٰ: صَدَقَةٌ یَتْبَعُهَا اذیً۔

توضیح

مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جس طرح دنیاوی زندگی میں کوئی شخص ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتا ہے تو اسی کے مناسب توشہ تیار کرتا ہے جتنا طویل سفر ہوتا ہے زادراہ اسی کے بقدر تیار کرتا ہے تو اسی طرح آدمی کو آخرت کی طرف سفر کرنا اور پھر وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے تو عقلمند آدمی وہاں کیلئے بھی توشہ تیار کرتے ہیں۔اس حدیث میں بڑے لطیف انداز سے اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ انسان دنیا میں رہ کر جو چاہے کرلے مگر ایک دن آخرت کی طرف سفر کرنا ہی پڑے گا اور ساری چیزیں یہاں ہی چھوڑ کر جانا ہوگا۔ مال وعیال قبر تک ساتھ چھوڑ کر واپس آجائیں گے (عرب میں مال کو بھی قبرستان میں لے جانے کا رواج تھا) اور اعمال ہی ایک ایسا ساتھی ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گا اور حشر تک ساتھ جائے گا۔

ترکیب

یتبع فعل مضارع، المیت مفعول بہ ، ثلثۃ فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، فا عاطفہ، یرجع فعل، اثنان فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، واؤ عاطفہ ، یبقی فعل مضارع، مع مضاف، ہٗ مضاف الیہ، دونوں مل کر جملہ فعلیہ مفعول فیہ ، واحد فاعل، فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوفہ ہوا، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف جملوں سے مل کر مبین ، یتبع فعل مضارع، ہٗ ضمیر مفعول بہ، اهله مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ مال مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، عمل مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر فاعل یتبع فعل کا، یتبع اپنے مفعول اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، فا عاطفہ، یرجع فعل مضارع، اهله مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ ، ماله، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ، واؤ عاطفہ ، یبقی فعل مضارع، عمل مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ، جملہ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف جملوں سے مل کر پہلے جملے کا بیان ہوا۔ مبین بیان مل کر جملہ بیانیہ ہوا۔

۱۲۸ كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثاً هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ

بہت بڑی خیانت ہے تم اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کرو جسمیں وہ تم کو سچا سمجھے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔

لغات:۔ کبرت: باب کرم سے بمعنی مرتبہ ہونا۔ قال تعالیٰ كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ خیانة: باب نصر سے خَانَ يَخُوْنُ بمعنی امانت میں خیانت کرنا۔

توضیح

شریعت کا منشاء یہ ہے کہ آدمی صاف گو ہو جو بات بھی کرے صاف کرے گول مول بات کرنے سے بھی منع فرمایا گیا ہے کہیں آدمی جھوٹ جیسی سنگین برائی میں مبتلا نہ ہو جائے ۔ جھوٹ بولنے کے بارے میں آپ ﷺ نے مختلف احادیث میں مختلف وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں ۔ ایک روایت میں ارشاد ہے کہ جھوٹ بولنے کیوجہ سے آدمی کے رحمت کے فرشتے اس سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے۔

جھوٹ بولنا ہر حال میں ہر موقع پر اور ہر شخص کے ساتھ منع ہے لیکن بعض صورتوں میں تو اس کی سنگینی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے ان صورتوں میں سے ایک صورت حدیث بالا میں بھی ارشاد فرمائی گئی ہے کہ کوئی آدمی تم پر پورا بھروسہ اور اعتماد کرے کہ واقعی جو کچھ تم کہہ رہے ہو بالکل سچ ہی کہہ رہے ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ تم اس کے اعتماد اور حسن ظن سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس سے جھوٹ بولو اور اس کو دھوکہ دو۔

ترکیب

کبرت فعل ماضی معروف، ضمیر ھی مستتر مبہم ممیز، خیانۃ تمیز، ممیز اور تمیز مل کر مفسر، ان ناصبہ مصدریہ، تحدث فعل مضارع معروف، انت ضمیر مستتر فاعل، اخا مضاف، ك مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال، ھو مبتداء، لک جار مجرور مل کر متعلق مقدم ہوا مصدق کا، مصدق صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ ، انت ضمیر مستتر مبتداء، بہ جار مجرور مل کر متعلق مقدم ہوا کاذب کا، کاذب صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف اور معطوف علیہ مل کر حال، ذوالحال (اخاك) اور حال مل کر مفعول اول، حدیثا مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر، مفسر تفسیر مل کر فاعل، کبرت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۲۹ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ

ذخیرہ اندوزی کرنے والا بندہ بہت برا ہے اگر اللہ نرخوں کو کم کرتا ہے رنجیدہ ہوتا ہے اور اگر نرخوں میں مہنگائی ہوتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے

لغات:۔ المحتکر:۔ باب افتعال سے صیغہ اسم فاعل مہنگا بیچنے کیلئے روکنے والا۔ ارخص: بھاؤ، ستا باب کرم سے رَخُصَ یَرْخُصُ بمعنی ست ہونا الاسعار: یہ جمع ہے سعر کی بمعنی بھاؤ، نرخ

توضیح

احتکار کے لغوی معنی غلہ کو مہنگا فروخت کرنے کی نیت سے ذخیرہ اندوزی کرنے کے ہیں شریعت کی اصطلاح میں ایسی چیز کو مہنگا بیچنے کی نیت سے روکنا جس کا تعلق انسان یا حیوان کی غذا کے ساتھ ہو۔

(۱) اگر بڑا شہر ہے وہاں پر احتکار کرنے سے کسی قسم کا نقصان نہ ہو تو جائز ہے (۲) اپنی زمین کے غلہ کا احتکار کرے جائز ہے (۳) کوئی تاجر کسی دوسرے شہر سے غلہ خریدے اور اس کا احتکار کرے جائز ہے

اسمیں قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ احتکار کرنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو اب احتکار کرنا گناہ ہوگا ورنہ نہیں۔

ترکیب

بئس فعل ذم، العبد فاعل، المحتکر مخصوص بالذم، فعل اپنے فاعل اور مخصوص بالذم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، ان حرف شرط، ارخص فعل ماضی، لفظ اللّٰہ فاعل، الاسعار مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، حزن فعل ضمیر اسکا فاعل

فعل اپنے فاعل سے ملکر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، وان اغلاھا فرح بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ ہوا، جملہ معطوفہ اور معطوف علیہ مل کر جملہ اولیٰ کا بیان ہوا۔

﴿نوع اخر من الجملة الفعلية ۔ یہاں سے مصنف ایسی احادیث کو لائیں گے جن کے شروع میں فعل ہو اور فعل کی ابتداء لانفی سے ہو۔﴾

۱۳۰ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

چغلخور جنت میں داخل نہ ہوگا

لغات:۔ قتات: چغلخور باب نصر سے قَتَّ يَقُتُّ بمعنی جھوٹ بولنا

توضیح

چغلخوری کی عادت ان سنگین گناہوں میں سے ہے کہ کوئی آدمی اس گندی اور شیطانی عادت کیساتھ جنت میں نہ جا سکے گا۔ اس کا مطلب محدثین یہ فرماتے ہیں کہ چغلخور ابتداء میں جو لوگ داخل ہونگے ان لوگوں کے ساتھ یہ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ چغلخوری تین خبیث خصلتوں کا مجموعہ ہے اور یہ تینوں ذلت کی بنیاد اور ارکان ہیں (۱) جھوٹ (۲) حسد (۳) نفاق

ایک روایت میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن بدترین آدمی دو چہروں والا چغلخور ہوگا جو ایک کے پاس ایک چہرے کے ساتھ آتا ہے اور دوسرے کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ جاتا ہے

ترکیب

لا يدخل فعل مضارع منفی معروف، الجنة مفعول فیہ، قتات فاعل، فعل اپنے فاعل

اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۱ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

لغات:۔ قاطع: باب فتح قَطَعَ يَقْطَعُ بمعنی کاٹنا اور جدا کرنا۔ قال تعالیٰ: فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا

توضیح

قطع تعلق پر بہت سی روایات میں سخت سے سخت وعیدیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں ایک روایت میں ہے کہ بغاوت اور قطع رحمی دو ایسے گناہ ہیں جن پر دنیا اور آخرت دونوں میں عذاب دیا جاتا ہے مسند احمد میں ہے کہ انسانوں کے اعمال ہر جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں مگر قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا۔ ابن حبانؒ کی ایک روایت میں آتا ہے کہ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہونگے۔

(۱) شرابی (۲) قطع رحمی کرنے والا (۳) جادوگر

بہرحال حدیث بالا بھی اسی کے متعلق ہے جسمیں ارشاد ہے کہ قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

علامہ نوویؒ نے شرح مسلم میں اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ یہ روایت اس شخص کے بارے میں ہے کہ جو جاننے کے باوجود قطع رحمی کرے اور حقوق ادا نہ کرے تو اس نے یہ کام حرام کیا اور اگر وہ کسی شرعی عذر کیوجہ سے قطع تعلق کرتا ہے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہوگا

۱۳۲ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جا سکتا

لغات:۔ یلدغ: باب فتح سے لَدَغَ يَلْدَغُ بمعنی ڈسنا۔ جحر: سوراخ اور بل اسکی جمع

انجار آتی ہے باب فتح سے جَحَرَ یَجْحَرُ بمعنی سوراخ میں داخل ہونا۔

توضیح

اس حدیث میں ایک حکیمانہ اصول بیان کیا جارہا ہے کہ مومن کی شان یہ ہوتی ہے کہ دین کے دشمن کے عہد شکنی اور سرکشی سے بار بار چشم پوشی نہیں کرتا تا کہ دشمن دین اس دھوکہ میں نہ آئیں کہ یہ دیندار ایسے بے وقوف ہوتے ہیں۔

زمانہ رسالت میں ایک شاعر جسکا نام ابوعزہ تھا۔ وہ اپنے اشعار میں مسلمانوں کی خوب ہجو کیا کرتا تھا مگر جب غزوہ بدر ہوا اس میں قیدیوں کے ساتھ یہ شاعر بھی گرفتار ہوکر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ اس نے معافی مانگی آپ ﷺ نے اس سے عہد واقرار لے کر اس کو چھوڑ دیا مگر اس کی ازلی شقاوت کی وجہ سے اس نے پھر وہی پرانی حرکت شروع کردی۔ یہ شاعر پھر غزوہ احد میں گرفتار ہوکر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا پھر اس نے آپ ﷺ کے سامنے بہت عہد و پیمان کئے مگر آپ ﷺ نے اس کو اس مرتبہ معاف نہیں فرمایا اور اس کو قتل کردیا اور جب بعض لوگوں نے اس کی سفارش کرنی چاہی تو آپ ﷺ نے اس موقعہ پر حدیث بالا ارشاد فرمائی

ترکیب

لا یلدغ فعل مضارع مجہول، المؤمن نائب فاعل ، من حرف جار، جحر موصوف ،واحد صفت، موصوف صفت مل کر ممیز، مرتین تمیز، ممیز تمیز مل کر مجرور ہوا من جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کا، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۳ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں

لغات:۔ جار: پڑوسی جمع جیران آتی ہے بوائقه: شروفساد باب نصر سے بمعنی لڑائی جھگڑا کرنا

توضیح

ہمسایوں کے حقوق کا اندازہ اس حدیث بالا سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ امت پر کتنے شفیق ومہربان تھے اور یہ ارشاد کیسے جلال سے معمور ہے۔ نبوت کی زبان میں کسی عمل کی سخت تاکید اور دین میں اس کی انتہائی اہمیت جتانے کے لئے آخری تعبیر یہی ہوئی ہے کہ ہمسایوں کے حقوق میں کوتاہی کرنے والا مومن نہیں یا وہ جنت میں نہیں جا سکے گا۔

ہمسایوں کے بارے میں احادیث میں تاکید:۔ پڑوسی کے حقوق کی نگہداشت رکھنے کی احادیث مقدسہ میں بہت تاکید آئی ہے مثلاً ایک روایت میں نبی کریم ﷺ کا بیان ارشاد ہے کہ جبرائیل علیہ السلام پڑوسی کے حقوق کے متعلق اس قدر تاکید فرماتے ہیں کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ اسے وارث بنا کر چھوڑیں گے۔

حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ پڑوسی کا اچھا ہونا تکلیف نہ دینے کا نام نہیں بلکہ پڑوسی کی اچھائی یہ ہے کہ ہمسائے کی ایذاء پر صبر کرے

خلاصہ یہ ہوا کہ ایمان والوں کے لئے لازم ہے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ برتاؤ اور رویہ ایسا شریفانہ رکھیں کہ وہ اس کی طرف سے بالکل مطمئن اور بے خوف رہیں

ترکیب

لا یدخل فعل مضارع معروف، الجنۃ مفعول فیہ، من موصولہ، لا یأمن فعل مضارع معروف، جار مضاف، ہٗ مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل، بوائق مضاف، ہٗ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر فاعل ہوا، لا یدخل کا، لا یدخل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۴ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِّيَ بِالْحَرَامِ

جنت میں وہ بدن داخل نہیں کیا جائیگا جس کی حرام غذا سے پرورش کی گئی ہو

لغات: غذی: باب نصر سے غَذیٰ یَغذُو بمعنی خوراک دینا۔ جسد: اسکی جمع اجساد آتی ہے بمعنی بدن انسانی

توضیح

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کی حرام مال سے نشو ونما ہوئی ہو تو ایسا شخص جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل نہیں ہو سکے گا

اگر کھانے سے پہلے معلوم ہو جائے کہ یہ کھانا حرام ہے تو اب وہ اس کو نہ کھائے اور اگر کھانے کے بعد معلوم ہوا تو اب قے کر دے جیسے کہ ایک مرتبہ ابو بکر صدیقؓ نے اپنے غلام کی کہانت کی کمائی کا دودھ پی لیا معلوم ہونے پر ابو بکر صدیقؓ نے فوراً قے کر دیا اور ساتھ ساتھ یہ دعا کرتے رہے کہ الٰہی میں تیرے سامنے عذر کرتا ہوں اس دودھ سے جو رگوں اور آنتوں میں رچ گیا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتے جس نے حرام سے پیٹ کو بھرا ہو۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ جو شخص اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ میری غذا کہاں سے آئی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کو دوزخ کے کس دروازے سے داخل کرے۔

اکل حرام کا کفارہ: اگر کسی نے حرام مال کھا لیا ہو تو اب اس کیلئے یہ ہے کہ وہ سچے دل سے ندامت و شرمندگی سے توبہ کر لے اور دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیں

ترکیب

لا یدخل فعل مضارع، الجنۃ مفعول فیہ، جسد موصوف، غذی فعل مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، با جار، الحرام مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل اپنے مفعول فیہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۵ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعاً لِمَا جِئْتُ بِهٖ

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس چیز کے تابع نہ ہو جائے جسکو میں لے کر آیا ہوں

توضیح

مذکورہ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی ایمان اور اسکی برکات جب ہی نصیب ہونگی جب کہ نفسی میلانات اور اسکے جی کے چاہتیں کلی طور پر ہدایت نبوی ﷺ کے تابع اور ماتحت ہو جائیں اور اسکی زندگی کا ہر ہر پہلو خواہ اس کا تعلق اعتقادات سے ہو یا عبادات سے ہو یا عادات سے سب میں ہی دین وشریعت کارفرما ہوں۔تو ایسا شخص کامل ایمان والا ہوگا اور جو ایسا نہ کرے تو اسکا ایمان کامل نہیں ہوگا۔اس حدیث میں اصل ایمان کی نفی نہیں ہے۔ بلکہ بقول علامہ تورپشتیؒ کے نفی کمال ایمان پر محمول ہے جب آدمی نے سرورعالم محمد مصطفی ﷺ کو اپنے نبی ہونے کا اقرار کر لیا تو اب انکے بتائے ہوئے طرز زندگی اور طریق بندگی کو اختیار کرنا ضروری ہوگا۔تو جس چیز کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے خواہ اس پر عمل کرنے کو دل چاہے یا نہ چاہے اس پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔ اور اسی طرح جن چیزوں سے آپ ﷺ نے روکا ہے خواہ وہ نفس کے تقاضے کے خلاف ہی ہو مگر اب یہ نفس کے تقاضے کو آپ ﷺ کے ارشاد کے تابع کرے گا۔

ترکیب

لا یؤ من فعل مضارع، احد کم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، حتی حرف جار، یکون فعل مضارع ناقص منصوب بتقدیر ان، ھو اہ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم، تبعا صیغہ صفت، ل جار، ما موصولہ، جئت فعل با فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا تبعا کے، تبعا صیغہ اسم صفت اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ بتاویل مصدر (بوجہ ان مقدر) ہو کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق

ہوا لا یؤمن کے، لایؤمن فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۶ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِماً

کسی مسلمان کے لئے یہ بات حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے

لغات:۔ یروع: ڈرانا باب نصر سے رَاعَ یَرُوْعُ بمعنی گھبرا دینا

توضیح

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور تمام مخلوق کو انسان کیلئے پیدا کیا اور انسان کے تمام اعضاء واجزاء کو محترم ومکرم قرار دے کر احترام آدمیت کی ھدایت فرمائی کہ ہر ایک دوسرے کی عزت واحترام کرے اور اس کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دے بلکہ کوئی ایسی حرکت بھی نہ کرے جس سے آدمی ڈر جائے۔

اسلام کے معاشرتی نظام کی بنیاد اس بات پر ہے کہ تمام انسان آپس میں محبت وشفقت کا سلوک رکھیں۔ ایک دوسری روایت میں مسلمانوں کی مثال اس طرح دی گئی ہے اَلْمُؤْمِنُوْنَ کَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ وَاِنِ اشْتَکٰی رَأْسُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ

"سارے مومن مثل ایک آدمی کے ہیں اگر اس کی آنکھ میں تکلیف ہو تو اس کے سارے اعضاء کو تکلیف ہوتی ہے اگر سر میں تکلیف ہو تو سارے اعضاء میں تکلیف ہوتی ہے" اور کوئی بھی ایسی تکلیف ہو تو وہ بھی اس حدیث سے حرام معلوم ہوتی ہے۔

ترکیب

لا یحل فعل مضارع منفی، ل جار، مسلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، ان ناصبہ مصدریہ، یروع فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، مسلما مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل ہوا لا یحل کا، فعل اپنے فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۷ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتاً فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ

فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو

لغات:۔ ملٰئکہ: یہ جمع ہے ملک کی بمعنی فرشتہ کلب: کتا جمع کلاب اور اکلب آتی ہے تصاویر: یہ جمع ہے تصویر بمعنی بت اور مجسمہ۔

توضیح

کتا یا تصویر والا گھر رحمت کے فرشتوں کے دخول کیلئے مانع ہوتے ہیں مگر عذاب والے فرشتوں کیلئے مانع نہیں ہوتے۔ اس حدیث میں ملائکہ سے مراد وہ فرشتے نہیں جو انسان کی حفاظت ونگرانی اور اعمال لکھنے پر مامور ہیں کیونکہ ایسے فرشتے تو ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتے ہیں وہ کبھی بھی جدا نہیں ہوتے۔

فرشتے صفائی پسند ہوتے ہیں بخلاف کتوں کے کہ وہ گندگی کو پسند کرتے ہیں اسی طرح فرشتے انسان کیلئے استغفار اور نزول رحمت کیلئے سبب ہوتے ہیں اور کتے رحمت کے دور کرنے کیلئے سبب بن جاتے ہیں۔

ترکیب

لا تدخل فعل مضارع معروف، الملٰئکۃ فاعل، بیتا موصوف، فی جار، ہٗ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثبت فعل محذوف کے، کلب معطوف علیہ، واو عاطفہ، لا زائدہ برائے تاکید نفی، تصاویر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر فاعل ثبت فعل محذوف کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۸ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کو اس کے باپ اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں

توضیح

جب کسی نے حضور اکرم ﷺ کو اپنا نبی تسلیم کرلیا تو اب رسول کریم ﷺ کی محبت جب تک اس کے دل میں سب سے زیادہ نہ ہو تو اس شخص کو آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا مشکل ہوگا اس لئے اس حدیث میں فرمایا گیا کہ نبی کریم ﷺ سے محبت سب سے زیادہ ہو یہاں تک کہ اپنے والد اور اولاد سے بھی زیادہ۔ اگر اس کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت ان سب سے زائد نہ ہوگی تو اب ان سب کی وجہ سے یہ نبی کریم ﷺ کے احکامات کو بالائے طاق رکھ دے گا نیز یہاں پر محبت سے مراد بقول علامہ خطابیؒ کے محبت عقلی ہے نہ کہ طبعی ہوسکتا ہے کہ کسی کو طبعاً اپنی اولاد وغیرہ سے زیادہ محبت ہو۔

ترکیب

لا یؤمن فعل مضارع معروف، احدکم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، حتی جار، اکون فعل مضارع ناقص منصوب بتقدیر ان، انا ضمیر مستتر اس کا اسم، احب صیغہ اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الیہ جار، مجرور مل کر متعلق احب، من جار، والدہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ولدہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، الناس مؤکد، اجمعین تاکید، مؤکد تاکید مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی ہوا، احب کے، احب صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر فعل ناقص اکون کی، اکون اپنے اسم اور خبر سے مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ بتقدیر ان مصدر کی تاویل ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لا یــؤمــن کے، لا یئو من اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۹ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

کسی مسلمان کیلئے یہ بات حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے اگر کسی نے ایسا کیا اور اسی حال میں مر گیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

لغات:۔ یہجر: باب نصر سے هَجَرَ يَهْجُرُ بمعنی قطع تعلق کرنا

توضیح

اس حدیث پر بھی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت مطہرہ نے انسان کی طبیعت و مزاج کا کتنا خیال رکھا ہے۔ تین دن کی قید لگائی کیونکہ عموماً انسان کا غصہ تین دن میں ٹھنڈا یا کم از کم ہلکا ضرور ہو جاتا ہے۔ اگر شریعت تین دن سے پہلے ملنے کا حکم دیتی تو یہ انسانی طبیعت پر بہت شاق گزرتا۔

کسی دینی مصلحت کی وجہ یا کسی دنیوی نقصان کیوجہ سے بات چھوڑ دی تو اب اس میں تین دن کی قید نہیں ہوگی مگر علماء فرماتے ہیں اس کنارہ کشی میں بھی اچھے انداز کو اختیار کرے یہ نہیں کہ اس کی غیبت اور اس پر عیب لگاتا پھرے اس سے قطع تعلق اس وقت تک رہے جب تک وہ دل سے توبہ نہ کرلے جیسے غزوہ تبوک میں تین صحابہ کرامؓ کے شرکت نہ کرنے پر ان سے پچاس دن تک قطع تعلق کیا گیا اور پھر جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو پھر سے صحابہ کرامؓ نے ان سے ملنا جلنا شروع کیا۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ نے اپنے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ سے ایک مسئلہ کیوجہ سے ایک عرصہ تک بات چیت بند کردی تھی۔ عبداللہ بن عمرؓ نے بھی اپنے بیٹے بلال سے ایک دینی بات کی وجہ سے ترک ملاقات اختیار کرلی تھی۔ بہر حال اس نوع کے سینکڑوں واقعات ملیں گے جس سے معلوم

ہوتا ہے کہ کسی دینی معاملہ کی وجہ سے تین دن سے زائد بھی خفگی رکھی جاسکتی ہے مگر اسمیں نیت صادق ہو کوئی نفسیاتی خواہش یا دنیوی غرض شامل نہ ہو۔

ترکیب

لا یحل فعل مضارع معروف، ل جار، مسلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل ان ناصبہ مصدریہ، یھجر فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، اخاہ مضاف امضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فوق مضاف، ثلث مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل ہوا لا یحل کا، لا یحل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ من شرطیہ۔ ھجر: فعل، ضمیر فاعل۔ فوق ثلث: مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر معطوف علیہ۔ فاء: حرف عطف۔ مات: فعل ضمیر فاعل سے مل کر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ سے ملکر شرط۔ دخل النار: فعل فاعل مفعول سے مل کر جزاء، شرط جزا سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۱۴۰ اَلَا لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِنْهُ

خبردار! کسی کا بھی مال (کسی دوسرے شخص کیلئے) اس کی مرضی اور خوشی کے بغیر جائز نہیں۔

لغات:۔ امرئ: مرد۔ طیب: باب نصر سے طَابَ یَطُوْبُ بمعنی خوش گوار ہونا۔

توضیح

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی کسی سے اس طرح کوئی چیز مانگے کہ مخاطب کو دینے کے سوا چارہ کار نہ ہو۔ مثلاً مانگنے والا کوئی صاحب اقتدار ہو یا ذی وجاہت ہو۔ مخاطب اس کی شخصیت کے دباؤ میں آ کر وہ چیز اس کو دے تو یہ اس کے لئے جائز نہیں ہوگا اور مانگنے والے کے لئے اس چیز کا استعمال جائز نہیں ہوگا۔ اس کا حکم یہ ہوگا وہ اس چیز کو لوٹا دے گا یا معاف کروالے۔

ایک حدیث مبارکہ میں ایسے ہی شخص کو مفلس کہا گیا ہے جو قیامت کے دن نیکیاں تو بہت سی

لے کر حاضر ہوگا مگر کسی کے مال کو غصب کیا ہوگا یا کسی کا خون بہایا ہوگا تو اسکی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کردی جائیں گی اور جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گے تو ان لوگوں کے گناہوں کو اسکے اوپر ڈال کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

ترکیب

الا حرف تنبیہ ، لا یحل فعل مضارع، مال مضاف، امرئ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل، الاف استثناء لغو، ب جار، طیب مصدر مضاف ،نفس مضاف الیہ ، من جارہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا طیب کے، طیب مصدر اپنے متعلق اور مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۴۱ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍ

رحمت وشفقت نہیں نکالی جاتی مگر بدبخت کے دل سے

لغات: تنزع :باب ضرب سے نَزَعَ یَنْزِعُ بمعنی نکالنا شقی :باب سمع سے شَقِيَ یَشْقیٰ بمعنیٰ بدبخت ہونا۔

توضیح

شقی کا معنی بدبخت مگر یہاں مراد فاسق اور کافر ہے۔ فاسق اور کافر گناہوں کے باعث اپنے دل کو اتنا سخت بنالیتا ہے کہ اس کے بعد اس کے دل سے فطری چیز یعنی رحمت وشفقت کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے خاص بندوں پر اپنا خصوصی انعام ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ اور ھارون علیہما السلام کو بھی اسی شفقت کی ھدایت کی جب فرعون کی طرف بھیجا قال تعالیٰ : فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۔ "بس کہو اس سے بات نرم شاید وہ سوچے یا ڈرے"۔ خود حضور علیہ کی نرمی ملاطفت کو ان الفاظ سے قرآن میں توصیف فرمائی ہے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۔"بس اللہ ہی کی رحمت ہے جوتو نرم دل مل گیا ان کو اور اگر تو ہوتا تند خو سخت دل تو متفرق ہو جاتے تیرے پاس سے"۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو نرمی سے محروم رہا وہ تمام خیر سے محروم رہا۔ بہر حال نرمی و شفقت یہ اللہ کی طرف سے ایک انعام ہے مگر جو بد بخت ہو گناہ اور معصیت کر کے اس زینت کو نکالنے کی کوشش کرے تو اللہ اسکو اس وصف عظیم سے محروم فرماتے ہیں۔

ترکیب

لا تنزع فعل مضارع مجہول،الرحمۃ نائب فاعل ، الاحرف استثناء لغو،من جار ، شقی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۱۴۲ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَ لَا جَرَسٌ

اس قافلہ کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو

لغات: تصحب :باب سمع سے صَحِبَ يَصْحَبُ بمعنی ساتھی ہونا۔رفقة: جمع رفاق، ارفاق وغیرہ آتی ہے بمعنی قافلہ

توضیح

اس سے مراد وہ فرشتے نہیں ہیں جن کو کراماً کاتبین کہا جاتا ہے جو انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔ اور وہ فرشتے بھی مراد نہیں۔ جو انسان کی حفاظت کیلئے مقرر ہوتے ہیں کیونکہ وہ تو ہر حال میں انسان کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں یہاں مراد وہ فرشتے ہیں جو رحمت لے کر آتے ہیں تو اگر انسان کے ساتھ کتا یا گھنٹی وغیرہ ہو تو رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

اس حدیث میں جس کتے کا ذکر ہے اس سے مراد وہ کتا ہے جو صرف شوق وغیرہ کیلئے پالا جائے اگر کھیتی وغیرہ کی حفاظت کیلئے یا شکار کیلئے ہو تو شریعت نے اس کی اجازت دی ہے

جرس: بمعنی گھنٹی۔ جو عموماً جانوروں کے گلے میں باندھی جاتی ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر جرس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی آئی جسکے پاؤں میں گھنگرو تھے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے پاس سے وہ چیز لے جاؤ جو ملائکہ کے آنے سے رکاوٹ بنتی ہے

ترکیب

لا تصحب فعل مضارع، الملئکة فاعل، رفقة موصوف، فی حرف جار ھا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل محذوف ثبت کے، کلب معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ برائے تاکید، جرس معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر فاعل، ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

صیغ الامر والنھی

اس سے مصنفؒ ایسی احادیث کو لائیں گے جن کے شروع میں امر یا نہی کے صیغے ہیں

۱۴۳ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً

میری طرف سے پہنچاؤ اگر چہ ایک ہی آیت ہو

لغات:۔ بلغوا: بمعنی تبلیغ کرنا قال تعالیٰ: یاَ یُّھاَ الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ۔ باب نصر سے بَلَغَ یَبْلُغُ بمعنی پہنچنا۔ آیة: بمعنی علامت اور نشان

توضیح

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں علم کو پھیلانے اور دوسرے کو علم کی روشنی سے منور کرنے کی ترغیب دلانا مقصود ہے بسا اوقات مختصر سی بات ہوتی ہے مگر وہ آدمی کی ہدایت کیلئے کافی وشافی ہو جاتی ہے۔

ترکیب

بلغوا فعل امر حاضر، ضمیر بارز اس کا فاعل، عن جار، نون وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ واؤ مبالغہ، لـو شرطیہ وصلیہ، آیۃ خبر، فعل محذوف کانت کی، کانت فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر اس کا اسم، کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط، اس کی جزا ماقبل کے قرینہ کی وجہ سے محذوف ہے یعنی ولو کانت آیۃ فبلغوا عنی شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

۱۴۴ اَنْزِلُوْا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔

ہر ایک شخص کو اسکے مرتبہ پر رکھو۔

لغات:۔ انزلوا باب افعال سے اَنْزَلَ یُنْزِلُ بمعنی اتارنا اور باب ضرب سے نزل یَنْزِلُ بمعنی اترنا منازلھم: یہ منزل کی جمع ہے بمعنی اترنے کی جگہ

توضیح

جس درجہ کا وہ آدمی ہے اسی طرح اس کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے۔ فرشتوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا خود ارشاد مبارک ہے وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَعْلُوْم کہ ہر ایک فرشتوں کیلئے ہمارے یہاں مخصوص مقام ہے۔ اگر خادم کو مخدوم کی جگہ اور مخدوم کی جگہ خادم کو یا چپڑ اسی کی جگہ آفیسر کو اور آفیسر کی جگہ چپڑ اسی کو بٹھا دیا جائے تو سارا نظام ہی ختم ہو جائے گا۔

ایک اور جگہ پر خدا تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ ۔ ہم نے درجے بلند کردئے بعض کے بعض پر۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ ایک مرتبہ کھانا کھا رہی تھیں ایک فقیر گذرا اس کے سوال کرنے پر اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا بھیج دیا۔ کچھ ہی دیر کے بعد ایک سوار گذرا اور اس کیلئے عائشہؓ نے کہلا بھیجا کہ اس کو کہو کہ کھانا حاضر ہے اگر خواہش ہو تو تناول کرلیں ۔ اس پر حاضرین میں سے کسی نے اس مختلف برتاؤ کے بارے میں سوال کیا تو

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انزلوا الناس منازلھم۔

ترکیب

انزلوا: فعل امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الناس مفعول بہ، منازل مضاف، ھم مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۴۵ اِشْفَعُوْا فَلْتُوْجِرُوْا

سفارش کرو تا کہ تمہیں سفارش کا ثواب مل جائے

لغات:۔ اشفعوا باب فتح سے شَفَعَ یَشْفَعُ بمعنی سفارش کرنا۔ فلتوجروا باب نصر اور ضرب سے بمعنی بدلہ دینا، مزدوری دینا۔

توضیح

کسی کی جائز سفارش کرنا گویا اس شخص سے ہمدردی کرنا ہے۔ اس وجہ سے آپ ﷺ نے لوگوں کو اس حدیث میں یہ حکم دیا کہ ایک دوسرے کی سفارش کیا کرو۔ اس حدیث میں یہ شرط بھی نہیں کہ جس کی سفارش کر رہا ہے وہ قبول بھی ہو۔ اگر قبول بھی نہ ہوئی تب بھی اسکو پورا ثواب ملے گا

اس حدیث کے مثل یہ آیت کریمہ بھی ہے مَنْ یَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَکُنْ لَهٗ نَصِیْبٌ مِنْهَا ۔ "جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا"

خلاصہ یہ ہوا کہ سفارش کرنے والوں کیلئے اجر مقرر ہے خواہ اس کی سفارش قبول کی جائے اور کام ہو جائے یا اس کی سفارش رد کر دی جائے اور کام نہ ہو

ترکیب

اشفعوا: فعل امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر امر

فا: جوابیہ، لتوجروا: امر مجہول ضمیر بارز نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب امر، امر اپنے جواب امر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۴۶ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

کہہ کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہ

لغات:۔ استقم بمعنی قائم رہنا

توضیح

اس حدیث کا شمار بھی جوامع الکلم احادیث میں ہوتا ہے حدیث کے صرف دو لفظوں میں پورے اسلام کا خلاصہ آگیا ہے اول اللہ پر ایمان لانا دوم موت تک اس پر قائم رہنا

اس حدیث کے مثل قرآن کی یہ آیت بھی ہے۔ فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ جس طرح آپ کو حکم ہوا ہے مستقیم رہیں

استقامت کے بارے میں علماء کے متعدد اقوال ہیں مثلاً ابن زیدؒ اور قتادہؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کی اطاعت پر جمنے کا نام استقامت ہے مجاہدؒ اور عکرمہؒ کے نزدیک کلمہ توحید پر جمنے کا نام ہے اور ربیعؒ کے نزدیک اللہ کے علاوہ سب سے اعراض کرنے کا نام ہے حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں اخلاص کا نام ہے حضرت علیؓ ادا کے فرائض کو کہتے ہیں اور حضرت عمرؓ نے اس بارے میں فرمایا کہ تمام احکامات اور اوامر و نواہی پر سیدھے جمے رہیں۔ لومڑی کی طرح ادھر اُدھر راہ فرار اختیار نہ کرے سب اقوال کا خلاصہ یہی ہے کہ موت تک دین پر جمے رہنے کا نام استقامت ہے

ترکیب

قل امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، آمنت فعل، ضمیر بارز فاعل، با جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہا، ثم عاطفہ، استقم امر حاضر، انت

ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۱۴۷ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُکَ

جو چیز تم کو شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دو، جو تم کو شک مین نہ ڈالے اس کو کرو۔

لغات:۔ دع: وَدَعَ یَوْدَعُ فتح سے بمعنی چھوڑنا۔ یُرِیْبُکَ بمعنی شک اور وہم میں ڈالنا

توضیح

مذکورہ حدیث میں ایک کسوٹی بیان کی گئی ہے کہ جو قول یا فعل تم کو شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور اس کو اختیار کرو جس پر دل مطمئن ہو۔ اسی وجہ سے امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ اپنے دل سے فتوی لو اگر دل میں خلجان ہے اور اطمینان قلب بھی نہیں ہے تو اس پر عمل نہ کرے۔ اس کی مثال ایسے سمجھی جائے کہ ایک آدمی کے پاس حرام اور حلال دونوں قسم کا مال ہے اسمیں سے کچھ آپ کو دینا چاہتا ہے مگر آپ کا دل مطمئن نہیں کہ ممکن ہے کہ حرام مال بھی اس کے ساتھ ملا ہوا ہو تو اس صورت میں آپ اس کو قبول نہ کریں کیونکہ قبول کرنا یہ شک میں ڈالنے والا ہے بخلاف قبول نہ کرنا اس لئے اسکو اختیار کرنا شک سے بچنا ہوگا

ترکیب

دع امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، ما موصولہ، یریب فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ، الی جار، ما موصول، لا یریب فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فع۔ل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا۔ دع فعل کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۴۸ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا

اللہ سے ڈرو جہاں بھی ہو اگر تم سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کرو تا کہ وہ اس برائی کو مٹا دے

لغات:۔ تمحها باب نصر سے مَحَا يَمْحُوْ بمعنی مٹانا

توضیح

یہ ارشاد مبارک دو نصیحتوں پر مشتمل ہے جو دنیا و اخرت کی تمام بھلائیوں کو جامع ہے۔ اول جہاں بھی ہو اللہ سے ڈروں اسی کا نام تقوی ہے۔ تقوی کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی شرک سے برأت اختیار کرے اور سب سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ماسواء اللہ کے سب سے احتراز کرے۔ ان دو کے درمیان تقوی کے اور بہت سے درجات ہیں۔

حیث ما کنت: خدا کا خوف ہر حال میں ہو خواہ آدمی جلوت میں ہو یا خلوت میں، سفر میں ہو یا حضر میں کیونکہ کوئی حالت بندوں کی اللہ سے پوشیدہ نہیں۔ تقوی کی اہمیت کیوجہ سے قرآن میں جگہ جگہ پر اتقو اللہ وارد ہوا ہے اور احادیث نبویہ میں بھی بہت سی جگہ پر اللہ سے ڈرنے کا حکم آیا ہے ۔ دوسری نصیحت اس حدیث میں یہ فرمائی گئی کہ آدمی سے ہی خطاء ولغزش ہوتی ہے، جب بھی ہو جائے اس کا علاج فوراً نیکی کرنے کے ساتھ کر لے۔ جیسے کہ قرآن میں بھی ارشاد خداوندی ہے **ان الحسنات يذهبن السيئات۔**

ترکیب

اتق امر حاضر، انت ضمیر فاعل، اللّٰہ مفعول بہ، حیث مضاف، ما موصولہ، کنت فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا حیـــث مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ

سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ واوٗ استئنافیہ، اتبع امر حاضر، انت ضمیر فاعل ، السیئۃ مفعول اول، الحسنۃ موصوف (الف لام عہد ذہنی حکما نکرہ) تمح فعل مضارع، ھی ضمیر مستتر فاعل، ھا ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۴۹ وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ

لغات:۔ خالق: باب نصر سے خَلَقَ يَخْلُقُ بمعنی پیدا کرنا مخالفۃ خوشخوئی کے ساتھ زندگی گزارنا

توضیح

اس حدیث میں بطور نصیحت کے یہ فرمایا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ سب سے ہی اچھا سلوک رکھے اور ہر ایک سے اخلاق سے پیش آئے حدیث بالا کے مضمون کو ذخیرہ احادیث میں بہت ہی کثرت سے اجاگر کیا گیا ہے مثلاً ایک روا ایت میں ہے مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْاِنْسَانُ قال الْخُلُقُ الْحَسَنُ۔ بہترین عطاء خدا کی طرف سے انسان کو خوش خلقی ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان اپنے جس حسن خلق کی بدولت اس شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو بہت راتوں کو عبادت میں جاگتا ہو اور دنوں میں روزہ رکھتا ہو اسی طرح جب آپ ﷺ حضرت معاذؓ کو یمن کا عامل بنا کر روانہ فرما رہے تھے اور ان کا ایک پاؤں رکاب میں تھا اس وقت آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ! لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آنا۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ اخلاق ہی کے ذریعے سے انسان اللہ اور اسکے بندوں کے نزدیک محبوب بن سکتا ہے اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے اندر اخلاق حمیدہ پیدا کرے۔

ترکیب

واؤ استئنافیہ، خالق امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، الناس مفعول بہ، ب جار، خلق موصوف، حسن صفت، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۵۰ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِناً

ساتھی مت بناؤ مگر مومن کو

لغات:۔ تصاحب: باب سمع سے صَحِبَ یَصْحَبُ بمعنی دوستی کرنا

توضیح

اس حدیث پاک میں ایک ضابطہ بیان کیا گیا ہے کہ دشمنان دین کے ساتھ ایسی صحبت و ہم نشینی اختیار نہ کی جائے جس سے آدمی کو خود کفر و شرک میں (معاذ اللہ) مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو جائے کیونکہ صحبت کا بہت اثر پڑتا ہے۔

سچی اور پکی دوستی صرف اسی سے کی جائے جس کے عقائد و نظریات صحیح ہوں جس کی طرف قرآن مجید کی اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ کسی نے پوچھا کہ ہم نشین کیسے ہوں! کن لوگوں میں بیٹھا کریں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَ ذَكَّرَكُمُ الْاٰخِرَةَ عَمَلُهُ۔

کہ جس کو دیکھنا تمھیں اللہ کی یاد دلائے اور جسکی بات سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل سے آخرت یاد آئے امام غزالیؒ فرماتے ہیں دوست بنانے سے پہلے دوست میں چند باتوں کو دیکھا جائے اول:۔ اس سے علم و عمل میں استفادہ مقصود ہو اور کوئی دنیاوی غرض نہ ہو

۔دوم:۔ جس سے دل پریشان نہ ہواور وہ عبادت سے روکنے والا نہ ہو۔ سوم: مصیبت اور حوادث کے وقت کام آئے۔ چھارم:۔ ایک دوسرے کیلئے دعا کرتے ہوں۔ پنجم:۔ آخرت میں اس کی شفاعت کی امید ہو۔

ترکیب

لا تصاحب نہی حاضر ، انت ضمیر مستتر فاعل ، الاحرف استثناء لغو، مؤ منامفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ علیہ۔

۱۵۱ وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ

تمہارے کھانا کوئی نہ کھائے مگر پرہیز گار

لغات:۔ تقی: پرہیز گار اسکی جمع اتقیاء آتی ہے

توضیح

مسلمانوں کو خطاب ہے کہ تم اپنی روزی حلال اور جائز طریقہ سے حاصل کروتا کہ پرہیز گار مسلمانوں کے کھانے کے وہ قابل ہو جائے یا مطلب یہ ہے کہ اپنا کھانا صرف متقی اور پرہیز گار ہی کو کھلاؤ کیونکہ اس کے بعد وہ عبادت کرینگے اس کا ثواب کھانا کھلانے والے ہی کو ملے گا اور اگر بدکردار کو کھلایا خدانخواستہ اگر وہ کوئی گناہ کرے گا تو کھانا کھلانے والا بھی اس گناہ میں شریک ہوگا بوجہ اس کی اعانت کے۔

اس حدیث میں جو متقی کو کھانا کھلانے کی ترغیب دی گئی ہے وہ صرف دعوت اور تقاریب کے موقعہ کی بات ہے ورنہ شریعت نے تو مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۔"وہ کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت کیوجہ سے مسکین اور یتیم اور قیدی کو"

ترکیب

واؤ عاطفہ، لا یأکل نہی غائب، طعامک مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، الا حرف استثناء لغو، تقی فاعل، فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

۱۵۲ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ

جس کسی نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے اس کو امانت دے دو اور جس کسی نے تمہارے ساتھ خیانت کی تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

لغات:۔ اَدِّ : اَدّیٰ یُاَدِّیْ باب افعال سے بمعنی ادا کرنا پہنچانا ائتمنک: کسی کو کسی چیز کا امین بنانا۔ تخن: باب نصر سے خَانَ یَخُوْنُ امانت میں خیانت کرنا

تشریح

اس حدیث میں دو نصیحتیں کی گئی ہیں پہلی یہ ہے کہ جب کوئی تمہارے پاس امانت رکھوائے تو تم اسکی حفاظت کرو۔ جب وہ طلب کرے تو اس کو پوری پوری واپس کر دو ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے میری امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک وہ امانت کو مال غنیمت اور صدقہ کو ٹیکس نہ سمجھنے لگے۔ ایک اور روایت میں جہاں منافقوں کی نشانیوں کو بیان فرمایا گیا ہے ان میں منجملہ اور نشانیوں کے ایک نشانی یہ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھوائی جاتی ہے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ اسی حدیث کے مثل قرآن کی یہ آیت بھی ہے اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا ۔ بے شک اللہ تم کو اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو انکے حقوق پہنچا دیا کرو۔

دوسری نصیحت یہ ہے کہ جب خائن تمہارے ساتھ خیانت کرتا ہے تو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ ورنہ دوسرا آدمی بھی خائن بن جائے گا

ترکیب

اد:امر حاضر ، انت ضمیر مستتر فاعل ، الامانة مفعول بہ ، الی حرف جار، من موصول، ائتمن فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل،ك ضمیر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبر یہ ہوکر صلہ،موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ ۔واؤ عاطفہ ، لاتخن نہی حاضر،انت ضمیر مستتر فاعل ، من موصول، خان فعل ماضی ، ھو ضمیر مستتر فاعل،ك ضمیر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر صل،موصول صلہ مل کر مفعول بہ،فعل (لا تخن)اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہوکر معطوف،معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۱۵۳ لَيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّائُكُمْ

تم میں سے بہترین لوگ اذان دیں اور تمہارے قراء تمہاری امامت کریں

لغات:۔ لیوذن : اَذَّنَ يُاَذِّنُ اذان دینا۔ لیومکم باب نصر سے اَمَّ يَاُمُّ بمعنیٰ امام بنا۔ قرائکم: پڑھنے والا جمع ہے قاری کی

توضیح

اسلام کے اہم ارکان میں سے نماز اور روزہ بھی ہیں اس کے اوقات کی ذمہ داری مؤذنین حضرات پر ہے۔اس وجہ سے حدیث میں فرمایا گیا کہ بہترین لوگ اذان دیں تاکہ غلطی نہ کریں۔ اسی لئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اذان عالم بالاوقات دے تا کہ مؤذنین کا ثواب حاصل کرے۔ بعض علماء کرام اس حدیث کا ایک مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ مؤذنین کو بلند جگہ پر کھڑے ہوکر اذان دینی ہوتی ہے تو بسا اوقات اس کی نظر لوگوں کے گھروں پر پڑتی ہے۔تو اب اگر وہ دیندار ہو گا تو اپنی نظر کو نامحرم پر پڑنے سے بچائے گا۔

وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاءُ كُم ۔امام کے بارے میں اس جزء میں یہ ہدایت فرمائی کہ تم میں سے جو دین کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو اور مسائل سے بھی واقف ہو وہ نماز پڑھائے اسکی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں ابو بکر صدیقؓ کو امام بنایا تھا کیونکہ وہ سب سے بڑے عالم تھے۔

ترکیب

لیؤذن امر غائب، لکم جار مجرور مل کر متعلق فعل، خیار کم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واوٴ عاطفہ ، لیؤم امر غائب، کم ضمیر مفعول بہ ، قرائکم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر جملہ معطوفہ۔

۱۵۴ لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ

ایسے شخص کو اجازت نہ دو جو سلام سے پہل نہ کرے

توضیح

مطلب حدیث کا یہ ہیکہ جب تمہارے پاس کوئی آئے اور بغیر سلام کے اندر آنے کی اجازت طلب کرے تو ایسے شخص کو اندر آنے کی اجازت مت دو۔ یہی حکم قرآن مجید سے بھی مفہوم ہوتا ہے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا ۔

اگر کوئی سلام نہ کرے تو اس کو کہا جائے گا کہ واپس جا کر سلام کرو۔ اور پھر اجازت لے کر داخل ہو ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی کہتے ہیں فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ لَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَأْذِنْ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ

اجازت طلب کرنے کا مسنون طریقہ جو احادیث سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان پہلے دروازے پر کھڑے ہو کر اہل خانہ کو مخاطب کر کے اسلام علیکم کہے اور پھر اپنا نام بتائے پھر اندر آنے

کی اجازت طلب کرے اب اگر اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو جائے ورنہ واپس ہو جائے احادیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جب اہل خانہ پوچھیں کون ہے؟ تو اپنا نام بتائے کہ میں فلاں ہوں۔ اس وقت خاموش نہ رہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اسی طرح۔ میں ہوں۔ یہ بھی نہ کہے بلکہ اپنا نام بتائے۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پاس گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کون؟ میں نے کہا کہ انا انا یعنی میں میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انا انا کا نہ کرہ کہ میں میں یعنی آپ نے اس کو ناگوار محسوس فرمایا ۔اس لئے پوچھنے پر اپنا نام بتانا چاہیے۔

ترکیب

لا تأذنوا : نہی حاضر، ضمیر بارز اس کا فاعل، ل جار، من موصول، لم یبدا فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، بـا جار، السلام مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعول اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل (لا تأذنوا) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۵۵ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ

سفید بالوں کو نہ اکھیڑو کیونکہ وہ مسلمان کیلئے نورانیت کا سبب ہے

لغات:۔ لَا تَنْتِفُوْا :باب ضرب سے نَتَفَ يَنْتِفُ بمعنی اکھاڑنا۔ الشیب: سفید بال، باب ضرب سے شَابَ يَشِيبُ بمعنی بوڑھا ہونا۔ قال تعالیٰ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا

توضیح

لاتنتفوا الشیب :سفید بالوں کو مت نوچو۔ اگر چہ یہ بڑھاپے کی نشانی ہے مگر بڑھاپا تو انسان کا وقار ہے اسی وقار کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں اور بے حیائیوں سے رک جاتا ہے

اور اسی بڑھاپے کی وجہ سے انسان توبہ واستغفار کی طرف مائل ہو جاتا ہے

فَاِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ۔ بعض علماء کرام اس کا یہ مطلب بیان فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ظلمت و تاریکی ہو گی اس دن یہ نور ہو گا اور اس کو کام دے گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ یہ نور ہو گا اور انسان کے آگے آگے چلے گا جس کو قرآن کی اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ۔ ان کا نور ان کے داہنے اور ان کے سامنے دوڑتا ہو گا۔

بعض علماء کرام نے فرمایا کہ بڑھاپے میں جو بال سفید ہوتے ہیں اس سے انسان کو ظاہری اعتبار سے نورانیت ملتی ہے اور انسان کا چہرہ خوبصورت معلوم ہونے لگتا ہے حدیث میں یہ بھی ہے ۔ کہ جب سب سے پہلے حضرت ابراھیم علیہ السلام کے بال سفید ہونے لگے تو انہوں نے اللہ سے پوچھا کہ اے اللہ یہ کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ یہ وقار ہے۔ تو حضرت ابراھیم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ پھر تو اس کو اور زیادہ کر دے

ترکیب

لا تنتفوا: نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، الشیب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ فا تعلیلیہ ، ان حرف مشبہ بالفعل ، ہ ضمیر ان کا اسم، نور مضاف ، المسلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ان کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

۱۵۶ اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہ

دنیا سے زہد اختیار کرو اللہ تم سے محبت کرے گا

لغات:۔ ازھد باب سمع اور فتح سے زَهَدَ يَزْهَدُ بمعنی بے رغبتی اختیار کرنا

توضیح

زہد کے لغوی معنی کسی چیز سے بے رغبتی اختیار کرنے کے ہیں۔ اصطلاح دین میں کہتے ہیں

لذات ومرغوبات سے بے رغبتی اختیار کی جائے اور عیش وتنعم کی زندگی کو چھوڑنے کا نام زہد ہے
ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ زہد کہتے ہیں خواہش دنیا کو چھوڑنا باوجود قدرت کے آخرت کیوجہ سے خواہ وہ جہنم کے خوف کیوجہ سے ہو یا جنت کی طمع کی وجہ سے۔اس تعریف کی بناء پر بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ حقیقی زاہد اس شخص کے بارے میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا جس کے پاس مال وغیرہ نہ ہو بلکہ حقیقی زہد تو اس کو کہیں گے کہ ساری لذتوں کے موجود ہوتے ہوئے اس سے دور رہے۔اسی وجہ سے ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارکؒ کو کسی نے زاہد کہہ کر پکارا تو انہوں نے جواب میں فرمایا زاہد تو عمر بن عبدالعزیزؒ تھے جنکے دامن میں دنیا کھینچی آئی تھی ان سب کے باوجود وہ دنیا کی لذتوں سے ترک تعلق کیئے ہوئے تھے۔

ترکیب

ازھد: امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، فی جار، الدنیا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر امر، یحب فعل مضارع، ك ضمیر مفعول بہ، لفظ اللّٰہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب امر، امر اپنے جواب امر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ

۱۵۷ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ

لوگوں کے پاس جو ہے اس سے زہد اختیار کرو۔لوگ تم سے محبت کریں گے

توضیح

یہ عام مشاہدہ ہے کہ جو لوگوں سے سوال کرتا ہے تو ایک دو دفعہ دینے کے بعد وہ اس سے دور بھاگنے لگتا ہے اور ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے فاقہ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا کیونکہ آج ایک ضرورت کیلئے بھیک مانگی وہ احتیاج ختم ہوگی تو کل اس سے اہم کوئی ضرورت پیش آجاتی ہے جب تک یہ لوگوں سے مانگتا رہے گا آدمی خود ہی فقر ہے جیسے

کہ اللہ تعالیٰ شانہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللّٰہِ۔ "اے لوگوں تم سب محتاج ہو اللہ کی طرف"۔ جب ایک فقیر دوسرے فقیر سے مانگے گا تو فقیر کب تک دوسرے کو دیگا۔ اور جو فقیر غنی یعنی اللہ کے سامنے اپنے ہاتھ کو پھیلائے گا تو وہ ضرورت بھی پوری ہوگی اور دوسری ضرورت پیش نہ آئے گی اور اگر آئی تو اسکا انتظام مالک ساتھ ہی کر دیگا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ جو لوگوں سے مانگتا ہے تو لوگ اس سے نفرت کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جو خدا سے مانگتا ہے تو خدا اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔

ترکیب

واؤ عاطفہ، ازھد امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، فی جار، ما موصولہ، عند مضاف، الناس مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، ثبت فعل محذوف کا، ثبت فعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر امر، یحب فعل، ک ضمیر مفعول بہ، الناس فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب امر، امر اور جواب امر مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۱۵۸ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ

دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ پردیسی ہے یا راستے چلنے والا مسافر

لغات۔ غریب: بمعنی مسافر اسکی جمع غرباء آتی ہے عابر: ۔صیغہ اسم فاعل بمعنی گذرنے والا اسکی جمع عُبَّارٌ وَعَبَرَۃٌ آتی ہے، السبیل: راستہ

توضیح

غریب کے معنی مسافر کے ہیں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سفر میں مسافر کسی لغو چیز میں مشغول نہیں ہوتا اسی طرح ہر مسلمان کا ہمہ وقت آخرت کی طرف سفر ہے تو اس کو بھی لغو اور غلط

چیزوں سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے یا اس حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ کوئی مسافر پردیس اور رہ گذر کو اپنا اصلی وطن نہیں سمجھتا۔ تو اسی طرح مسلمان کو بھی چاہئے کہ دنیا کو اپنا وطن اصلی نہ سمجھے بلکہ ہمہ وقت وطن حقیقی کی ہی فکر میں رہے۔

ترکیب

کن امر حاضر، انت ضمیر مستتر اس کا اسم، فی جار، الدنیا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل ناقص کے، کان حرف مشبہ بالفعل، ك ضمیر اس کا اسم، غریب معطوف علیہ، او عاطفہ، عابر مضاف سبیل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر خبر ہوئی کان کی، کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی کن کی، کن فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۵۹ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا

جائداد مت بناؤ دنیا میں رغبت کرنے لگو گے

لغات:۔ الضیعہ: جائداد

توضیح

علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ مطلقاً منع نہیں ہے بلکہ اس شخص کیلئے منع ہے جو حصول جائداد میں اتنا مشغول و منہمک ہو جائے کہ آخرت کی فکر نظروں سے اوجھل ہو جائے اور اگر کوئی شخص اس کے ساتھ ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرتا رہتا ہے تو ایسے شخص کیلئے جائداد بنانا منع ہے۔ جائیداد بنانے سے انسان کے دل میں دنیا میں رہنے کی رغبت آئیگی اور شریعت کا ضابطہ یہ ہے کہ انسان کی رغبت آخرت ہی کی طرف ہو کیونکہ دنیا کی مثال تو ایک پل کی سی ہے جس سے گذر کر ہی آدمی جنت میں جا سکتا ہے۔ پل صرف گذرنے کیلئے بنایا گیا ہے نہ کہ اس پر عمارت یا جائیداد بنائی جائے

ترکیب

لا تتخذو ا نہی حاضر،ضمیر بارز فاعل، الضیعة مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر نہی ف جوابیہ، ترغبوا فعل مضارع،ضمیر بارز فاعل،فی الدنیا جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب نہی، نہی اور جواب نہی مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿۱۶۰﴾ اُعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ

مزدور کو اس کی مزدوری اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

لغات:۔ اجیر: بمعنی نوکر جمع اجراء آتی ہے یجف: ضرب سے جَفَّ یَجِفُّ بمعنی خشک ہونا۔ عرقه: بمعنی پسینہ باب سمع سے عَرِق یعْرَقُ پسینہ آنا۔

توضیح

جب کسی ضرورت کیلئے آدمی کسی سے کچھ کام لے۔تو اس کام کے ختم ہونے پر اسکی مزدوری اس کو دے دے اور اسکی مزدوری کے ادا کرنے میں ٹال مٹول سے کام نہ لے انسان کی محنت اس کی زندگی کا ایک قیمتی اثاثہ ہوتی ہے۔اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد اس کی اجرت نہ دینا نہ صرف شریعت اسلام کے خلاف ہے بلکہ شیوہ انسانیت کے بھی خلاف ہے اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مطل الغني ظلم یعنی غنی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

ترکیب

اعطوا امر حاضر،ضمیر بارز فاعل، الاجیر مفعول اول،اجره مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی،قبل ظرف مضاف،ان ناصبہ مصدریہ، یجف فعل مضارع، عرقه مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر یہ ہوکر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ،فعل اپنے فاعل دونوں مفعولوں اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ

ہوا۔

۱۶۱　خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَوْ فِرُوْا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ

مشرکین کی مخالفت کرو، اپنی ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹواؤ

لغات

اوفروا بمعنی زیادہ کرنا باب ضرب سے وَفَرَ یَفِرُ بمعنی زیادہ کرنا اللحی یہ جمع ہے اللحیۃ کی بمعنی ڈاڑھی قال تعالیٰ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِيْ۔ اَحْفُوا: مونچھ کترنے میں مبالغہ کرنا۔

توضیح

مشرکین کی عادت یہ تھی کہ وہ ڈاڑھیاں کٹواتے تھے اور مونچھیں بڑھاتے تھے۔ اب شریعت مطہرہ نے اس کے خلاف کرنے کا حکم دیا کہ ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ۔ آپ ﷺ کی بھی عام عادت مبارکہ یہ تھی کہ جمعہ کی نماز میں جانے سے پہلے آپ ﷺ لبوں کے بال کاٹ لیا کرتے تھے۔

اس حدیث سے جہاں پر منڈانا حرام قرار پایا اسی طرح سے خشخشی رکھنا بھی منع ہوگیا کیونکہ اس پر ائمہ اربعہ کا اجماع ہے۔ اسی وجہ سے فتاویٰ رحیمیہ میں لکھا ہے کہ ڈاڑھی منڈانا یا اتنی کتروانا کہ ایک مٹھی سے کم رہ جائے حرام ہے ایک مشت کی مقدار کی تحدید صریحاً اگر چہ کسی حدیث میں نہیں آئی غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ سے ایک مشت تک رکھنا تو ثابت ہے مگر کم کروانا ثابت نہیں ہے۔

ترکیب

خالفوا: امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، المشرکین مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اوفروا: امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اللحی مفعول بہ، فعل اپنے

فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، احفوا: امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الشوارب مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ

۱۶۲ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا

لوگوں کو بشارت سناؤ، نفرت نہ دلاؤ۔ نرمی کا معاملہ کرو تنگی نہ کرو۔

لغات:۔ بَشِّرُوْا: باب تفعیل سے بمعنی خوشخبری دینا۔ قال تعالیٰ: وَبَشَّرنٰهُ بِاِسْحَاق ۔ باب ضرب اور سمع سے خوش ہونا۔ تُنَفِّرُوْا: نفرت دلانا۔ باب ضرب سے نَفَرَ يَنْفِرُ بمعنی نفرت کرنا۔ يَسِّرُوْا: آسان کرنا۔ باب کرم اور سمع سے بمعنی آسان ہونا۔ قال تعالیٰ: اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ تعسروا: دشوار کرنا۔ باب سمع اور کرم سے دشوار ہونا۔

توضیح

لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کرنا، یہ ان کے جلب قلوب کے لئے اکسیر ہے۔ جب قلوب ان کے مائل ہو جائیں تو ان کا بات سننا اور لینا زیادہ آسان ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کو کہا کہ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا۔ کہ فرعون سے نرمی سے بات کرنا اور اس کا نتیجہ بھی بیان فرمایا کہ لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۔ کہ شاید وہ نصیحت قبول کرے یا خاشعین میں سے ہو جائے

چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت معاذؓ اور ان کے ساتھی کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ نرمی کرنا تنگی نہ کرنا اور خوشخبری سنانا نفرت نہ دلانا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کو جب بھی دو امور میں اختیار دیا گیا آپ ﷺ اس میں سے آسان کو اختیار فرمایا کرتے تھے۔

ترکیب

بشــــروا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا تــنــفـــروا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔ واؤ استئنافیہ ، یســـروا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ ، لا تـعسـروا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

۱۶۳ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّو الْعَانِيَ

لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی عیادت کرو اور قیدیوں کو قید سے چھڑاؤ

لغات:۔ الجائع: بھوکا، جمع جیعان آتی ہے عودوا: باب نصر سے عَادَ يَعُوْدُ بمعنی بیمار پرسی کرنا۔

توضیح

اَطْعِمُوا الْجَائِعَ : شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلانا اضطراری حالت سے پہلے سنت ہے اور اگر اضطراری حالت ہو تو فرض ہو جاتا ہے اور اگر مسکین بھوکا ایسی جگہ پر ہے جہاں کے سب لوگ ذی قدرت ہوں تو اب سب پر فرض علی الکفایہ ہے ان میں سے ایک نے کھلا دیا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے اور اگر مسکین ایسی جگہ پر ہے کہ وہاں ایک ہی آدمی ذی استعداد ہو تو اب اس پر کھلانا فرض عین ہوگا۔

عـودوا الـمـریـض: بیمار کی عیادت کرو۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جو اپنے بھائی کی عیادت کیلئے صبح کے وقت جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

وَفَکُّوا الْعَانِیَ :قیدی کو چھڑاؤ۔ایک اور روایت میں ایک سائل نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھ کو ایک ایسا عمل بتا دیں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غلام کو آزاد کرو۔

ترکیب

اطعموا امر حاضر،ضمیر بارز فاعل ، الجائع مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، وعودوا المریض و فکوا العانی دونوں جملے بترکیب سابق پہلے جملے پر معطوف ہیں۔

۱۶۴ لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَإِنَّهُ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃ

مرغ کو تم برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ تمہیں نماز کیلئے بیدار کرتا ہے

لغات:۔لَاتَسُبُّوْا:باب نصر سے سَبَّ یَسُبُ بمعنی سخت گالی دینا۔ الدِّیْکُ:مرغ جمع دیوك آتی ہے۔یوقظ:باب افعال سے اَیْقَظَ یُوْقِظُ بمعنی بیدار کرنا

توضیح

مرغ نماز کیلئے بیدار کرتا ہے اسی وجہ سے صحابہ کرامؓ اپنے سفر میں مرغ کو ساتھ رکھتے تھے تاکہ اوقات نماز معلوم رہیں۔کون سی نماز مراد ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تہجد کی نماز ہے اور وہ اپنی تائید میں یہ روایت پیش کرتے ہیں جس میں آتا ہے کہ آپ ﷺ تہجد کیلئے اس وقت اٹھتے تھے جب کہ مرغ بانگ دے رہا ہوتا تھا۔بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہاں نماز سے مراد فجر کی نماز ہے تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ وہ اپنی بانگ سے یہ اطلاع کر رہا ہے کہ فجر کا وقت قریب ہو گیا ہے۔

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ جب حیوان میں ایک اچھی خصلت ہے تو اس کو برا بھلا کہنے سے منع فرمایا گیا ہے تو پھر مومن کو برا کہنے والے کا کیا حال ہوگا اور اس حدیث میں اس بات کا بھی اشارہ

ہے کہ جس چیز سے کچھ فائدہ ہو تو اسکو برا نہ کہا جائے بلکہ اس کی تعظیم اور تکریم کی جائے۔

ترکیب

لا تسبوا : نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، الدیک مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معللہ، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اس کا اسم، یوقظ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، للصلوۃ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

۱۶۵ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ

قاضی فیصلہ نہ کرے دو آدمیوں کے درمیان میں جب کہ وہ غصہ کی حالت میں ہو

لغات: یَقْضِیَنْ : باب ضرب سے قَضٰی یَقْضِی بمعنی فیصلہ کرنا۔ غضبانٌ: غضب والا غصے والا۔ باب سمع سے غَضِبَ یَغْضَبُ بمعنی غصہ ہونا

توضیح

اس حدیث میں ایک بہت اہم اصول کی طرف اشارہ ہے۔ وہ یہ کہ جب قاضی غصہ کی حالت میں ہو تو وہ فیصلہ نہ کرے کیونکہ غصہ میں انسان کی غور و فکر کی قوت تقریباً ختم ہی ہو جاتی ہے۔ تو ایسی صورت میں صحیح فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے اسلئے اس حدیث میں انسانی فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے شریعت نے یہ حکم دیا ہے۔ اس حدیث پر علماء کرام نے ان حالات کو بھی قیاس کیا ہے جن میں انسان کے حواس پوری طرح قابو میں نہیں ہوتے اور دماغ پوری طرح حاضر نہیں ہوتا مثلاً سردی گرمی یا بھوک پیاس یا بیماری سخت ہو۔ ان حالتوں میں بھی قاضی کو فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔

ترکیب

لا یقضین نہی غائب مؤکد بانون ثقیلہ، حکم ذوالحال، واؤ حالیہ، ھو مبتداء، غضبان خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اور حال مل کر فاعل، بین مضاف، اثنین

مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۶۶ إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ

تم ناز و نعمت کی زندگی سے بچتے رہو کیونکہ اللہ کے (نیک) بندے ناز و نعمت میں زندگی نہیں بسر کرتے

لغات:۔ التنعم: ناز و نعمت کی زندگی بسر کرنا باب سمع نصر فتح سے نَعِمَ يَنْعَمُ بمعنی خوش حال ہونا۔

تشریح

ظاہر ہیکہ یہ سب مجاہدہ عبادت و ریاضت سے حاصل ہوگا اور یہ ناز و نعم اس مقصد اصلی کے حصول میں رکاوٹ بنے گا کیونکہ تنعم کا مفہوم نفسانی خواہشات کی تکمیل میں زیادہ سے زیادہ اہتمام و انصرام کرنا، بہت زیادہ دنیاوی لذتوں اور نعمتوں کے درمیان رہنا اور کھانے پینے اور طبیعت و نفس کی مرغوبات کا حریص ہونا۔ حاصل یہ کہ راحت طلبی، تن آسانی کی چیزوں میں پڑنا اور عیش و عشرت کی زندگی اختیار کرنا فاجر، غافل، نادان جاہل لوگوں کا خاصہ ہے کیونکہ مومن تو عابر سبیل ہے اس کے پاس اتنا وقت کہاں کہ اپنی خواہشات کو پورا کرتا پھرے۔ وہ اپنی تمام تر خواہشات اپنے مقام کیلئے چھوڑتا ہے اور اپنی ضرورت میں اقل پر گذارا کرتا ہے۔ اس کی مثال تو اس شخص کی طرح ہے کہ جس کو مدت معینہ کیلئے سونے کی چٹان میں چھوڑا جائے کہ جتنا نکالو تمہارا ہے۔ اب اس کے پاس اتنا وقت کہاں کہ اپنے آرام کھانے پینے کو دیکھے بلکہ یہ تو سونا نکالنے میں لگے گا کہ آرام تو بعد میں ہوگا۔ اسی طرح آخرت کی تیاری کرنے والے کے پاس کہاں فرصت کہ دوسری چیزوں میں وقت ضائع کرے

ترکیب

ایاك ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ، تقدیر عبارت اتق نفسک اتق امر حاضر، انت

ضمیر مستتر فاعل، نــفسک مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، التعم معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، عبــاد اللّٰہ مضاف مضاف الیہ مل کر ان کا اسم، لیسـو افعل ناقص ضمیر بارز اس کا اسم، با جار، المتنعمین خبر، لیسوا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

۱۶۷ اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ

سجدہ میں اطمینان سے ٹھہرو اور تم میں سے کوئی شخص (سجدہ میں) اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے

لغات

یَبْسُطْ: باب نصر سے بَسَطَ یَبْسُطُ بمعنی پھیلانا ذِرَاعَیْهِ: یہ ذراع کی تثنیہ ہے بمعنی بازو قال تعالیٰ ؛ کَلْبُهُمْ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۔جمع اذرع آتی ہے باب فتح سے ذَرَعَ یَذْرَعُ بمعنی ناپنا

توضیح

اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی سجدہ میں اعتدال سے ٹھہرے اور پھر سجدہ کی تسبیحات کو اطمینان سے پڑھے۔ علامہ طیبیؒ نے فرمایا کہ سجدہ میں اعتدال سے مراد یہ ہے کہ پشت کو برابر رکھا جائے اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا جائے اور کہنیاں زمین سے اوپر رکھیں اور پیٹ کو رانوں سے الگ رکھیں۔ جب اس طرح سے سجدہ کیا جائے تو اس کو اطمینان والا سجدہ کہیں گے۔ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہاں سجدہ کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے کہ سجدہ کو خوب

اچھی طرح سے کیا جائے۔ سجدہ کی حقیقت یہ ہیکہ خدا کے سامنے اپنی عبودیت اور عجز وانکساری کے اظہار کے طور پر بندہ کا اپنے سر کو زمین پر ٹیک دینا اور سجدہ میں دونوں پیروں کو زمین پر رکھنا ضروری ہے

ترکیب

اعتدلوا: امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فی السجود جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا یبسط نہی غائب، احدکم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، ذراعیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، انبساط الکلب مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ مفعطوفہ۔

۱۶۸ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا

مُردوں کو برا مت کہو کیونکہ وہ پہنچ گئے اس چیز کی طرف جو انہوں نے آگے بھیجی ہے

لغات: الاموات: یہ میت کی جمع ہے بمعنی مردہ باب نصر سے مات یموت بمعنی مرنا۔ قال تعالیٰ: اِنَّکَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ۔ افضو: باب افعال اَفْضٰى يُفْضِىْ بمعنی پہنچنا

توضیح

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مردے کی غیبت کرنا بھی حرام ہے۔ مولانا ادریس کاندھلویؒ فرماتے ہیں کہ مردہ اب اللہ کے پاس پہنچ گیا ہے، اللہ چاہے تو اس کو معاف کردے یا چاہے عذاب دے۔ بندے کیلئے مناسب نہیں کہ اس کے بارے میں کچھ جسارت کرے۔

امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ مردے کی غیبت زندہ لوگوں کی غیبت سے کہیں زیادہ سخت ہے کیونکہ زندہ آدمی سے معافی مانگی جاسکتی ہے مگر مردے سے معافی مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے بعض علماء کرام نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اگر مردے کو غسل دینے والا کوئی برائی دیکھے مثلاً چہرہ یا

بدن کا سیاہ ہو جانا (معاذ اللہ) تو اسکو بھی لوگوں کے سامنے بیان کرنا حرام ہے۔ ہاں اگر مردے میں کوئی اچھی بات دیکھے تو اس کے بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے کہ بیان کردے۔

ترکیب

لا تسبوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، الاموات مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، فا تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ھم ضمیر ان کا اسم، قد افضوا ماضی قریب، ضمیر بارز فاعل، الیٰ جار، ما موصول، قدموا فعل ماضی، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

۱۶۹ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِى الْمَضَاجِعِ

تم اپنی اولادوں کو نماز کا حکم کرو جب کہ وہ سات سال کے ہوں اور ان کو نماز (نہ پڑھنے) پر مارو جب کہ وہ دس سال کے ہوں اور ان کے بستر بھی جدا جدا کر دو۔

لغات:۔ ابناء: یہ ابن کی جمع ہے بمعنی بیٹا۔ اَلْمَضَاجِعُ :۔ یہ مضجع کی جمع ہے بمعنی خواب گاہ باب فتح سے ضَجَعَ يَضْجَعُ بمعنی پہلو کے بل لیٹنا قال تعالیٰ: وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ۔

توضیح

اس حدیث شریف میں سر پرستوں کو حکم ہے کہ بچپن میں ہی ان کو نماز کا عادی بنایا جائے۔

ایک دوسری روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اَدِّبُوا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِیِّکُمْ وَ حُبِّ اٰلِ بَیْتِہٖ وَ تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ فَاِنَّ حَمَلَۃَ الْقُرْآنِ فِیْ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ مَعَ الْاَنْبِیَاءِ ۔

" اپنے بچوں کو تین باتیں سکھلاؤ۔ اپنے نبی کی محبت اور ان کے اہل بیت سے محبت اور قرآن کریم کی تلاوت اس لئے کہ قرآن کریم یاد کرنے والے اللہ کے عرش کے سایہ میں انبیاء اور منتخب لوگوں کے ساتھ اس دن میں ہوں گے جس دن اسکے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔"

امام غزالیؒ نے بھی فرمایا ہے کہ بچوں کو قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ اور نیک لوگوں کے واقعات اور دینی احکام کی تعلیم دینی چاہئے۔

اور بھی کئی جگہ پر بچوں کو مختلف چیزوں کے سکھانے کیلئے ارشاد فرمایا گیا ہے۔ بظاہر ان سب کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچہ نو عمری ہی سے شریعت کے احکامات کو سیکھ لے تا کہ جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا جائے اس کا ایمان کامل اور مضبوط اور راسخ عقیدہ میں سرشار ہو کر بڑھے پلے اور جب وہ بڑا ہو تو ملحدین کے الحادی دجل و مکر و فریب اھل ضلال و گمراہی کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہو۔

ترکیب

مروا: امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اولادکم مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال، واؤ حالیہ، ھم مبتداء، ابناء سبع سنین مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر مفعول بہ، بالصلوۃ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اضربوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ھم ذوالحال، واؤ حالیہ، ابناء عشر سنین مبتداء، اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر مفعول بہ، علیھا جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، فرقوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، بینھم

مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فی المضاجع جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۱۷۰ تَعاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا

قرآن کی حفاظت کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قرآن سینوں سے اتنی جلدی نکل جاتا ہے رسی چھوٹ کر بھاگنے والے اونٹ کے مقابلہ میں۔

لغات:۔ تَعَاهَدُوْ:۔ باب سمع سے عَهِدَ یَعْهَدُ بمعنی حفاظت کرنا۔ عقلها: باب نصر اور ضرب سے بمعنی ملا کر رسی سے باندھنا

توضیح

اس حدیث مبارک میں حضور اکرم ﷺ نے قرآن کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جس طرح اس کا یاد کر لینا یہ زیادہ فضیلت والا ہے اسی طرح اس کا یاد رکھنا بھی ضروری ہے اسلئے اس کی خبر گیری ضروری ہے کہ جس طرح اگر جانور کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو جانور بھاگ جاتا ہے بعینہ اسی طرح قرآن کو حفظ کرنے کے بعد حفاظت ضروری ہے مبادا یہ کہ نیکی برباد گناہ لازم ہو جائے۔ علماء نے قرآن کے بھول جانے کو گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے۔ اسی طرح فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ ناظرہ خواں جو کہ حفظ یاد نہیں کرتا اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بھول جائے تو مرتکب کبائر میں ہوگا۔

ترکیب

تعاهدوا: امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، القرآن مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، واؤ قسمیہ جارہ، الذی اسم موصول، نفسی مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، ب جار، یدہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق

ثبت فعل محذوف کے، ثبت فعل اپنے فاعل (ھوضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق اقسم فعل محذوف کے، اقسم فعل اپنے فاعل (انا ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر قسم، ل تاکید، ھــو مبتدا ،اشد صیغہ اسم تفضیل، مــن الابل جار مجرور مل کر متعلق ہوا اشد اسم تفضیل کے، ھو ضمیر مستتر ممیز، تفضیا مصدر، عقلھا مضاف مضاف الیہ مل کر منصوب بنزع الخافظ ای من عـقلھا جار مجرور متعلق تفصیا کے، مصدر اپنے متعلق سے ملکر تمیز، ممیز تمیز ملکر اشد کا فاعل، صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جواب قسم، قسم اور جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

۱۷۱ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهما وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی بد دعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

لغات:۔ حجاب: پردہ اسکی جمع حُجُب ہے باب نصر سے حَجَبَ یَحْجُبُ بمعنی چھپانا

توضیح

یہ حکم آپ ﷺ نے ایک بڑے عابد و زاہد فقیہ صحابی حضرت معاذ بن جبلؓ کو ارشاد فرمایا تھا جب کہ آپ ﷺ ان کو یمن کا قاضی بنا کر مدینہ سے روانہ فرما رہے تھے۔ اس وقت میں آپ ﷺ نے ان کو بہت سی نصیحتیں ارشاد فرمائی تھیں انمیں سے منجملہ یہ کہ مظلوم کی بد دعا سے بچنا۔ آپ کا یہ ارشاد صرف حضرت معاذ کے ساتھ مختص نہ تھا بلکہ اس میں پوری امت کو ترغیب ہے کہ مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی بد دعا دل کی گہرائی سے نکلتی ہے اس لئے اس میں غایت درجہ کا اخلاص ہوتا ہے اور اخلاص والے کی دعا اللہ ضرور قبول فرماتے ہیں۔ اگر چہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔

ترکیب

اتق امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، دعوۃ المظلوم مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر ان کا اسم، لیس فعل ناقص، بینھا مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، بین اللّٰہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول فیہ ہوا ثابتا محذوف کا، ثابتا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور مفعول فیہ سے مل کر لیس کی خبر مقدم حجاب اسم مؤخر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل اور تعلیل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

۱۷۲ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا

نہ قبروں کے اوپر بیٹھو اور نہ قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو

توضیح

ملا علی قاریؒ نے علامہ ابن ہمامؒ سے نقل کیا ہے کہ قبروں پر بیٹھنا، اس کو روندنا اور تکیہ بنانا سب مکروہ ہے۔ لوگوں کی یہ عادت دیکھی گئی ہے کہ اپنے کسی عزیز یا رشتہ دار کی قبر تک پہنچنے کیلئے درمیان کی قبروں کو بلا تکلف روندتے چلے جاتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط حرکت ہے علماء کرام نے یہاں تک فرمایا کہ آدمی کو چاہئے کہ قبرستان میں ننگے پاؤں چلے اور اس کو مستحب بتایا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا طریقہ قبرستان میں جانے کا یہ تھا کہ آپ جب تشریف لے جاتے تو کھڑے کھڑے دعا مانگتے اور یوں فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَ اَسْأَلُ اللّٰهَ لِيْ وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ۔

اے مومنین کے گھر تم پر سلامتی ہو اور انشاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے امن وعافیت مانگتا ہوں۔

ترکیب

لا تجلسوا نہی حاضر،ضمیر بارز فاعل ، علی القبور جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ،واؤ عاطفہ،لا تصلوا الیها بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف ،معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۱۷۳ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً

بے زبان چو پایوں کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ان پر سواری کرو جبکہ وہ سواری کے قابل ہوں اوران کو صحیح حالت میں چھوڑ دو

لغات:۔البهائم ، البهيمة کی جمع ہے بمعنی جانور۔ المعجمة: گونگا،باب کرم سے بمعنی لکنت ہونا۔

توضیح

هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ !یہ بے زبان چو پائے۔جانوروں کو المعجمه (گونگے)اس لئے کہتے ہیں کیونکہ جانور بھی اپنی بھوک پیاس تھکن وغیرہ کو بیان کرنے سے عاجز ہوتے ہیں۔اس نقطہ سے مالک کو یہ ترغیب دی گئی ہے کہ جانور تو اپنی ضروریات بیان نہیں کرسکتے مگرتم اس کا خیال رکھو۔اس کے کھانے پینے کا اوران کو زیادہ تکلیف نہ دو۔اوراس میں اس کی بھی ترغیب ہے کہ دانہ پانی وغیرہ یہ مالک پر لازم ہے اور وہی اس کا بندوبست کرے کہ جب یہ سواری کرتا ہے تو اس کے دانہ، پانی اور آرام کا بھی خیال رکھے صرف یہ نہیں کہ سواری کی اور اس کو چھوڑ دے کہ خود وہ چرے۔

فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً ۔اس جزء میں اس بات کی ترغیب ہے کہ جانوروں کی خبر گیری کی

جائے ان کے دانہ پانی آرام میں کوتاہی نہ کی جائے۔ اگر ان باتوں کا خیال رکھا جائے گا تو وہ جانور زیادہ دنوں تک تمہاری سواری کے قابل رہے گا اور جب تھک جائے تو آرام کرنے دو تا کہ اس میں پھر توانائی آجائے اور تمہاری سواری کیلئے دوبارہ تیار ہو جائے۔

ترکیب

اتقوا: امر حاضر، ضمیر بارز فعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فی جار، ھذہ اسم اشارہ، البھائم موصوف، المعجمۃ صفت، موصوف صفت مل کر مشار الیہ، اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مفسر یہ، ارکبوا: امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ھا ضمیر ذو الحال، صالحۃ حال، حال ذو الحال مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اترکوھا صالحۃ بترکیب سابق جملہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر تفسیر، مفسر اور تفسیر مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تفسیر یہ ہوا۔

۱۷۴ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحْرِمٌ

کوئی مرد اجنبیہ عورت کے ساتھ ہرگز خلوت نہ کرے اور کوئی عورت محرم کے بغیر ہرگز سفر نہ کرے۔

لغات: يَخْلُوَنَ: ۔باب نصر سے خَلَا يَخْلُوْ بمعنی تنہائی اختیار کرنا۔ مَحْرَمٌ: وہ رشتہ دار جس سے کبھی بھی نکاح درست نہ ہو۔ اسکی جمع محارم آتی ہے۔

توضیح

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ ۔کوئی شخص کسی اجنبی عورت سے خلوت نہ کرے کیونکہ شیطان دشمن ہے۔ ایک دوسرے کے دل میں محبت ڈال کر ان کو غلط راستہ پر ڈال دیتا ہے۔ اسی وجہ سے

شیطان کا مقولہ ہے کہ اگر رابعہ بصری جیسی نیک عورت اور حسن بصری جیسا نیک مرد اگر آپس میں خلوت کریں تو میں ان دونوں کو بھی غلط راستہ میں مبتلا کردونگا۔ شریعت نے پہلے ہی سے اس کو حرام کردیا تا کہ آدمی غلط راستہ پر نہ نکل جائے

اِلَّا وَ مَعَهَا مَحْرَمٌ ۔محرم کہتے ہیں جس کے ساتھ ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہو خواہ قرابت کیوجہ سے یا رضاعت یا سسرالی ناطے کی بناء پر۔

ترکیب

لا یخلون نہی غائب با نون تاکید ثقیلہ، رجل فاعل، بامرأة جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ، و لا تسافرن نہی غائب با نون تاکید ثقیلہ، امرأة ذوالحال، الاحرف استثناء لغو، واوٗ حالیہ، معها مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ثابت محذوف کا، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، محرم مبتداء مؤخر، مبتدء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال، حال ذوالحال مل کر فعل، لا تسافرن فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

۱۷۵ لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ

جانوروں کی پشت کو منبر نہ بناؤ۔

لغات:۔ ظهور : پیٹھ۔ یہ ظهر کی جمع ہے۔ دواب، باب ضرب سے دَبَّ یَدِبُ بمعنی ہاتھ پاؤں کے بل چلنا۔ یہ دابة کی جمع ہے مناير: بلند جگہ یہ منبر کی جمع ہے

توضیح

اگر آدمی کسی جانور پر سوار ہو اور کسی شخص سے بات کرنی ہو تو چاہیئے کہ نیچے اتر جائے تا کہ اتنی دیر وہ جانور بھی آرام کرلے۔ یہ اسوقت ہے جب کہ لمبی بات کرنی ہو اور اگر معمولی سی بات ہو تو

جانور پر سوار ہوتے ہوئے بھی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اگر ضرورت ہو تو جانور پر سوار ہو کر بات کر سکتے ہیں جیسے کہ روایت صحیحہ سے ثابت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔

لیکن مسلسل سوار رہنے سے آدمی کو نقصان بھی ہوتا ہے وہ یہ کہ اس کے پٹھے سست ہو جاتے ہیں کچھ پیدل چلنا صحت کے مفید بھی ہے۔

ترکیب

لا تتخذوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، ظہور دوابکم مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اول، منابر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۷۶ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئاً فِيْهِ الرُّوحُ غَرَضاً

کسی بھی جاندار چیز کو باندھ کر نشانہ نہ بناؤ

لغات:۔ الروح: جان نفس۔ قال تعالیٰ: ویسئلونک عن الرُّوحِ ۔عرض: بمعنی حاجت اسکی جمع اعراض آتی ہے یہاں مراد نشانہ ہے۔

توضیح

اس عالم دنیا میں ہر ایک جاندار کو اپنی حفاظت کرنے کا پورا حق حاصل ہے خواہ وہ اشرف المخلوقات ہو یا حیوانات ہو۔ کسی پر بھی ظلم کرنا سخت گناہ ہے۔ اگر خدائے تعالیٰ نے انسان کو طاقت وقوت عطا کر کے حیوانات پر تسلط عطا کیا ہے تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ وہ اپنی طاقت وقوت اور اس اختیار کے بل بوتے پر محض شوق پورا کرنے کیلئے محض جانوروں کو تختہ مشق بنائے حدیث بالا کا یہی مطلب ہے کہ جانوروں کو باندھ کر مت مارو۔

ترکیب

لا تتخذوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل ، شئ موصوف، فیہ جار مجرور، متعلق کائنا محذوف کے، الروح کائنا کا فاعل، کائناً اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول اول، غرضا مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۷۷ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا

دو آدمیوں کے درمیان انکی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو

لغات: تجلِس: باب ضرب سے جَلَسَ يَجْلِسُ بمعنی بیٹھنا

توضیح

حدیث کا مدعا یہ ہے کہ جب دو آدمی بیٹھے ہوں تو اب تیسرے آدمی کیلئے مناسب نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان میں جا کر بیٹھ جائے ممکن ہے کہ وہ دونوں اس آدمی کے آنے کی وجہ سے جو آپس میں باتیں کرنا چاہتے تھے نہ کر سکیں

اس حدیث کے ہم معنی دوسری حدیث بھی آئی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا ۔"حلال نہیں ہے کسی آدمی کیلئے کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان فرق کرے مگر ان دونوں کی اجازت کے ساتھ"۔

ترکیب

لا تجلس نہی حاضر، ضمیر مستتر فاعل، بین مضاف، رجلین مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، الاحرف استثناء لغو، ب جار، اذنہما مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر فعل، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۷۸ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّأُهَا

صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ مصیبت اس سے آگے نہیں بڑھتی

لغات:۔ بادروا: باب مفاعلہ سے بَادَرَ يُبَادِرُ بمعنی جلدی کرنا۔ یتخطأ ھا تجاوز کرنا

توضیح

صدقہ سے بلاؤں ومصائب کا دور ہونا متعدد روایت میں مختلف مضامین کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ اپنے مالوں کو زکوۃ سے پاک کیا کرو۔ اور اپنے بیماروں کا صدقے سے علاج کیا کرو اور مصیبتوں کی موجوں کا دعا سے دفاع کیا کرو۔ یعنی جب صدقے سے بیماری کا علاج کروگے تو ان کا اثر زائل ہوجائے گا اور وہ ضرر رسانی ختم ہوجائے گی۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ صدقہ ستر بیماریوں کو دور کرتا ہے جسمیں سے کم درجہ برص اور جزام کی بیماری کا ہے۔

ترکیب

بادروا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، بالصدقۃ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، البلاء ان کا اسم، لا یتخطأ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، ھا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر ان کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

۱۷۹ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ

اپنے بھائی کے ایسے عیب کو لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرو (جس سے اس کو شرمندگی ہو) پس اللہ اس پر رحم کرے گا اور تم کو اسمیں مبتلا کردے گا۔

لغات:۔ الشماتة :باب سمع شَمِتَ يَشْمَتُ کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔

ویَبْتَلِيکَ :باب افعال سے اِبْتَلٰی یَبْتَلِی بمعنی آزمائش کرنا۔ مصیبت میں ڈالنا باب نصر سے بَلَا یَبْلُوْا بمعنی ازمانا، تجربہ کرنا۔

توضیح

اسلام نے مسلمانوں کے درمیان مواخاۃ قائم فرمائی کہ معاشرہ میں ایک دوسرے کی ہمدردی، خیر خواہی رہے اور ہر اس فعل سے منع فرمایا جس سے اس مواخاۃ بھائی چارگی میں کمی آتی ہو اسی لئے باہم سوءظن، جاسوسی، ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارنا، غرض جو بھی امر اس بھائی چارگی کے ماحول کیلئے رکاوٹ و مانع ہو اس سے منع فرمایا ہے۔

اسی میں لوگوں کی عیب جوئی ہے۔ پھر اس سے زیادہ بدتر کام کہ اس کا اظہار لوگوں کے سامنے کرتا پھرے۔ متعدد احادیث میں مسلمان کی ستر پوشی کی اہمیت وترغیب وارد ہوئی ہے اور پردہ دری پر سخت سے سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ دری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ دری فرماتے ہیں حتیٰ کہ گھر بیٹھے اس کو رسوا کر دیتے ہیں۔

ترکیب

لا تظهر نہی حاضر،ضمیر مستتر فاعل،الشماتة مفعول بہ،ل جار، اخیک مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل ،ف تعلیلیہ ،یرحم فعل مضارع ،ہٗ ضمیر مفعول بہ،لفظ اللّٰه فاعل،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ،واؤ، عاطفہ،یبتلی فعل مضارع ،ہو ضمیر مستتر فاعل ، ك ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ،معطوف علیہ، معطوف مل کر تعلیل، معلل اور تعلیل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعلیلیہ

ہوا۔

۱۸۰ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ

مشرکین کے ساتھ جہاد کرو اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کیساتھ

توضیح

جہاد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا رہے اور اللہ کی زمین پر اللہ کے نام کا جھنڈا بلند ہو جائے۔ اور اللہ کے باغی منکروں کا دعویٰ سرنگوں ہو جائے اس کیلئے جو کوشش محنت کرے وہ بہت ہی فضائل کا مستحق ہوگا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ کسی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ بہتر عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (۱) وقت پر نماز پڑھنا (۲) والدین سے حسن سلوک (۳) اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حدیث بالا میں تین طرح سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے اول جان سے کہ جب حق و باطل کے درمیان معرکہ پیش آجائے تو اپنی جان کو لے کو میدان میں اتر جائے دوم مال سے کہ لشکر کی تیاری کیلئے یا باطل کو مٹانے کیلئے جب مال کی ضرورت پڑے تو یہ اپنے مال کو پیش کر دے۔ سوم زبان سے کہ دشمنان اسلام کے عقائد و نظریات کی زبان سے مذمت کرے۔

ترکیب

جاھدوا: امر حاضر، ضمیر بارز فاعل المشرکین مفعول بہ باجار، اموالکم مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، انفسکم مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واو عاطفہ السنتکم مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۸۱ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو اگر اس کو نہ پائے تو اچھی بات کہہ دے

لغات:۔ شق: جانب، کنارہ۔ اسکی جمع شقوق ہے باب نصر سے شَقَّ یَشُقُّ بمعنی توڑنا ، پھاڑنا۔

توضیح

صدقہ سے مصائب و بلاء کا دور ہونا روایات کثیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اس حدیث میں حضور ﷺ نے ایک اور اہم امر کی طرف توجہ دلائی کہ جس طرح صدقہ سے دنیاوی مصائب و بلاء دور ہوتے ہیں اسی طرح آخرت میں جہنم سے بچاؤ کا بھی ذریعہ ہے۔ دوسری بات اس حدیث میں یہ ہے کہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو یعنی اگر زیادہ نہیں ہے تو نہ کریں بلکہ فرمایا جتنا بھی ہو جس قدر استعداد ہو اور آسان ہو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ سے خریدے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ میں تجھے اللہ جل شانہ کے کسی عتاب سے نہیں بچا سکتا۔ اے عائشہ کوئی مانگنے والا تیرے پاس سے خالی ہاتھ نہ جائے چاہے بکری کا کھر ہی نہ ہو۔

ترکیب

اتقوا: امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، النار مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ واؤ مبالغہ، لو وصلیہ شرطیہ، ب جار، شق تمرۃ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائن محذوف کے، کائن اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اسکی جزا اتقوا النار قرینہ ماقبل کی بناء پر محذوف ہے، شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ جزئیہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، من موصولہ، صلہ متضمن معنی شرط، لم یجد فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر شرط، جزائیہ، ب جار، کلمۃ موصوف، طیبۃ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اتقوا محذوف کے، اتقوا فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا

مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۱۸۲ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَکَ قَبْلَ هَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سُقْمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَيٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) صحت کو بیماری سے پہلے (۳) خوشحالی کو فقر سے پہلے (۴) فراغت کو مشغولی سے پہلے (۵) زندگی کو موت سے پہلے

لغات

واغْتَنِمْ: غنیمت سمجھنا، باب سمع سے غَنِمَ یَغْنَمُ سبقت حاصل کرنا۔ قال تعالیٰ: واعْلَمُوْا اَنَّ مَا غَنِمْتُمْ۔ شباب: جوانی باب ضرب سے شَبَّ یَشِبُ جوان ہونا۔ هَرَمَ: بوڑھا ہونا۔ باب سمع سے هَرِمَ یَهْرَمُ بہت بوڑھا ہونا۔ سُقْمُ: باب کرم سے بمعنی بیمار ہونا۔

توضیح

(۱) آدمی جوانی میں وہ اعمال کر سکتا ہے جو بڑھاپے میں نہیں کر سکتا۔ جوانی میں نیکی کی عادت ڈال لی گئی تو پھر بڑھاپے میں آسانی سے نیکیاں کرتا رہے گا۔ اگر نہ بھی کر سکا تو ثواب ملتا رہتا ہے (۲) ایمان لانے کے بعد سب سے بڑی نعمت صحت و تندرستی ہے کیونکہ جب بیماری میں بدن کمزور ہو جائے گا تب بدن اللہ کی پوری طرح اطاعت نہیں کر سکے گا (۳) جب اللہ انسان کو مال دے تو اسکو خوب دین کے کاموں میں خرچ کرے ایسا نہ ہو کہ مال ختم ہو جائے یا موت آ جائے پھر تمنا کرے گا تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا (۴) جب آدمی مصروف ہو جاتا ہے تب اس کی فراغت کے وقت کی قدر آتی ہے کاش کچھ فراغت مل جائے تا کہ میں اللہ کی اطاعت میں اسکو لگا دوں جیسے کہ مقولہ

ہے۔ النِّعْمَۃُ اِذَ افْتُقِدَتْ عُرِفَتْ۔ جب نعمت ہاتھ سے نکل جاتی ہے پھر اس کی قدر آتی ہے۔" اس پر فقیہ ابو اللیث السمر قندیؒ نے یہ حدیث نقل کی ہے رات بڑی لمبی ہے اس کو اپنی نیند سے چھوٹی مت کرو۔ اور دن روشن ہے اس کو اپنے گناہوں سے تاریک نہ کرو (۵) آدمی زندگی میں تو عمل کی طاقت رکھتا ہے موت آنے پر یہ طاقت چھن جائے گی اس لئے اپنی اس عمر فانی کو ضائع نہ کرے ایک دانا کا قول ہے بچپن کھیل میں جوانی مستی میں اور بڑھاپا سستی اور غفلت میں گزارا تو خدا پرستی کیلئے کہاں سے وقت نکالے گا اسی لئے زندگی میں اللہ کی اطاعت کیلئے وقت کو فارغ کرنا ہے۔

ترکیب

اغتنم امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، خمسا مبدل منہ اول، شبابک مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، صحتک مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، غناك مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، فراغک مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثالث، واؤ عاطفہ، حیوتک مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر بدل، مبدل منہ اول اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ، قبل مضاف خمس مضاف الیہ، دونوں مل کر مبدل منہ ثانی، قبل مضاف، حرم مضاف الیہ مضاف، ك ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، قبل سقمک بترکیب سابق معطوف اول، واؤ عاطفہ، قبل فقرك معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، قبل شغلک معطوف ثالث، واؤ عاطفہ، قبل موتک معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے ملکر بدل، مبدل منہ ثانی اپنے بدل سے مل کر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لیس الناقصة

۱۸۳۔ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

نہیں ہے طاقتور پہلوان جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور پہلوان تو وہ ہے جو اپنے نفس کو غصہ کے وقت قابو میں رکھے

لغات

الشدید: بہادر، قوی قال تعالیٰ؛ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْد ۔ اسکی جمع اشداء آتی ہے باب نصر، ضرب سے شَدَّ یَشُدُّ بمعنی مضبوط کرنا۔ الصُّرَعَةُ: جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ باب فتح سے صَرَعَ یَصْرَعُ بمعنی پچھاڑ دینا

توضیح

غصہ شیطانی وسوسوں سے پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے آدمی ظاہری و باطنی اعتدال کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ غصہ اس صورت میں مذموم ہے جب کہ باطل کیلئے ہو اور جب کہ راہ حق کو وہ چھوڑے اور اگر غصہ حق کیلئے ہو تو یہ محمود ہے۔ اس تمہید کے بعد اب حدیث بالا کو دیکھئے۔ فرمایا جا رہا ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا پہلوان اگر کسی بڑے پہلوان کو میدان میں پچھاڑ دے مگر وہ خود اپنے نفس سے پچھاڑا جائے تو یہ درحقیقت پہلوان نہیں اور جو اپنے نفس کو زیر کردے جو حقیقت میں اس کا سب سے بڑا دشمن ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے اَعْدیٰ عَدُوِّكَ الَّتِىْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ۔ تمہارے دشمنوں میں سے سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو تمہارے پہلو میں ہے

نفس کو پچھاڑنے والے کو بڑا پہلوان کیوں کہا گیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جسم فانی ہے اس کی کوئی خاص اہمیت نہیں بخلاف روح کے جو اصل ہے ہمیشہ رہنے والی ہے تو اب جو نفس امارہ کو پچھاڑے گا اس کی حیثیت شریعت کے نزدیک زیادہ ہوگی جسم کے پچھاڑنے والے سے

ترکیب

لیس :فعل ناقص، الشدید لیس کا اسم، ب جار، الصرعة مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھُ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر ، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ انما کلمہ حصر الشدید مبتدا، الذی موصول، یملک فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل ، نفسہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، عند الغضب مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

۱۸۴ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اسکے خاوند کے خلاف یا کسی غلام کو اسکے آقا کے خلاف بد راہ کرے۔

لغات:۔ خَبَّبَ :دھوکا دینا، بگاڑنا، برانگیختہ کرنا

توضیح

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی کسی کی بیوی کو اس کے خاوند کے خلاف اکسائے اس کی شکل یہ ہوئی کہ بیوی کے سامنے اس کے خاوند کی خوب برائی کی جائے اور یہ دوسری شکل بھی ممکن ہے کہ اس کی بیوی کے سامنے دوسرے اجنبی آدمی کی ایسی ایسی خوبیوں کو بیان کیا جائے کہ وہ یہ سمجھ لے کہ واقعی میرے شوہر میں تو یہ خوبیاں موجود نہیں جو یہ فلاں شخص کے اندر ہے اس سے بھی دوسرے آدمی کی عزت اور اپنے شوہر سے اتنے نفرت اس کے دل میں پیدا ہوگی۔ یہ شکل بھی ممکن ہے کہ کسی کی بیوی کو بہکایا جائے کہ تم اپنے شوہر سے اتنے مال وغیرہ کا مطالبہ کرو کہ فلاں بیوی نی ہ مطالبہ کیا اس کے شوہر نے اس کو لا کر دیا تم بھی ایسا کرو اور یہ شکل بھی ممکن ہے کہ کہے اب یہ زمانہ نہیں رہا کہ

بیوی شوہر کی خدمت کرے تم اپنے خاوند کی کیا نوکرانی ہو ہمیشہ اس کی خدمت کرتی ہے

اسی طرح غلاموں اور نوکروں کے بارے میں بہکایا جائے کہ تم اپنے مالک کا گھر چھوڑ کر چلے جاؤ یا نوکر کو کہا جائے کہ فلاں جگہ پر اچھی نوکری ہے وہاں چلے جاؤ۔ یہاں اتنے کم میں تم کیوں نوکری کر رہے ہو۔ بہر حال ہر وہ صورت جسمیں بیوی کو اس کے شوہر کے خلاف بہکایا جائے یا نوکر کو آقا کے خلاف یہ سب صورتیں انتہائی نازیبا ہیں ان سے اجتناب ضروری ہے۔

ترکیب

لیس فعل ناقص، منا جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، من موصول، خبب فعل ماضی، (ھو ضمیر مستتر فاعل) ،امرأة معطوف علیہ، او حرف عطف، عبدا معطوف، دونوں مل کر مفعول بہ، علیٰ جار ،زوجھا مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، او عطف، علیٰ جار، سیدہ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لیس کا اسم، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۸۵ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور اچھی باتوں کا حکم نہ کرے اور بری باتوں سے نہ روکے

لغات:۔ يُوَقِّرْ: وَقَرَ يَقِرُ باب ضرب سے صاحب وقار ہونا

تشریح

اسلام نے پاکیزہ زندگی گذارنے کی مکمل تعلیم دی ہے یہ حدیث بھی اسی تعلیم کی معلم ہے اسمیں

بھی حضورﷺ نے چھوٹے بڑوں کے باہمی آداب سکھائے ہیں چنانچہ بچوں پر رحمت وشفقت کا حکم فرمایا۔ دوسری چیز بڑوں کا احترام ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اکرام میں سے ہے کہ بوڑھے مسلمان کا اکرام کرنا۔ ایک جگہ فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت نہ پہچانے

اس کیلئے ایک دوسرے کو نصیحت کرنا اور بھلائی پر آمادگی کرنا برائی سے بچانا یہ نہایت ضروری ہے اس لئے اس امر کیطرف بھی تنبیہ فرمادی جیسا کہ قرآن میں ہے وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ نصیحت فرماتے رہئے نصیحت مؤمنین کو فائدہ دیتا ہے

ترکیب

لیس فعل ناقص، منا جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، من موصول، لم یرحم فعل مضارع مجزوم، ھو ضمیر مستتر فاعل، صغیرنا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لم یوقر کبیرنا بترکیب سابق معطوف اول، واؤ عاطفہ، یأمر فعل فعل مضارع مجزوم، ھو ضمیر مستتر فاعل، بالمعروف جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، ینہ عن المنکر بترکیب سابق معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لیس کا اسم، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۸۶ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ

وہ شخص مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی اسکے پہلو میں بھوکا رہے

لغات: یشبع : شَبِعَ يَشْبَعُ باب سمع سے بمعنی شکم سیر ہونا۔ جنبہ جانب، پہلو۔ قال تعالی فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ

توضیح

کوئی مومن اور مسلمان اس وقت تک کامل درجے پر نہیں پہنچ سکتا جب تک اپنے پڑوسی کا خیال نہ رکھے خاص کر کے جب کہ وہ بھوکا ہو۔ اس کو کچھ نہ کچھ بھیج دے۔ یہاں تک کہ ایک روایت میں فرمایا کہ تمہارے پاس زیادہ شوربا نہیں تو جو شوربا ہے اسی میں کچھ پانی ملالو اور پھر اس میں سے پڑوسی کو بھی کچھ بھیج دو۔ شریعت نے دوسری طرف پڑوسی کو بھی یہ سمجھایا کہ اگر پڑوسی جو معمولی سی بھی چیز بھیج دے تو اسکو حقیر نہ جانے خوشی کے ساتھ قبول کرلے اگرچہ بکری کی کھری ہی کیوں نہ ہو

سب سے زیادہ وہ پڑوسی مقدم ہوگا جس کا دروازہ آدمی کے گھر سے زیادہ نزدیک ہو جیسا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دو ہمسایوں میں ایک کا دروازہ تو میرے سامنے ہے اور دوسرے کا دروازہ مجھ سے دور ہے بعض مرتبہ میرے پاس اتنی چیز نہیں ہوتی کہ دونوں کو بھیجی جاسکے تو دونوں میں سے کس کا حق زیادہ ہے اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ پڑوسی جس کا دروازہ تمہارے سامنے ہے وہ زیادہ حقدار ہے

ترکیب

لیس فعل ناقص، المؤمن لیس کا اسم، ب زائدہ، الذی اسم موصول، یشبع فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر ذوالحال، واؤ حالیہ، جارہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مبتداء، جائع صیغہ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الی حرف جار، جنبہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، حال ذوالحال مل کر یشبع کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۸۷ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ

وہ شخص مومن نہیں جو دوسرے پر طعن کرنے والا ہو اور جو دوسروں پر لعنت کرنے والا ہو اور جو بے ہودہ باتیں کرنے والا ہو۔

لغات:۔ الطعان: صیغہ مبالغہ بمعنی بہت زیادہ طعنہ دینے والا باب نصر اور فتح سے طَعَنَ يَطْعَنُ طعناً بمعنی نیزہ مارنا۔ لعان: صیغہ مبالغہ بہت زیادہ لعنت کرنا والا باب فتح سے لَعَنَ يَلْعَنُ بمعنی لعنت کرنا، گالی دینا۔ الفاحش: حد سے گزرنے والا

توضیح

للعان: مبالغہ کا صیغہ ہے بہت زیادہ لعنت کرنے والا اسمیں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ لعنت کرنے پر جو وعید ہے وہ کبھی کبھار کی لعنت پر نہیں ہے بلکہ جو کثرت سے اس مرض میں مبتلا ہو گا اس کیلئے ہے مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آدمی کبھی کبھار کر لیا کرے۔

لَا الْفَاحِش: فحش گو نہیں ہوگا۔ مومن فضول غلط بکواس نہیں کرتا۔ زبان کی حفاظت کرتا ہے۔ مشکوۃ کی ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اس پر بھی پکڑے جائیں گے جو کچھ بات زبان سے کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر تیری ماں روئے اے معاذؓ! کیا آدمیوں کو ناک کے بل اوندھے منہ جہنم میں زبان کے علاوہ اور کوئی چیز بھی ڈالتی ہے؟ اور بہت سی روایت میں سخت سے سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں اس لئے کہتے ہیں کہ پہلے تو لو پھر بولو۔ اللہ زبان کے فتنہ سے سب کی حفاظت فرمائے

ترکیب

لیس فعل ناقص، المئومن لیس کا اسم، ب زائدہ، الطعان معطوف علیہ، واوٗ عاطفہ، لا زائدہ برائے تاکید، ب زائدہ برائے تاکید، اللعان معطوف اول، واوٗ عاطفہ،

الفاحش معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، لا زائدہ، البذی معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۸۸ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا

صلہ رحمی کرنے ولا وہ شخص نہیں جو بدلے میں کرے (یعنی برابر برابری کا معاملہ کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا شخص تو وہ ہے کہ جب اس سے قطع تعلقی کی جائے تو وہ تعلق کو قائم رکھے

لغات

الواصل: جوڑنے والا۔ وَصَلَ يَصِلُ باب ضرب سے بھی جوڑنا، صلہ رحمی کرنا۔ المکافی: احسان کا بدلہ احسان سے یا اس سے زیادہ اچھی طرح سے دینا۔ رحمۃ: قرابت، رشتہ دار۔ اسکی جمع ارحام آتی ہے۔ قال تعالیٰ: واتقوا الله الذی تسآءلون به والارحام۔

توضیح

صلہ رحمی کی حقیقت یہ ہے کہ اگر دوسرے کی طرف سے بے نیازی بے التفاتی یہاں تک کہ قطع تعلق بھی ہو تو یہ اس کو جوڑنے کی فکر میں ہو اور ان پر صلہ رحمی کرتا رہے۔

ایک دوسری روایت میں یہ مضمون زیادہ وضاحت سے آیا ہے۔ ایک صحابی نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! میرے رشتہ دار ہیں میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں وہ قطع رحمی کرتے ہیں میں ان پر احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ہر معاملہ میں تحمل سے کام لیتا ہوں وہ جہالت پر اترے رہتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ سب بات صحیح ہے تو تو ان کے منہ میں خاک ڈال رہا ہے (یعنی ان کو ذلیل کر رہا ہے) تیرے ساتھ اللہ کی مدد شامل حال رہے گی جب تک تو اپنی اس عادت پر جمارہے گا۔

ترکیب

لیس فعل ناقص، الواصل لیس کا اسم، ب زائدہ، المکافی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، واؤ استینافیہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، الواصل لکن کا اسم، الذی اسم موصول، اذا حرف شرط، قطعت فعل ماضی مجہول، رحمہ مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، وصل فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، ھا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ مل کر لکن کی خبر، لکن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

۱۸۹ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

نہیں ہے دولت مندی مال واسباب کی زیادتی سے بلکہ دولت مندی دل کا غنی ہونا ہے

لغات: عرض ، متاع ۔ سامان جمع عروض آتی ہے

توضیح

دل کے غنی ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ حاصل ہو جائے اس پر دل مطمئن ہو جائے اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے اور مال و دولت ے سہارے کے بجائے اللہ پر سہارا رکھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہر روز ایک فرشتہ عرش سے منادی کرتا ہے کہ اے انسان! گمراہ کرنے والے زیادہ مال سے کفایت کرنے والا تھوڑا مال تیرے لئے بہتر ہے،، تو جس کا دل غنی ہو جائے اگر چہ اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو تب بھی اس کا دل مطمئن رہتا ہے۔ بخلاف اس شخص کے جس کے دل میں حرص اور طمع ہو خواہ اس کے پاس مال کتنا کیوں نہ ہو وہ فقیر ہی ہے۔

بعض علماء کرام نے اس حدیث کا دوسرا مطلب یہ بھی بیان کیا ہے کہ غنی النفس سے مراد اخلاق حمیدہ علمی کمالات ہیں کہ جس کے اندر کمالات حمیدہ ہوں تو وہ امیر ہے اگر چہ مال و دولت کے اعتبار سے اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو بخلاف اس کے کہ ایک آدمی کے پاس مال و دولت بہت ہو مگر اخلاق حمیدہ سے خالی ہو تو وہ حقیقت میں فقیر ہے

ترکیب

لیس فعل ناقص، الغنی لیس کا اسم، عن جار، کثرۃ العرض مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعل خبریہ ہوا۔ واؤ استینافیہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، الغنی لکن کا اسم، غنی النفس مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، لکن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ

۱۹۰ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِیْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِیْ خَيْرًا

جھوٹا وہ شخص نہیں جو لوگوں میں صلح کرائے اور خود بھی اچھی بات کہے اور دوسرے کی طرف بھی اچھی بات کی نسبت کرے (اگر چہ اس میں وہ جھوٹ سے کام لے)

لغات: ینمی: باب ضرب سے نمی یَنْمِی بمعنی بلند کرنا، منسوب کرنا۔

توضیح

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے باہمی نزاع اور فتنہ وفساد کو ختم کرانے کیلئے کوئی شخص اگر ایسی بات بھی کہہ دے جو واقعہ کے خلاف ہو تو جھوٹ نہیں ہوگا۔ اور اس پر جھوٹ کا گناہ نہیں ہوگا بلکہ ایسے شخص کیلئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے جو دو آدمیوں کے درمیان صلح کرائے اللہ اس کو ایک ایک پر ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب

مرحمت فرماتے ہیں بشرطیکہ اس میں اخلاص کے ساتھ آپس کے نزاع کوختم کرنے کی نیت ہو
مثلاً دو آدمیوں کا آپس میں نزاع ہو گیا تو اب تیسرا آدمی پہلے کے پاس جا کر کہتا ہے کہ وہ دوست جس سے تمہارا جھگڑا ہوا تھا تمہاری بہت تعریف کرر ہا تھا اور اس نے تم کو سلام بھی بھیجا ہے اگر چہ اس نے سلام نہ کہلوایا ہو یا اس کی تعریف نہ کی ہو۔ پھر یہ دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی بات کرتا ہے۔

ترکیب

لیس: فعل ناقص، الکذاب لیس کا اسم، الذی موصول، یصلح فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، بین الناس مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یقول فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، خیر امقولہ، (مفعول بہ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف اول، ینمی خیرا بترکیب سابق معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

۱۹۱ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ

اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔

توضیح

انسان اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے سیکڑوں قسم کی تدبیریں کرتا ہے اور اس میں بڑی بڑی تکالیف بھی اٹھاتا ہے بسا اوقات وہ ساری تدبیریں الٹی پڑ کر نقصان دے جاتی ہے ہیں۔ خود اللہ جل جلالہ کا ارشاد گرمی ہے اُدْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ مجھ سے دعا کرو میں تمہارا کام پورا کردونگا۔ جس کو اللہ سے دعا مانگنے کی توفیق مل گئی تو یہ اس کی علامت ہے کہ اس کی مراد پوری ہوگی۔ یہی نہیں کہ صرف اس کی مرادیں پوری ہوں گی بلکہ وہ اللہ کا مقرب بھی بن جاتا ہے اور جو اللہ سے دعا نہیں مانگتا اپنی تدبیروں میں پھنستا جاتا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

جو اللہ سے ہر حال میں دعا مانگتا رہتا ہے تو فرشتے بھی اس کی سفارش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جانی پہچانی آواز ہے

خلاصہ یہ ہوا کہ جو اللہ سے دعا کرتا رہتا ہے اس کا فرشتوں کے ساتھ بھی اور خدا کے ساتھ بھی قرب رہتا ہے

ترکیب

لیس فعل ناقص، شیء لیس کا اسم، اکرم صیغہ اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، علی اللہ جار مجرور ملکر متعلق اول اسم تفضیل کا، من الدعاء جار مجرور مل کر متعلق ثانی، اکرم اسم تفضیل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۹۲ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

وہ ہم میں سے نہیں جو اپنے رخساروں کو پیٹے، گریبان کو پھاڑے اور ایام جاہلیت کی طرح آواز بلند کرے

لغات:۔ الخدود: یہ خد کی جمع ہے بمعنی رخسار۔ الجیوب: یہ جیب کی جمع ہے بمعنی گریبان۔ باب ضرب سے جَابَ يَجِيْبُ بمعنی گریبان بنانا۔ شق: باب نصر سے شَقَّ يَشُقُّ بمعنی پھاڑنا

توضیح

کسی عزیز رشتہ دار دوست یا متعلق شخص کی وفات پر آدمی کو رنج و افسوس کا ہونا ایک فطری امر ہے۔ آدمی کا مرحوم سے جتنا تعلق ہوگا اتنا رنج و غم ہوگا یہاں تک کہ جناب نبی کریم ﷺ کے بیٹے کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ کو بھی سخت رنج ہوا اور اس غم میں آپ ﷺ کے آنسو مبارک بھی نکل رہے

تھے آپ ﷺ کی اس حالت کو دیکھ کر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے سوال کیا کہ آپ بھی رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آنسو کا بہنا رحمت ہے اور اس کے بعد فرمایا اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضىٰ رَبُّنَا وَاِنَّاً بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرٰهِيْم لَمَحْزُوْنُوْنَ ، ، آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، دل غمگین ہے مگر اس کے باوجود ہماری زبانوں پر وہی الفاظ ہیں جن سے ہمارا پروردگار راضی رہے اے ابراھیم! ہم تیری جدائی سے بے شک غمگین ہیں" یہاں تک تو شریعت نے اجازت دی ہے.

ترکیب

لیس فعل ناقص، منا جار مجرور مل کر متعلق کائنا، کائنا کا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، من موصول، ضرب فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل ، الخدود مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، شق اجیوب بترکیب سابق معطوف اول، واؤ عاطفہ، دعا فعل ماضی، ضمیر مستتر فاعل، با جار، دعوی الجاھلیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لیس کا اسم، لیس اپنے خبر مقدم اور اسم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۹۳ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ

نہیں ہے سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی بات کی طرح

لغات:۔ اَلْمُعَايِنَة :باب مفاعلہ سے عَايَنَ يُعَايِنُ بمعنی خود دیکھنا

توضیح

اس حدیث میں آپ ﷺ نے ایک نفسیاتی نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ انسان کا خاصہ ہے

کہ وہ آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز سے جتنا زیادہ اور جلدی متاثر ہوتا ہے اتنا زیادہ اور اتنی جلدی سنی ہوئی چیز سے متاثر نہیں ہوتا۔ انسان سنی سنائی باتوں کو سچ سمجھ کر اپنا اور دوسروں کا نقصان کر بیٹھتا ہے جبکہ حقیقت مختلف ہوتی ہے لہذا انسان کو چاہئے کہ جو کچھ بذات خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ان کو بیان کرے ورنہ غلط فہمی میں خود بھی مارا جائے گا اور دوسرے کا بھی یقیناً نقصان ہوگا

ترکیب

لیس فعل ناقص، الخبر لیس کا اسم لك جار، المعاینه مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الشرط والجزاء

یہاں سے اب مصنفؒ ایسی احادیث کو لائینگے جن میں دو جملے ہوں گے ان میں سے ایک کو شرط اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

۱۹۴ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ

جو اللہ کیلئے تواضع اختیار کرے تو اللہ اس کو بلند کرتا ہے اور جو تکبر کرے اللہ اس کو پست کرتا ہے

لغات:۔ تواضع: ذلیل ہونا، عاجز ہونا۔ باب ضرب سے وَضَعَ یَضِعُ بمعنی رکھنا۔ رَفَعَ: رَفَعَ یَرْفَعُ باب فتح سے بمعنی اٹھانا۔

توضیح

کبر کہتے ہیں کوئی شخص ان اوصاف سے زیادہ کا دعویٰ کرے جو اپنے اندر رکھتا ہے۔ صغر کہتے ہیں اپنے اصل مقام سے بھی اپنے آپ کو نیچے گرا دے جس دعویٰ کا وہ حق رکھتا ہے وہ اس کو بھی ترک کر دے۔ ان دونوں کے درمیان تواضع ہے۔ یہ اعتدال کا مقام ہے کہ اپنے آپ کو نہ حد سے زیادہ بڑھایا جائے اور نہ ہی حد سے زیادہ نیچے گرایا جائے۔ انسان کا اصل کمال اعتدال کی راہ پر

اپنے آپ کو جمائے رکھنا ہے۔اس تمہید کے بعد اب حدیث کو دیکھا جائے۔حدیث بالا میں فرمایا جارہا ہے کہ متکبر و مغرور شخص خود کو بڑا عظیم اور عزت والا سمجھتا ہے اور لوگوں پر اپنی فوقیت دیکھتا ہے مگر وہ خدا کے نزدیک ذلیل وحقیر ہوتا ہے۔

ترکیب

من کلمہ شرط،تو ضع فعل ماضی،ضمیر مستتر فاعل،لـلـه جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،رفـع فعل ماضی،ہٗ ضمیر مفعول بہ،لفظ اللّٰہ فاعل،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا،شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ،واوٴ عاطفہ،مـن تـكـبـر وضعـه الله بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف اور معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۱۹۵ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

جس نے لوگوں کا شکرادانہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکرادانہیں کیا

توضیح

اس حدیث کا مطلب محدثین یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ کی اطاعت اور تابعداری کی جائے اور جو ظاہری طور پر اللہ تعالی کی نعمتوں کے پہنچنے کا اس تک واسطہ اور ذریعہ بنایا ہے، ان کا شکرادا کرنے کا جو حکم دیا ہے اس کی پیروی کی جائے۔تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور پیروی نہیں جس نے ان لوگوں کا شکر یہ ادانہیں کیا جن کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں اس کو دی ہے

جو شخص اپنے محسن کا شکر یہ ادانہیں کرتا اور اس نے جو اس شخص کے ساتھ اچھے معاملات اور احسانات کیئے ہیں اس کا انکار کرتا ہے جب کہ وہ سامنے موجود ہے تو اس انکار نعمت کی عادت کی بناء پر وہ خدا کی نعمتوں کا بھی ناشکرا بن جائے گا

ترکیب

من کلمہ شرط، لم یشکر فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، الناس مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، لم یشکر فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۱۹۶ مَنْ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے

توضیح

حدیث بالا میں فرمایا گیا ہے جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے علماء کرام نے لکھا ہے کہ اگر ترک دعا تکبر اور استغناء کی وجہ سے ہے کہ (معاذ اللہ) مجھ کو خدا سے مانگنے کی ضرورت نہیں تو اس صورت میں اس کا ایمان ہی خطرے میں ہو جاتا ہے قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۔ "جو لوگ (صرف) میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب (مرتے ہی) ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے"

اس آیت میں باالاتفاق مفسرین "عبادتی" سے مراد دعا ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ جو اپنی ضروریات اللہ سے نہیں مانگتا اس سے خدا ناراض ہوتا ہے اور جو جتنا خدا سے مانگے گا اتنی ہی خدا کی ذات اس سے خوش ہوگی۔ تمام انبیاء علیہ السلام اور تمام صلحاء کی سیرت میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ خدا سے خوب مانگنے والے تھے۔

اللہ ناراض ہوتے ہیں جب ان سے مانگنا چھوڑا جائے اور بنی آدم اس وقت ناراض ہوتے ہیں جب اس سے مانگا جائے۔

ترکیب

من کلمہ شرط، لم یسئل فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، یغضب فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، علیہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۱۹۷　مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ

جس کسی نے کسی کو نیک کام کی رہنمائی کی اس بتانے والے کو اس کام کرنے والے کے برابر ثواب ہوگا

توضیح

یہ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں انعامات میں سے ہے کہ کوئی شخص عمل خیر کے وجود میں آنے کیلئے ذریعہ بن جائے وہ اگر چہ عمل نہیں کرتا مگر اس کو عمل کرنے کا ثواب ملتا ہے یہاں اسی کا بیان ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا ایسا ہے جیسا خود نیکی کرنے والا اب یہ لوگوں کو اعمال کیلئے آمادہ کرنا ہے اگر انفرادی عمل ہے تو بھی بہت اجر ہے اگر اجتماعی ہو تو اس کا بھی خوب فائدہ ہوگا۔ جیسے کہ ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر صدقہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مانے یا نہ مانے ہمت نہیں ہارنی چاہئے بلکہ اپنی محنت جاری رکھنی چاہئے اس محنت سے اس داعی کو ضرور ہدایت ملے گی کسی کو ملے یا نہ ملے

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، دل فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، علی خیر جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ ، لہ جار مجرور مل کر متعلق ثابت محذوف کے، مثل مضاف، اجر مضاف الیہ، فاعل مضاف الیہ مضاف، ہٗ

ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر ثابت کا فاعل، ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۱۹۸ مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

جو دوسرے کے مال کو لوٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے

لغات:۔ انتھب: مال غنیمت کو لینا۔ باب فتح نصر۔ سمع سے مال غنیمت لوٹنا

توضیح

جو دوسروں کی بھلائی کو نہیں سمجھتا وہ اس قابل نہیں کہ اس کو اسلامی برادری کا فرد سمجھا جائے اسی وجہ سے فرمایا گیا کہ یہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔ علمائے کرام نے فرمایا کہ جو دوسرے کے مال وغیرہ لوٹے خواہ وہ مسلمان کا ہو یا غیر مسلم کا یہ حرام ہے۔ حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حقوق العباد کی صرف پامالی نہیں بلکہ اس خبیث حرکت کی وجہ سے معاشرہ اور سوسائٹی کا امن وسکون بھی تباہ ہو جاتا ہے اور واسلام تو امن وسکون کا ضامن ہے۔ اسلام کے تابعدار ہونے کے ناطے سے ہر ایک مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس معاشرے کو تباہ ہونے سے بچائے۔ یہ اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب کہ آدمی دوسرے کے مال جائیداد اور دوسرے حقوق کی ایسی ہی حفاظت کرے جیسے کہ اپنی چیزوں کی کرتا ہے۔

ترکیب

من کلمہ شرط، انتھب فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل نھبۃ مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اس کا اسم، منا جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۱۹۹ مَنْ صَمَتَ نَجَا

جوشخص خاموش رہا اس نے نجات پائی

توضیح

انسان اگر اپنی زبان کو بری باتوں سے محفوظ رکھے تو بہت سی آفات سے نجات پا جاتا ہے۔ اکثر آفتوں میں جو انسان مبتلا ہوتا ہے ان میں سے اکثر کا تعلق زبان ہی سے ہوتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر بات چیت کرنا چاندی ہے تو خاموش رہنا سونا ہے۔ اور اگر اس خاموشی میں اللہ کی ذات وصفات پر غور بھی کرلیا جائے تو نورٌ علیٰ نور بن جائے

جب آدمی زبان کو قابو نہ رکھے تو اس کو بسا اوقات معلوم بھی نہیں ہوتا کہ مجھ سے کہاں پر لغزش ہوگئی ہے اور پھر یہ شخص زبان کی ان گنت آفتوں میں پھنستا جاتا ہے۔

جو بات زبان سے نکل گئی وہ اس تیر کی مثل ہے جو کمان سے نکل گیا جس طرح کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں ہوسکتا اسی طرح زبان کی لغزش بھی واپس نہیں ہوسکتی

ترکیب

من: کلمہ شرط۔ صمت: فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ نجا: فعل فاعل سے مل کر اسکی جزاء۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

۲۰۰ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

جوشخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے

توضیح

آدمی جب اسلحہ کو کسی دوسرے پر اٹھاتا ہے خواہ مذاق میں ہی کیوں نہ ہو اور اس کا بالکل استعمال کرنے کی نیت بھی نہ ہو تب بھی ایسا شخص حدیث بالا کی وعید میں داخل ہو جائے گا۔ کیونکہ شیطان تو اسی تاک میں رہتا ہے کہ وہ آدمی کو گناہ میں کسی طرح سے مبتلا کردے عموماً دیکھنے میں

آتا ہے کہ آدمی اشارے اشارے میں یا مزاح میں وہ اسلحہ کسی کو چھوتا ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھنے جھگڑا اور قتل وغارت شروع ہو جاتا ہے اسی وجہ سے ہر وہ چیز جو بعد میں فتنہ بن سکتی ہو شریعت نے پہلے ہی سے اسکی ممانعت کردی ہے

فلیس منا! آپ ﷺ فرمارہے ہیں ایسا شخص ہماری جماعت سے نہیں ہے یا وہ اس قابل نہیں کہ اس کو اسلامی برادری میں سے سمجھا جائے یا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص ہماری سنت اور ہمارے طریقے پر نہیں ہے یا مطلب یہ ہیکہ ایسا شخص ہمارا تابعدار نہیں

ترکیب

من اسم جازم، متضمن معنی شرط، حمل فعل ماضی ، ھو ضمیر مستتر فاعل، علینا جار مجرور مل کر متعلق فعل، السلاح مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر ف اس کا اسم ، منا جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۰۱ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا

جس شخص نے اللہ کے راستہ مین جہاد کیلئے جانے والوں کا سامان تیار کیا اس نے بھی گویا جہاد کیا اور جو شخص کسی جہاد پر جانے والے کے پیچھے اس کے اہل وعیال میں نائب ہوا گویا اس نے بھی جہاد کیا

لغات:۔ جَهَّزَ : تیار کرنا۔ باب تفعیل سے جَهَّزَ يُجَهِّزُ ۔ غَزا:۔ غزا يَغْزُوْ باب نصر سے طلب کرنا، دشمنوں سے جہاد کا ارادہ کرنا۔ خَلَفَ: باب نصر سے بمعنی جانشین ہونا۔

توضیح

جہاد کا لغوی معنی خوب محنت کرنا۔ مشقت کرنا ہے۔ انسان کا اپنی کسی مرغوب چیز کو حاصل کرنے یا پسندیدہ چیز سے بچنے کیلئے انتہائی درجے کی کوشش کرنا"۔

اَلْجِهَادُ بَذْلُ الْوسعِ وَالطَّاقَةِ بِالْقِتَالِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَاللِّسَانِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ ۔ اللہ رب العزت کے راستہ میں قتال کیلئے اپنی جان، مال، اور چیزوں سے بھرپور کوشش کرنے کو جہاد کہتے ہیں

یہی وجہ ہے جس سے دین اسلام غالب ہوگا اس کیلئے ہر آدمی کو شریعت نے ترغیب دی ہے ہاں اگر کوئی کسی شرعی عذر کی بناء پر شرکت نہ کر سکے تو اب یہ دوسرے کو مال وغیرہ دے دے تو اب اس نے گویا ایک آدمی جو سامان وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے رکا ہوا تھا۔ اس کے سامان دینے سے وہ چلا گیا تو اب اس کو بھی اس کے جہاد کا ثواب ملے گا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، جهز فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، غازیا مفعول بہ، فی جار سبیل اللّٰہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، فا جزائیہ، قد غز افعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ ،واؤ عاطفہ، من خلف غازیا فی اھلہ فقد غزا بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ عاطفہ ہوا۔

۲۰۲ مَنْ یُّحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ

جو شخص نرمی سے محروم رکھا گیا وہ بھلائی سے محروم رکھا گیا

لغات:۔ رفق: باب نصر، سمع، کرم۔ رَفِقَ یَرْفُقُ ۔ بمعنی نرمی کرنا

توضیح

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص نرمی ومہربانی سے محروم ہوا تو گویا وہ تمام ہی بھلائیوں سے محروم ہو گیا

اس حدیث میں مدعا یہ ہے کہ آدمی نرمی ومہربانی کو اختیار کرے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرے کیونکہ انسان کی ضروریات کو پورا کرنے والی ذات خدا کی ہے اور اللہ کو نرمی پسند ہے تو اب جو شخص نرمی اختیار کرتا ہے اور اس کے ساتھ اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ ایسے شخص کو زیادہ عطاء فرماتے ہیں بخلاف اس شخص کے جو اپنے مقاصد کے حصول کیلئے سختی کا معاملہ کرتا ہے

ترکیب:۔ من یحرم الرفق ترکیب حسب سابق واضح ہے،

۲۰۳ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا مَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ اُفْتُتِنَ

جو شخص جنگل میں رہتا ہے اس کا دل سخت ہوتا ہے اور جو شخص شکار کے پیچھے پڑا رہتا ہے وہ غافل ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے پاس آتا جاتا ہے وہ فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے

لغات

اَلْبَادِیَه: جنگل اور صحرا اسکی جمع بَوَادِ اور بَادِیَات آتی ہے جفا: باب نصر سے جَفَا یَجْفُو بمعنی سختی سے پیش آنا۔ الصید: اسکی جمع صیود آتی ہے بمعنی شکار۔ باب ضرب سے صَادَ یَصِیْدُ بمعنی شکار کرنا۔ اُفْتُتِنَ: باب افتعال سے فتنہ میں مبتلا ہونا۔ باب ضرب سے گمراہ کرنا

توضیح

مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جفاً! دیہات وغیرہ میں رہنے والوں کو عموماً علماء وصلحاء کی صحبت کم میسر آتی ہے اس وجہ سے ان میں دین سے دوری ہوتی ہے اس دوری کی وجہ سے ان کے دل سخت

ہو جاتے ہیں اور علم ومعرفت فہم وذکاوت میں بھی کمی ہوتی ہے۔اسی مفہوم کو قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا وَّ نِفَاقًا (سورہ توبہ) "دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں"۔ اور اگر دیہات میں علماء کرام ہوں اور دین کا ماحول ہو تو ان شہریوں سے افضل ہیں جو جاہل ہیں۔

وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّیْدَ غَفَلَ! جو شکار کے پیچھے پڑا رہتا ہے وہ ازراہ لہو لعب کے تو ایسا شخص طاعات وعبادات سے غافل ہو جاتا ہے اور اگر روزی حاصل کرنے کیلئے شکار کرتا ہے تو یہ جائز ہے بعض صحابہ کے بارے میں بھی آتا ہے کہ وہ شکار کرتے تھے۔

وَمَنْ اَتَی السُّلْطَانَ اُفْتُتِنَ۔ جو شخص بغیر ضرورت کے بادشاہ کے پاس جاتا ہے تو وہ فتنہ میں مبتلا کر دیا جاتا ہے کیونکہ جانے والا دین سے دوری پر بادشاہ کی موافقت کرے گا تو اس کا دین خطرے میں پڑ جاتا ہے اور اگر مخالفت کرے گا تو اس کی دنیا خطرے میں پڑ جاتی ہے اگر بادشاہ دین دار ہے تو پھر اس کے پاس جانے مین کوئی حرج نہین حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بادشاہ کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرے تو اس کی حاضری جہاد سے بھی افضل ہوگی۔

ترکیب

من سکن البادیة جفا ترکیب واضح ہے، واؤ عاطفہ، من اسم جازم متضمن معنی شرط، اتبع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الصید مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، غفل فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، من اسم جازم متضمن معنی شرط، اتی فعل، ھو ضمیر فاعل السلطان مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، افتتن فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفو

ل سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۰۴ مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ

جس شخص نے دکھاوے کیلئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس شخص نے دکھاوے کیلئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس شخص نے دکھاوے کیلئے صدقہ دیا اس نے شرک کیا

لغات

یرائی: ریا کاری کرنا۔ اور فتح یفتح رَاٰی یریٰ بمعنی دیکھنا۔ اشرك باب افعال سے اشرك یُشْرِكُ بمعنی شریک بنانا۔ اسی مادے سے شرک بھی ہے باب سمع یسمع سے شَرِكَ یَشْرَكُ بمعنی شریک ہونا۔

توضیح

شرک اکبر الکبائر ہے تمام گناہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے لیکن شرک کے بارے میں خود حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُشْرَكَ بِہٖ۔ کہ اللہ شرک کو معاف نہیں فرمائیں گے۔ اور حق بھی یہی ہے وہ ذات جس کا کوئی ثانی نہ ہو جس کی کوئی نظیر نہ ہو نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے

ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں سب شرکاء سے زیادہ شرک سے بے زار ہوں۔ اسی وجہ سے اسلام میں یہ مہتم بالشان اعمال جن پر اسلام کی بنیاد ہے اگر اسمیں دکھلاوے کی نیت ہو جائے تو موجب عذاب و وبال بن جاتے ہیں۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے اس امر سے بچنے پر تنبیہ فرمائی ہے

وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ۔ روزہ دار نے اس نیت کے ساتھ روزہ رکھا کہ لوگ مجھ کو روزہ دار کہیں تو ایسا شخص بھی اس مدعیہ میں داخل ہوگا۔ حدیث کے اس جزء سے یہ بھی معلوم

ہوا کہ روزہ میں بھی شرک ہوسکتا ہے کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی بھی نیت کرے کہ لوگ مجھکو روزہ دار کہیں یا اور کوئی دنیاوی غرض ہو مَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِىْ فَقَدْ أَشْرَكَ۔ اگر آدمی صدقہ اس نیت سے دے کہ لوگ مجھ کو سخی اور مالدار کہیں تو بھی شرک ہے ۔علماء کرام نے قانون لکھا ہے کہ فرض صدقہ مثلاً زکوۃ وغیرہ تو لوگوں کے سامنے دینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ فرض ہے اس کے کرنے سے آدمی میں تکبر نہیں آتا مگر صدقہ نوافل وغیرہ کو چھپا کے ادا کرے کیونکہ اس میں برائی پیدا ہونے کا خطرہ ہے

ترکیب

من متضمن معنی شرط، صلی فعل، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، یرائی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال حال مل کر صلی کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، فا جزائیہ، قد حرف تحقیق، اشرك فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کے جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من صام یرائی فقد اشرك بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہوکر معطوف اول، واؤ عاطفہ من تصدق یرائی فقد اشرك بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہوکر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۰۵ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

جس شخص نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی اس کا (شمار) اسی میں ہوگا

لغات:۔ تشبہ: مشابہت اختیار کرنا۔

توضیح

اگر کسی شخص نے نیک صالح آدمی کی مشابہت اختیار کی تو اسکو بھی اس پر وہی اجر ملے گا جو ایک نیک صالح آدمی کو ملتا ہے

اس میں ہر قسم کی مشابہت داخل ہوگی خواہ لباس کی ہو یا اخلاق، افعال، کردار، رہائش، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، وغیرہ سب میں یہی حکم ہوگا۔ شریعت کی منشاء یہ ہے کہ آدمی ہر کام میں صالح لوگوں کا دامن پکڑے تا کہ اس کا حشر بھی انہیں لوگوں کے ساتھ ہو۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

میں صالحین سے محبت رکھتا ہوں مگر ان میں سے نہیں ہوں۔ امید ہے کہ اللہ مجھ کو بھی صالح لوگوں میں سے بنادے۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، تشبہ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، با جار، قوم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ھو مبتداء، منھم جار مجرور مل کر متعلق کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۰۶ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ

جو شخص میرے طریقے سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں

لغات:۔ رَغِبَ: سمع سے رَغِبَ يَرْغَبُ بمعنی اعراض کرنا۔ سنتی:۔ خصلت، عادت جمع سنن آتی ہے

توضیح

شریعت نے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بعد کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں دیا ہے کہ کوئی مانے نہ مانے بلکہ نا ماننے کی صورت میں نافرمانی اور اعراض ہوگا جو سبب گمراہی ہوگا اور اسی لئے ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے سارے امتی جنت میں داخل ہونگے

ہاں جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے پوچھا کہ حضرت جس نے انکار کیا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ انکار کرنے والا ہوگا۔

اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ میری سنت اور میرے طریقہ سے بیزاری اور بے رغبتی کر رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہیکہ ایسا شخص میری جماعت سے خارج ہے اور اسے مجھ سے اور میری جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے

ترکیب

من شرطیہ، رغب فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، عن جار، سنتی مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، ضمیر اس کا اسم، منی جار مجرور کائنا کے متعلق ہو کر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

۲۰۷ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ

جو شخص حج کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ جلدی کرے

لغات: فَلْيُعَجِّلْ: عَجَّلَ يُعَجِّلُ باب تفعیل سے بمعنی جلدی کرنا

توضیح

مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جو شخص حج پر قادر ہو تو اس کو چاہئے کہ جلدی حج کرے تا کہ اس نعمت عظمی سے محروم نہ ہو جائے۔

اس بات میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ جس پر حج فرض ہو گیا اس کو فی الفور حج کرنا ضروری ہے یا تاخیر کر سکتا ہے امام شافعیؒ امام محمد، امام ثوری، امام اوزاعی رحمھم اللہ تعالیٰ ان سب کے نزدیک تاخیر کر سکتا ہے جیسے کہ نماز آخری وقت تک پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ حج کے فوت ہونے کا گمان نہ ہو مگر

امام ابوحنیفہؒ، ابو یوسف، امام مالک، واحمد رحمھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک حج فی الفور ضروری ہے اور جو بغیر کسی عذر کے تاخیر کرتا ہے تو ان کے ہاں وہ شخص فاسق شمار ہوگا۔ ان ائمہ کا مستدل مذکورہ حدیث ہے۔ امام شافعیؒ اور دیگر حضرات کے جواب میں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نماز کے وقت میں تنگی ہے کہ اتنے وقت میں عموماً آدمی نہیں مرتا مگر حج سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے اگر فرض ہونے کے بعد تاخیر کردی ممکن ہے سال کے دوران انتقال ہو جائے۔ اور حج کے فرض ہونے کے بعد اگر کوئی حج نہ کرے سستی کرے تو اس کے بارے میں آتا ہے کہ یھودی یا نصاریٰ ہو کے مرے گا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی سخت سے سخت وعیدیں ہیں۔ اس لئے امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس سال حج فرض ہوا اسی سال احتیاطاً کر لے۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، اراد فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الحج مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیعجل امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۰۸ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے

لغات: غشنا: باب نصر ینصر سے غَشَّ یَغُشُّ بمعنی دھوکہ دینا

توضیح

ایذاء مسلم حرام ہے جو شخص اس کا مرتکب ہوگا وہ کیسے حضور ﷺ کے پیروکاروں میں سے ہوگا؟ اس لئے آپ ﷺ نے زجر و تنبیہ کیلئے ایسے تاجر کا انجام ذکر فرمایا کہ جو مسلمانوں میں دھوکہ دہی کو رواج دے۔ ایک حدیث میں مسلمان کی بہترین تعریف بیان ہوئی کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اس کے برخلاف وہ تاجر جو سچا ہو اس کے بارے میں

بشارتیں سنائی گئیں اور نبیوں، صدیقوں، کے ساتھ اس کا حشر ہونا فرمایا، ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے اس بندے پر جو خریدتے بیچتے وقت نرمی کا معاملہ کرے یہ مسلمان کی شایان شان ہے اس لئے ایسے آدمی کی تعریف فرمائی ہے۔

اس لئے جہاں کہیں بھی ذرا تو ہم پیدا ہو لڑائی جھگڑے بدامنی کا خطرہ ہو تو اس کو شریعت نے منع فرما دیا یہاں پر بھی دھوکے دہی سے معاشرہ میں بدامنی پھیلے گی اسلئے اس سے منع فرمایا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، غش فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، نا ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فا جزائیہ لیس فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر لیس کا اسم، منا جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۰۹ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا

توضیح

امام بخاریؒ نے عامر ابن ربیعہؓ سے بھی اسی قسم کی ایک اور روایت نقل کی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو خدا تعالیٰ شانہ اس پر دس دفعہ رحمت نازل فرماتے ہیں۔ زیادہ بھیجو یا کم اب تمہاری مرضی ہے اور ایک دوسری جگہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ کلمہ شہادت میں بھی شریک کیا اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت، آپ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ایسے ہی آپ پر درود کے ساتھ شریک فرمایا۔ پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا فَاذْكُرُونِیْ اَذْكُرْكُمْ ایسے ہی درود کے بارے میں فرمایا۔ کہ جو آپ ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے

ایک اور روایت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل ہے کہ جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور ان کے فرشتے اس پر ستر دفعہ رحمت نازل کرتے ہیں۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، صلی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، علیٰ جار مجرور مل کر متعلق فعل، واحدۃ صفت، صلوۃ محذوف کی، صلوۃ اپنے صفت سے مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، صلیٰ فعل ماضی، لفظ اللّٰہ فاعل، علیہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، عشرا صفت، صلوۃ محذوف کی، صلوۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق ہوا۔ فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

۲۱۰ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّةِ

جو شخص اس عورت کو تسلی دے جس کا بچہ مر گیا ہو تو اللہ اسے جنت میں بہترین جوڑا پہنائے گا

لغات

عزی: تعزیت کرنا، تسلی دینا باب سمع یسمع سے عَزِیَ یَعْزٰی بمعنی مصیبت پر صبر کرنا

ثکلیٰ: وہ عورت جس کا بچہ مر جائے یا گم ہو جائے، جمع ثکالی اور ثواکل آتی ہے شَکِلَ یَشْکَلُ سمع سے گم کرنا کُسی: نصر سے کَسَا یَکْسُو کپڑے پہنانا باب سمع سے کَسِیَ یَکْسٰی آتا ہے

توضیح

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی کا بچہ مر جائے تو اس کو اس پر تسلی دلائی جائے کیونکہ کسی شخص کی تسلی و تشفی دلانے سے عموماً صبر آجاتا ہے اور وہ جزع و فزع کو چھوڑ دیتا ہے اس کے غم کے ہلکے ہونے کا اس تسلی دینے میں تو بہتر شکل یہ ہے کہ تسلی دینے والا اس کے پاس پہنچ کر تسلی دے کیونکہ اس میں تسلی دینے والا اس کی حالت کو دیکھ کر موقعہ کی مناسبت سے تعزیت کرے گا۔ اگر اس

پر قدرت نہ ہو تو پھر ٹیلی فون یا خط وغیرہ سے بھی تسلی دی جاسکتی ہے۔ ایک دوسری روایت میں تسلی دینے والے کیلئے یہ بھی فضیلت آئی ہے

مَامِنُ مُسْلِمٍ يُعَزِّىُ اَصَابَهُ بِمُصِيْبَةٍ اِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

"جو بھی مسلمان اپنے بھائی کی مصیبت میں اس کو صبر کی تلقین کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے بزرگی کا جوڑا پہنائے گا"

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، عزی فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، ثکلی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، کسی فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، بردا مفعول بہ، فی الجنۃ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۱ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ

جس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے

لغات:۔ يُفَقِّهْهُ : وافقه: سمجھانا باب سمع سے فَقِهَ يَفْقَهُ معنی سمجھنا، علم فقہ حاصل کرنا۔

توضیح

جس شخص کیلئے خداوند تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو علم دین کی دولت عنایت فرماتے ہیں ایسی ہی محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے کہا اے لوگوں! خدا نے جو کچھ دے دیا ہے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو کچھ خدا نے نہیں دیا اسے دینے والا کوئی نہیں۔ خدا کے مقابلے میں کسی کا بھی بس نہیں چل سکتا۔ خدا کو جس سے بھلائی منظور ہوتی ہے اسے دین کی سمجھ بخش دیتا ہے۔ میں

نے یہ بات اسی منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہے

شرح السنہ میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں طالبعلم سے افضل کوئی چیز نہیں جانتا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ خدا کو جب کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ تین وصف پیدا کر دیتا ہے (۱) دین الٰہی میں فہم (۲) دنیا سے بےزاری (۳) اپنے عیوب کو دیکھنا

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، یرد فعل مضارع، لفظ اللّٰہ فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، خیرا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، یفقھہ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فی الدین جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۲ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

جو شخص معاہدہ والے کو قتل کرے وہ جنت کی بو نہیں پائے گا

لغات:۔ معاھدا: صیغہ اسم فاعل باب مفاعلہ سے عَاهَدَ يُعَاهِدُ بمعنی معاہدہ کرنا۔ باب سمع سے عَهِدَ يَعْهَدُ بمعنی حفاظت کرنا یرح: ضرب سے رَاحَ يَرَاحُ بمعنی بو محسوس کرنا۔ اسی سے رائحۃ بمعنی بو ہے جمع روائح اور رائحات آتی ہے

توضیح

کوئی ایسے شخص کو قتل کرے جس کا امام وقت یا سربراہ مملکت سے معاہدہ ہو چکا ہو خواہ وہ کافر ذمی ہو یا غیر ذمی، اب اس معاہدہ کے بعد کوئی اس کو قتل کرے تو اس کے بارے میں حدیث باب میں یہ وعید ہے۔ ایک دوسری روایت میں فرمایا گیا لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَه "اس کا کوئی دین نہیں جو عہد پورا نہ کرے۔"

جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے دخول جنت سے کہ ایسا شخص اول جنت میں داخل ہونے والوں میں سے نہیں ہو سکے گا۔ اسکی سزا پانے کے بعد داخل ہو سکے گا۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ شخص جنت میں تو داخل ہو جائے گا مگر وہاں کی خوشبوں سے محروم رہے گا شروع میں، بعد میں سونگھ سکے گا

ترکیب

من جازم متضمن معنی شرط، قتل فعل،ہوضمیر مستتر فاعل،معاھدا مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، لم یرح فعل،ہوضمیر مستتر فاعل، رائحة الجنة مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا،شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۳ مَنْ صُنِعَ اَلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاکَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ

جس شخص کے ساتھ اچھا سلوک کیا گیا پس اس کے کرنے والے کے حق میں جزاک اللہ خیراً کہہ دیا اس نے اسکی تعریف کی انتہاء کردی

لغات:۔ صنع: باب فتح یفتح سے صَنَعَ یَصْنَعُ بمعنی بنانا۔ ابلغ: کامل طور پر پہنچانا باب نصر ینصر سے بَلَغَ یَبْلُغُ بمعنی پہنچنا۔

توضیح

جب کسی کو ھدیہ دیا جائے تو اگر اسکے پاس مال ہوتو اس کو بدلے میں اس جیسا ہدیہ دے۔ ہو سکے تو اس سے بہتر دے دے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی عادت شریفہ تھی۔ مگر ہدیہ دینے والا اس نیت سے ہدیہ نہ دے کہ مجھ کو اس کے بدلے میں اس سے بہتر یا کم ازکم اس جیسا تو ضرور ملے گا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہوتو اب اس کو چاہئے کہ محسن کو کچھ دعائیہ کلمات کہہ دے۔اس کا مطلب یہ

ہوتا ہے کہ میں اس کا بدلہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں اللہ تم کو دنیا وآخرت میں بہتر بدلہ اپنی طرف سے عطا کرے۔

۲۱۴ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ

جس شخص نے اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنائی اللہ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

لغات:۔بنٰی: ضرب یضرب سے بنی یبنی بمعنی تعمیر کرنا۔ بیتا:۔گھر جمع بُیُوت آتی ہے

توضیح

اس مضمون کی اور بھی روایات ہیں۔ ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ جو آدمی اللہ کیلئے مسجد بنائے گا اس کا گھر جنت میں ہوگا۔ ایک اور روایت میں جس کے راوی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے فرمایا کہ جو آدمی اپنی حلال کمائی میں سے اللہ کی عبادت کیلئے کوئی گھر بناتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کیلئے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل بنا دیتے ہیں ایک اور حدیث میں مساجد کی تعمیر کو باقی رہنے والی نیکیوں میں شمار کیا گیا ہے

مگر حدیث بالا میں ایک قید لگائی گئی ہے کہ اللہ کیلئے ہو یہ شرط تمام ہی اعمال خیر میں شرط ہے کہ اللہ کی ہی رضا ہو ریا کا بالکل شائبہ نہ ہو کسی نخوت وتکبر یا کسی اور دنیاوی غرض کیلئے نہ ہو کیونکہ اگر ریا کیلئے مسجد بنوائی یا اور بھی کوئی عمل صالح کیا تو اس کا ثواب تو درکنار خطرہ ہے کہ اللہ کے یہاں پکڑ نہ ہو جائے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "ریا شرک اصغر"

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، بنی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل ، لله جار مجرور مل کر متعلق فعل، مسجدا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، بنی فعل، لفظ اللہ فاعل، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، بیتا مفعول بہ ، فی الجنۃ جار مجرور مل کر

متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۵ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانٌ مِّنَ النَّارِ

جو شخص دنیا میں دہرے رویہ والا ہو گا قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی زبان ہو گی

توضیح

علماء کرام نے لکھا ہے کہ مذکورہ وعید منافق آدمی کے بارے میں ہے منافق اس کو کہتے ہیں جو بظاہر اسلام کا تو دعویٰ کرتا ہو مگر دل میں اسلام کی حقانیت نہیں رکھتا۔ اس کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک دل کی دوسری زبان کی۔ ان کا رویہ بھی دہرا ہوتا ہے کہ جب مخالف کے سامنے بات کریں تو اس طرح کرتے ہیں کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ تو ہمارا ہمدرد ہے اور جب اس کے پیچھے ہوتے ہیں تو اس کی خوب مخالفت کرتے ہیں

ذاوجهين :۔ اس کو دو چہرے والا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دونوں مخاصمت والوں کے سامنے اس کے مطلب کی بات کرتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے سامنے اس کی تعریف اور دوسرے کی برائی کرتا ہے۔ اس طرح دونوں ہی اس کے بارے میں غلط فہمی کا شکار رہتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ یہ شخص میرا حقیقی ہمدرد ہے اور میرے مخالف کا سخت دشمن ہے۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، کان فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر کان کا اسم، ذاوجهين مضاف مضاف الیہ مل کر کان کی خبر، فی الدین: جار مجرور مل کر متعلق فعل، کان اپنے اسم خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، کان فعل ماضی، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، یوم القیامۃ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، لسان موصوف من النار جار مجرور مل کر

متعلق ہوا کائن محذوف کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر کان کا فاعل،، کان اپنے فاعل، متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۶ مَنْ رَاٰی عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْیٰی مَوْءُوْدَةً

جس شخص نے کسی مسلمان کے عیب کو دیکھا اور اس کو چھپا رکھا تو گویا اس نے کسی زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو بچا لیا

لغات

عَوْرَةَ :۔ ہر وہ کام جس سے آدمی شرم کرے۔ شرم گاہ کو بھی کہا جاتا ہے۔ قال تعالیٰ ۔لَمْ يَظْهَرُ عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَآءِ۔ سَتَر :۔ نصر ینصر اور ضرب یضرب سے بمعنی ڈھانکنا۔ مَوْءُوْدَةُ :۔ ضرب یضرب سے وَئَدَ يَئِدُ بمعنی زندہ درگور کرنا۔ قال تعالیٰ :۔ وَاِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ

توضیح

مطلب یہ ہے کہ جب کسی مسلمان کا کسی کے سامنے عیب ظاہر ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اس کو چھپا لے تا کہ اس کی عزت باقی رہے

اس حدیث میں اس کی مثال ایسی دی ہے جیسا کہ کوئی زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو بچالے۔ اس کی محدثین نے دو وجہ بیان کی ہیں کہ جب کسی شخص کے سامنے کسی کا عیب ظاہر ہو جائے تو وہ شخص شرم کی وجہ سے گویا کہ مردہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ تمنا کرنے لگتا ہے کہ کاش میں اس عیب کے ظاہر ہونے سے پہلے مر جاتا تا کہ مجھ پر آج یہ رسوائی نہ آتی جیسا کہ مریم علیہا السلام نے کہا تھا۔ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا ۔تو اب جو شخص اس کے عیب کو چھپاتا ہے اس کی وجہ سے اب اس کی عزت باقی رہتی ہے اور یہ اب لوگوں کے سامنے رسوا ہونے

سے بچ جاتا ہے تو اب گویا کہ اس کو نئی زندگی ملی ہے جیسے کہ جب کسی لڑکی کو زندہ دفن کر دیا جائے اور مرنے سے پہلے اس کو نکال لیا جائے وہ بھی نئی زندگی پاتی ہے اسی طرح جس کا عیب کو چھپا لیا جائے وہ بھی نئی زندگی پاتا ہے۔

ترکیب

• من اسم جازم متضمن معنی شرط، رای فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، عورۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، ستر فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط، کان فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ك جار، من موصولہ، احی فعل ، ہو ضمیر مستتر فاعل، موء ودۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۷ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ

جو شخص اپنی زبان کو برائی کرنے سے روکے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو چھپائے گا اور جو شخص اپنے غصہ کو روکے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس کے عذاب کو روکے گا اور جو شخص اللہ سے عذر خواہی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کریگا

لغات:۔ خَزَنَ: نصر ینصر سے خَزَنَ يَخْزُنُ بمعنی روکنا۔ كَفَّ: كَفَّ يَكُفُ نصر ینصر سے بمعنی باز رہنا۔ اِعْتَذَرَ:۔ باب افتعال سے اِعْتَذَرَ يَعْتَذِرُ بمعنی عذر بیان کرنا۔

توضیح

مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ: جواپنی زبان کولوگوں کے عیوب بیان کرنے سے روکے جواس کے علم میں بھی ہے تو اللہ بھی اس کے عیوب کولوگوں کی نگاہوں سے یا اعمال لکھنے والے فرشتوں سے چھپائیں گے

وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ جواپنے غصہ کوضبط کرے تو اللہ اس کو قیامت کے دن عذاب سے بچائیں گے۔قرآن میں بھی ایسے لوگوں کی تعریف کی گئی ہے۔اَلْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ "دبا لیتے ہیں غصہ کواور معاف کرتے ہیں لوگوں کو" اس کے بارے میں جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے

وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ ۔ جوشخص اللہ سے معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی معافی کوقبول فرمالیتے ہیں جبکہ بسااوقات اس کے گناہوں کواس کی ندامت پرصرف معاف ہی نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ خوش ہوکران گناہوں کی جگہ پرنیکیاں لکھوادیتے ہیں

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، خزن فعل،ھوضمیر مستتر فاعل، لسانہ مضاف مضاف الیہ مل کرمفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکرشرط، ستر فعل،لفظ اللّٰہ فاعل، عورتہ مضاف مضاف الیہ مل کرمفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء،شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ،واؤعاطفہ،من شرطیہ،کف فعل ضمیرفاعل،غضبہ مضاف مضاف الیہ مل کرمفعول بہ،فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کرشرط، کف فعل لفظ اللہ فاعل،عنہ جارمجرورمل کرمتعلق فعل، یوم القیامۃ مضاف مضاف الیہ مل کرمفعول فیہ،فعل فاعل متعلق اور مفعول فیہ مفعول بہ سے مل کر جزاء،شرط اور جزامل کر معطوف اول،واؤعاطفہ،من اسم جازم متضمن معنی شرط، اعتذر فعل ماضی، ھوضمیر مستتر فاعل، الی جار،لفظ اللّٰہ مجرور،جارمجرورمل کرمتعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہو کر شرط، قبل فعل، لفظ اللہ فاعل، عذرہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۱۸ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ

جس شخص سے ایسی بات پوچھی گئی (دینی ضرورت کی) جو اسے معلوم تھی مگر اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ لگائی جائے گی

لغات:۔ كَتَمَهُ:۔ نصر ینصر سے كَتَمَ يَكْتُمُ بمعنی پوشیدہ رکھنا۔ قال تعالیٰ: وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ اُلْجِمَ:۔ لگام لگانا۔

توضیح

اس حدیث مبارکہ میں علم کے چھپانے والے کے بارے میں وعید بیان کی جارہی ہے کہ معلوم ہونے کے باوجود سائل کو جواب نہیں دیتا یا صحیح جواب نہیں دیتا تو وہ حدیث بالا کی اس وعید میں داخل ہوگا۔

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ کسی دانا نے اپنے دوست کو لکھا کہ علم کا چھپانا ہلاکت ہے مگر عمل کا چھپانا نجات ہے۔ علماء کرام نے لکھا ہے کہ جس سے کوئی بات پوچھی جارہی ہے اور وہاں پر کوئی دوسرا آدمی بھی بتانے والا ہے تو اب وہ اس وعید کا مستحق نہیں ہوگا۔

اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ:۔ منہ میں لگام لگائی جائے گی۔ اس کی علت کے بارے میں ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ منہ کے ذریعہ اس نے اشاعت اسلام اور علم کو چھپایا تھا اس لئے اس کے منہ کو قیامت کے دن لگام لگائی جائے گی۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، سئل فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، عن جار، علم موصوف علم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ثم عاطفہ، کتم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط، الجم فعل مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل، یوم القیامۃ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، باجار لجام موصوف، من جار، نار مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۹ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُهٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْهِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ

جس شخص نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے اس کو (غلط) فتویٰ دیا ہے جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی ایسے کام کے بارے میں ایسا مشورہ دیا جس کے متعلق وہ جانتا ہے کہ اس کی بھلائی دوسری صورت میں ہے تو اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔

لغات

اُفْتِیَ: بمعنی فتوی دینا۔ سمع یسمع سے فَتِیَ یَفْتَی بمعنی جوان ہونا۔ اثم: گناہ باب سمع یسمع اَثِمَ یَأْثَمُ بمعنی گناہ کرنا۔ الرشد: بمعنی ہدایت، بھلائی۔ رشد، نصر ینصر سے رَشَدَ یَرْشُدُ بمعنی ہدایت پانا۔

توضیح

حدیث کا مطلب یہ ہیکہ جب کسی سے مسئلہ معلوم کیا جائے اس کو صحیح صحیح آتا ہو تو وہ بتادے ورنہ اپنی لاعلمی کا اظہار کردے اپنی طرف سے غلط مسئلہ نہ بتائے ورنہ اس کا گناہ اس کے سر پر ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اکابرامت مسئلہ بتانے میں بہت ہی احتیاط کرتے ہیں۔

ابواسحاقؒ فرماتے ہیں کہ اگلے وقتوں میں میں نے یہ دیکھا ہے کہ آدمی مسئلہ پوچھنے آتا تو لوگ اسے مجلس مجلس لئے پھرتے تھے۔ علماء فتویٰ دینے سے ڈرتے تھے آخر اسے سعید بن المسیب کے پاس پہنچادیا جاتا تھا سعید کو علماء نے جری کا لقب دیا تھا۔ کیونکہ وہ فتویٰ دینے میں کم جھجکتے تھے۔ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک سوبیس صحابی دیکھے ہیں جو مسجد میں جمع تھے لیکن ہر ایک صحابی کی خواہش یہ ہوتی کہ وہ حدیث یا فتویٰ خود نہ دے دوسرا اصحابی دے ہر صحابی اس سے گھبراتا تھا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، افتی فعل مجہول، ھو ضمیر اس کا نائب فاعل، ب جار، غیر علم مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شرط، کان فعل تام، اثمہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، علیٰ حرف جار ،من موصولہ، افتا فعل، ھو ضمیر فاعل، ہٗ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا، واؤ استنافیہ، من اسم جازم متضمن معنی شرط، اشار فعل ماضی، ھو ضمیر اسکا فاعل، علیٰ جار، اخیہ مضاف مضا ف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، ب جار امر موصوف، یعلم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل ، ان حرف مشبہ بالفعل، الرشد اسکا اسم، فی جار غیرہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ

جملہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہ، یعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ ہوکر صفت ہوئی امر موصوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی اشار کے، اشار اپنے فاعل متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، خان فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

۲۲۰ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ

جس شخص نے کسی بدعتی کی تعظیم کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد کی۔

لغات

وَقَّرَ: باب تفعیل سے وَقَّرَ یُوَقِّرُ بمعنی تعظیم کرنا۔ بِدْعَة:۔نئی چیز جمع بِدَعٌ فتح یفتح سے بَدَعَ یَبْدَعُ بمعنی ایجاد کرنا۔ هَدْم:۔هَدَمَ یَهْدِمُ ضَرَبَ یضرب سے بمعنی ڈھانا، توڑنا۔

توضیح

جب مسلمان کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے خواہ وہ بدعتی اپنے مذہب کا داعی ہو یا نہ ہو۔ تعظیم کی مختلف شکلیں ہوسکتی ہیں۔ مثلاً جب وہ آئے تو اس کیلئے کھڑا ہوجائے یا اس کو مجلس میں اہم مقام پر جگہ دی جائے۔

هَدْمِ الاسلام: جب کسی بدعتی کی تعظیم ہوگی تو اس کے ضمن میں بدعت کی تعظیم ہوگی تو خود بخود سنت کی تحقیر ہوگی اور سنت کی تحقیر یہ سبب ہے اسلام کی عمارت کو نقصان پہنچانے کا۔ اسکے مفہوم مخالف میں یہ بات ہوگی کہ جب کوئی شخص کسی بدعتی کی تحقیر وتذلیل کرے اس بدعت کیوجہ سے جو اس کے اندر موجود ہے اور سنت سے محبت کی بنیاد پر تو اس نے دین اسلام کی جڑ اور بنیاد کو مضبوط کیا

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، وقر فعل، ھوضمیر مستتر فاعل، صاحب بدعۃ مضاف مضاف الیہ مل کرمفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، اعان فعل، ھوضمیر اس کا فاعل، علیٰ جار، ھدم الاسلام مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۲۱ **مَنْ تَحَلّٰی بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَىْ زُوْرٍ**

جو شخص اپنے آپ کو ایسی چیز سے آراستہ کرے جو اس کے اندر نہیں ہے تو اسکی مثال جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی سی ہے۔

لغات: تحلّٰی: بمعنی آراستہ ہونا، لَابِسُ: سمع یسمع سے لَبِسَ یَلْبَسُ بمعنی پہننا، زور: بمعنی باطل

توضیح

مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے اندر ایسے کمال کا دعویٰ کرے جو اس میں نہیں خواہ دینی کمال ہو یا دنیوی۔

(۱) اس سے وہ شخص مراد ہے جو علماء وصلحاء کا لباس پہن کر اپنے آپ کو لوگوں پر عالم یا صالح ظاہر کرے حالانکہ وہ ایسا حقیقت میں نہ ہو۔

(۲) وہ شخص مراد ہے جو ایسی قمیص پہنے کہ اس میں دو آستین لگائے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ اس نے دو قمیص پہن رکھی ہے حالانکہ ایک ہی قمیص ہے اس کیلئے وعید فرمائی گئی ہے۔

(۳) صاحب تعلیق فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلامﷺ کے زمانے میں ایک شخص تھا وہ نفیس اور بہترین لباس صرف اس لئے پہنتا تھا کہ لوگ اس کی عزت کریں اور جب یہ جھوٹی گواہی دے تو لوگ اس

کو جھوٹا نہ سمجھیں۔تو آپ ﷺ نے اس شخص کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کہ جو اپنے اندر کمال تو نہ رکھے اور اپنی عزت کروائے کہ لوگ اس کو کمال والا سمجھیں اور اسکی عزت کریں۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، تحلّی فعل ماضی،ھو ضمیر مستتر فاعل،ب حرف جار، ما موصول، لم یعط فعل مجہول،ھو ضمیر اس کا نائب فاعل،فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ،موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط،کان فعل تامہ ، ھو ضمیر مستتر فاعل،ك جار،لابس مضاف، ثوبی مضاف الیہ مضاف، زور مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء،شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

۲۲۲ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

جس شخص نے ہمارے اس دین میں ایسی بات نکالی جو حقیقت میں (دین) میں نہیں ہے تو وہ بات مردود ہے

لغات:۔ اَحْدَثَ:۔ پیدا کرنا۔ایجاد کرنا،جیسا کہ حدیث شریف میں ہے فَلَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ

توضیح

جو بات قرآن وحدیث میں نہ صراحۃً ہو نہ اشارۃً اس کو دین میں داخل کرنا اور یہ سمجھنا یہ بھی دین کا ایک جزو ہے تو ایسا شخص دین کو نامکمل سمجھ رہا ہے۔حالانکہ دین اسلام میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں۔اس کے احکامات بالکل واضح اور صاف ہیں۔جیسے کہ خود شارع ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے ایسا صاف راستہ چھوڑا ہے کہ جس کی رات اور دن برابر ہے اس سے جو ہٹے گا وہ

ہلاک ہوگا۔

بدعت کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ بدعتی آدمی کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی کیونکہ یہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اسی میں شیطان اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ جیسے کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ابلیس نے یہ کہا کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا تو انہوں نے مجھ کو توبہ سے ہلاک کیا جب میں نے یہ دیکھا تو پھر میں نے ان کو ایسے اعمال میں بتلاء کر دیا جو ان کی خواہشات نفسانی کے موافق تھے اس حال میں وہ اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتے رہے اور اس پر استغفار نہیں کرتے

ترکیب

من: شرط۔ احدث: فعل، ضمیر فاعل۔ فی: حرف جار۔ امرنا: مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف۔ ھذا صفت، موصوف صفت مل کر مجرور ہو کر احدث کے متعلق۔ ما: موصولہ۔ لیس: فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم لیس۔ منہ جار مجرور متعلق ہوا ثابتاً کے ساتھ، ثابتاً اپنے متعلق کو لے کر لیس کی خبر۔ لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول حدث کے، احدث فعل اپنے فاعل اور مفعول متعلق سے مل کر شرط۔ فاء: جزائیہ ھو: مبتداء رد: خبر، مبتداء خبر سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

۲۲۳ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ

جس نے شخص میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا تو اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا

توضیح

جو شخص میری سنت کی پیروی کرے فساد کے زمانے میں۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ فساد کے زمانے سے مراد یہ ہے کہ اس زمانے میں فسق بدعت جہل وغیرہ کا غلبہ ہو

جائے گا کہ لوگ سنت کو سنت نہ سمجھتے ہوں، ایسے پرفتن دور میں سنت کو تھامے رکھنے والے کیلئے یہ ثواب ہے۔

اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ :۔اس کو بھی شہیدوں والا ثواب ملتا ہے کیونکہ جس طرح شہید دین کو زندہ رکھنے اور اس کی شان وشوکت کو بڑھانے کیلئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتا ہے تو اسی طرح جب ایسا زمانہ آجائے کہ چاروں طرف سے فسق اور بدعت ہی بدعت ہو تو اب ایسے وقت میں سنت کی اتباع کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے

ترکیب

من :شرط۔تمسک :فعل،ضمیر فاعل۔بسنتی :باء حرف جار۔سنتی :مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہو کر تمسک کے متعلق۔ عند فساد امتی :تمام مضاف ایک دوسرے سے مل کر مفعول فیہ تمسک کا۔تمسک :فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے ملکر شرط۔فاء جزائیہ۔لہ :محذوف کائن کے متعلق ہو کر خبر مقدم۔ مائۃ شہید :مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتداء مؤخر، خبر مقدم مبتداء مؤخر سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۲۲۴ مَنْ يَّضْمَنَ لِيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ

جو شخص مجھ کو ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور جو دونوں پیروں کے درمیان ہے تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں

لغات:۔ يَضْمَنُ :۔باب سمع یسمع سے ضَمِنَ يَضْمَنُ بمعنی ضامن ہونا۔ لِحْيَيْهِ لِحْيَةٌ سے بمعنی ڈاڑھی۔لِحْيَانِ دونوں جبڑے، مراد زبان ہے بَيْنَ رِجْلَيْهِ :۔مراد شرم گاہ ہے۔

توضیح

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دے دے تو نبی کریم ﷺ نے اس کو جنت کی ضمانت دی ہے، زبان کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ زبان سے فحش گوئی، چغلی، غیبت وغیرہ نہ کرے۔ شرم گاہ کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کو زنا، حرام کاری وغیرہ سے محفوظ رکھے۔

اضمن له الجنة: جو شخص ان دونوں چیزوں کی حفاظت کا عہد کرے اور عمل سے اس عہد کو پورا کرے تو اس عہد پر نبی کریم ﷺ کا وعدہ ہے کہ اس کو اول جنت میں داخل ہونے کی میں ضمانت دیتا ہوں۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، یضمن فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لی جار مجرور مل کر متعلق فعل، ما موصولہ، بین: مضاف لحییہ مضاف مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا ثبت فعل محذوف کے، ثبت اپنے فاعل (ضمیر ھو مستتر) اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ما بین فخذیہ بترکیب سابق معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، اضمن فعل، انا ضمیر مستتر فاعل، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، الجنۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۲۵ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

جو شخص شہادت دے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا

توضیح

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے اللہ کی وحدانیت کا اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا عہد واقرار کیا اور پھر اس عہد کے تقاضوں کو پورا کیا یعنی شریعت کی پیروی کی اور اسی اعتقاد واطاعت پر اس کی موت آجائے تو اب اس شخص کے بارے میں فرمایا گیا کہ جہنم اس پر حرام ہوگی۔ بعض دوسرے محدثین اس کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ہمیشہ جہنم میں رہنے کی حرمت مراد ہے کہ اگر مسلمان سے کوتاہی ہو جائے تو جہنم میں سزا بھگتنے کے بعد جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہ کلمہ کی گواہی دینے والا شخص ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا کفار کی طرح۔ یا یہ حدیث اس وقت کی ہے جب کہ دوسرے احکام نازل نہیں ہوئے تھے یا یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے کہ وہ کفر کی حالت میں تھا پھر اسلام لایا اور کلمہ توحید کا اقرار کیا اور پھر اس کا انتقال ہوگیا اور کوئی اعمال کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، شہد فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ان مخففہ، منا لمثقلة اس کا اسم، ہٗ ضمیر شان محذوف، لانفی جنس، الٰہ موصوف، الا بمعنی غیر مضاف، لفظ اللّٰہ محلا مجرور، مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت مل کر لا کا اسم، اسکی خبر موجود محذوف، لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، محمدا ان کا اسم، رسول اللّٰہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شہد کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، حرم فعل، لفظ اللّٰہ فاعل، علیہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، النار مفعول بہ فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۲۶ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِیْمَانَ

جس شخص نے اللہ ہی کیلئے کسی سے دوستی کی اور اللہ ہی کیلئے ناراضگی رکھی، کسی کو کچھ دیا تو اللہ ہی کیلئے دیا اور صرف اللہ کیلئے ہی دینے سے انکار کیا تو یقیناً اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔

توضیح

آدمی دیکھے گا کہ مجھ کو کسی سے محبت کرنی ہے اور کسی سے بغض رکھنا ہے ان کی بنیاد وہ اللہ کی رضا مندی پر رکھے گا اپنی خواہش یا دنیاوی مقصد کو مد نظر نہیں رکھے گا کیونکہ وہ یہ بات مانتا ہوگا کہ غلط دوستی کیوجہ سے بہت سے لوگ جہنم میں جائیں گے جیسے کہ قرآن میں آتا ہے۔

یونہی مال کو خرچ کرنے سے پہلے سوچے گا کہ کہاں خرچ کرنا ہے اور کہاں نہیں۔اسی وجہ بعض کا یہ قول ہے کہ مال کمانا اتنا مشکل نہیں جتنا اس کو خرچ کرنا مشکل ہے قیامت کے دن پانچ سوالوں میں سے ایک سوال یہ ہوگا کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا تھا؟

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، احب فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، للہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ابغض للہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، اعطی للہ بترکیب سابق معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، منع للہ بترکیب سابق معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، استکمل فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، الایمان مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۲۷ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ

جو شخص تنگدست کو مہلت دے یا اس کے قرض کو معاف کر دے تو (قیامت کے دن) اللہ اسے اپنے سایہ میں جگہ دے گا

لغات:۔ اَنْظَرَ : اِنْظَارُ الدَّیْن :قرض کی ادائیگی میں مہلت دینا۔ مُعْسِرًا باب افعال سے صیغہ اسم فاعل بمعنی تنگدست ہونا۔ وَضَعَ باب فتح یفتح سے وَضَعَ یَضَعُ بمعنی رکھنا

توضیح

ایک دوسری دوایت میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی مفلس وتنگدست کو مہلت دے تو ادائیگی کا دن آنے تک اس کو ہر روز اس مال کے برابر صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد پھر تاریخ آجائے اور وہ مفلس ادا نہ کر سکے پھر اس کو یہ مہلت دیتا ہے تو اس کو ہر روز اس کے بدلے میں دوگنا اس قرض کے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ اذا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی ۔"اللہ رحم کرے اس شخص پر جو خریدتے وقت اور فروخت کرتے وقت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت نرمی کا معاملہ کرے"۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، انظر فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، معسرا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، وضع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، عنہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، اظل فعل ماضی، ہٗ ضمیر مفعول بہ لفظ اللہ فاعل، فی جار ظل مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے

فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۲۸ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر غلط بات منسوب کی تو اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

لغات: تَبَوَّأُ: بمعنی ٹھہرنے کی جگہ۔ مَقْعَدَهُ: نصر ینصر سے قَعَدَ يَقْعُدُ بمعنی بیٹھنا اسی سے مقعد صیغہ اسم ظرف بمعنی ٹھکانا ہے۔

توضیح

علماء کرام کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ جس شخص نے آپ ﷺ کی ذات اقدس پر کسی ایسے عمل یا بات کو منسوب کیا جو آپ ﷺ سے ثابت نہیں تو اس کا یہ عمل حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہوگا امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص کافر ہے اس حدیث میں لفظ متعمداً استعمال ہوا ہے کہ جان بوجھ کر جھوٹ بولے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو نادانی میں غلط بات آپ کی طرف منسوب کرے تو اس وعید میں تو داخل نہیں ہوگا مگر علماء اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کو بھی چاہئے کہ پہلے اس کی تحقیق کرلے اور ڈرے کہ کہیں میں تو اس وعید میں داخل نہیں ہو رہا۔ اس حدیث میں ان صوفیوں پر بھی رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ترغیب وغیرہ کیلئے موضوع احادیث بنا سکتے ہیں تاکہ لوگوں کو اعمال کا شوق دلایا جائے۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، کذب فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، متعمدا حال، حال ذوالحال مل کر فاعل، علی جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیتبوأ امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل، مقعدہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، من النار جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق

سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۲۹ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ

جو شخص علم دین حاصل کرنے کیلئے (گھر سے) نکلا تو وہ جب تک گھر واپس نہ آجائے خدا ہی کے راستہ میں ہے

توضیح

اس حدیث شریف میں طالب علم کی فضیلت کو بیان فرمایا گیا ہے کہ اپنے عزیز و اقارب اور ماں باپ کی شفقت اور گھر بار کی تمام راحتوں کو ترک کرے اور نیت یہ ہو کہ میرا اللہ مجھ سے راضی ہو جائے تو اللہ اس پر راضی ہوکر اس کو جہاد کرنے والوں کی طرح اجر عطا فرماتے رہتے ہیں جب تک یہ گھر واپس نہ آجائے۔۔ محدثین فرماتے ہیں کہ اس فضیلت میں فرض کفایہ اور فرض عین علم حاصل کرنے والے دونوں شامل ہونگے

فھو فی سبیل اللّٰہ: مجاہد کے ساتھ تشبیہ اس وجہ سے دی کہ جس طرح مجاہد خدا کا دین سر بلند کرنے کیلئے ہر چیز کو چھوڑتا ہے اسی طرح طالب علم بھی دین کو سر بلندی کرنے کیلئے اس کو حاصل کرتا ہے۔ غرض دونوں کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ ہے مجاہد دشمنوں سے جہاد کرتا ہے تو طالب علم بھی حقیقی دشمن (شیطان) سے آپنے آپ کو اور تمام لوگوں کو محفوظ کرنے کیلئے جہاد کی تیاری کرتا ہے

حتی یرجع: دین کے حصول کے بعد جب یہ گھر کی طرف آرہا ہے تو تب بھی وہ اللہ کے راستہ میں ہے بلکہ اس وقت تو اس کے سر پر وارث انبیاء کا تاج ہوتا ہے۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، خرج فعل، ہو ضمیر فاعل، فی جار، طلب العلم مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ

فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ ، ھو مبتداء، فی جار، سبیل اللّٰہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول کائن کے، حتیٰ جار، یرجع فعل مضارع منصوب بتقدیر ان ، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہوکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی کائن کے ، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ ہوکر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۰ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ

جو شخص محض ثواب حاصل کرنے کیلئے سات سال تک اذان دے تو اس کیلئے جہنم سے نجات لکھ دی جاتی ہے

لغات:۔ اَذَّنَ باب تفعیل سے اَذَّنَ يُاَذِّنُ بمعنی اذان دینا قال تعالیٰ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ ۔محتسبا :باب سمع اور کرم سے بمعنی گمان کرنا۔ثواب کی امید رکھنا۔ بَرَائَةٌ:۔ مصدر ہے بمعنی پروانہ، چھٹکارا

توضیح

اذان کی فضیلت متعدد احادیث میں وارد ہوئی ہے۔علماء فرماتے ہیں کہ اذان یہ توحید اور رسالت کا اعلان ہے اور اس سے اسلام کی شان وشوکت ظاہر ہوتی ہے۔

اذان کی فضیلت کو سامنے رکھتے ہوئے علماء میں اختلاف ہوا کہ اذان دینا افضل ہے یا اقامت کرنا۔محقق علماء کا فیصلہ یہ ہے کہ جس شخص کو اپنے اوپر اعتماد ہو کہ میں امامت کے پورے حقوق بجالاؤنگا تو اس کیلئے تو امامت کروانا ہی بہتر ہوگا۔اور جس کو اپنے اوپر اعتماد نہ ہو تو اس کیلئے اذان دینا افضل ہوگا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، اذن فعل، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، محتسبا حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، سبع سنین مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، کتب فعل مجہول، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل برأۃ مصدر من النار جار مجرور مل کر متعلق مصدر کے، مصدر متعلق سے مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۱ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَیْرِ ضُرُوْرَۃٍ کُتِبَ مُنَافِقًا فِیْ کِتَابٍ لَا یُمْحٰی وَلَا یُبَدَّلُ

جو شخص بغیر کسی عذر کے نماز جمعہ چھوڑ دے تو وہ ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جو نہ مٹایا جائے گا اور نہ ہی بدلا جائے گا

لغات:۔ یُمْحٰی :نصر ینصر سے مَحَا یَمْحُوْ بمعنی مٹانا، قال تعالیٰ یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ

توضیح

جمعہ کو جمعہ کہنے کی بہت سی وجوہات ہیں مثلاً ایک یہ کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کی ملاقات ہوئی تھی اور دونوں جمع ہوئے تھے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جمع کو عروبہ کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی فضیلت زمانہ جاہلیت سے ہے اسلام نے اس کی فضیلت کو چار چاند لگا دیئے۔

جمعہ کی نماز فرض عین ہے، علامہ یحیٰ رحمہ اللہ علیہ اور ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس

کی فرضیت قرآن، حدیث، اجماع امت سب سے ثابت ہے۔اس کا انکار کفر ہے۔

من غیر ضرورۃ: کوئی عذر شرعی نہ ہو مثلاً کسی ظالم یا کسی دشمن کا خوف یا بارش کا بہت ہونا وغیرہ

فی کتاب لا یمحیٰ ولا یبدل: کتاب سے مراد نامہ اعمال ہے اس جزء میں سخت وعید ہے کہ جو شخص جمعہ کی نماز چھوڑ دے بغیر عذر کے تو وہ منافق لکھ دیا جاتا ہے جو مٹایا نہیں جاتا۔ یہ وعید ایک جمعہ کی نماز چھوڑنے پر ہے مگر دوسری روایت میں تین جمعہ چھوڑنے کے بعد اس وعید میں داخل ہوگا

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، ترك فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، الجمعة مفعول به من جار، غیر ضرورة مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، کتب فعل ماضی مجہول، هو ضمیر مستتر ممیز، منافقا تمیز، ممیز تمیز مل کر نائب فاعل، فی جار، کتاب موصوف، لا یمحیٰ فعل مضارع مجہول، هو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واوٗ عاطفہ، لا یبدل بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزاء مل رکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۲ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ

جو شخص مرا نہ اس نے اپنی زندگی میں جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں جہاد کا خیال گذرا تو وہ شخص ایک قسم کے نفاق کی حالت میں مرا۔

توضیح

جواس حال میں مر رہا ہے کہ اس نے پوری زندگی کبھی جہاد نہ کیا ہو اور نہ ہی اس کے دل میں کبھی اس کا ارادہ پیدا ہوا ہو کہ کاش میں بھی جہاد کرتا۔ اس کے بارے میں حدیث بالا میں بہت سخت وعید ارشاد فرمائی گئی ہے کہ یہ مرنے والا نفاق کے شعبہ پر مرے گا کیونکہ یہ مشابہ ہو گیا منافقین سے اور قاعدہ ہے کہ جو جس سے مشابہت اختیار کرتا ہے اسی کے ساتھ اس کا حشر ہو گا۔
مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

منافقین بھی جہاد سے جی چراتے تھے اور یوں کہتے تھے انّ بیوتنا عورہ کہ ہمارے گھر خالی ہیں (اسلئے ہم جہاد میں نہیں جاسکتے)

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، مات فعل، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، واوٗ حالیہ ، لم یغز فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واوٗ عاطفہ، لم یحدث فعل، ھو ضمیر فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، نفسہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، مات فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، علیٰ جار، شعبۃ موصوف، من نفاق جار مجرور مل کر متعلق کائنۃ محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۳ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

جوشخص (روزہ کی حالت میں) لغو و باطل کلام اور اس پر عمل کرنے کو نہیں چھوڑے تو اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے

لغات:۔ یَدَعُ: فتح یفتح سے وَدَعَ یَدَعُ بمعنی چھوڑنا۔ الزور:۔ بمعنی جھوٹ

توضیح

قول الزور:۔ زور وہ عمل ہے جس سے گناہ لازم آتا ہو مثلاً جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ بولنا، کسی پر بہتان لگانا، لعنت کرنا وغیرہ۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص روزہ تو رکھتا ہے مگر وہ کام جو ہر حال میں حرام ہے اس کا وہ ارتکاب کرتا ہے (جس کا اوپر ذکر ہوا) اور وہ نادان صرف ان چیزوں کو چھوڑتا ہے جن کو شریعت نے فی نفسہ حلال کیا ہے صرف روزہ کی حالت میں حرام کیا ہے (کھانا، پینا، جماع) تو اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی ہماری نظر میں کوئی وقعت نہیں کہ یہ شخص اپنا کھانا، پینا چھوڑے یا نہ چھوڑے کیونکہ روزہ کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنی خواہشات نفسانی کو اور اپنے نفس امارہ کو اللہ کی رضا کے تابع کر دے۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، لم یدع فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، قول الزور مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، العمل مصدر، ہو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق مصدر کے، مصدر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، للہ جار مجرور مل کر متعلق کائنۃ کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، حاجۃ موصوف، فی جار، ان مصدریہ، یدع فعل مضارع،

ھو ضمیر مستتر فاعل، طعامہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، شرابہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنۃ محذوف کے، کائنۃ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف (حاجۃ) صفت مل کر لیس کا اسم، لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۴۔ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا

لغات: شُهْرَةٌ :۔ بمعنی شہرت فتح یفتح سے شَهَرَ يَشْهَرُ بمعنی مشہور ہونا۔ مَذَلَّةٌ :۔ ضرب یضرب سے ذَلَّ يَذِلُّ بمعنی ذلیل ہونا

توضیح

دنیا میں شہرت کے کپڑے پہنے: اس سے مراد کیا ہے؟ محدثین کے اس میں کئی اقوال ہیں اور وہ سب ہی مراد ہو سکتے ہیں ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کپڑا پہنا جائے جس سے وہ اپنے آپ کو زاہد اور بڑا عالم ظاہر کرے حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں ہے

بعض علماء نے یہاں عجیب معنی سمجھے ہے وہ فرماتے ہیں یہاں لباس سے مراد اعمال ہیں کہ جو شخص محض لوگوں کے دکھانے کیلئے اچھے اعمال کرے تاکہ دنیا والے اس کو نیک سمجھیں اور اس کی عزت کریں تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلیل کرنے والا لباس پہنائیں گے

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، لبس فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ثوب شھرۃ مضاف

مضاف الیہ مل کر مفعول بہ،فی الدنیا جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط،البس فعل،ہ ضمیر مفعول بہ اول،لفظ اللہ فاعل، ثوب مذلة مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ثانی،یوم القیامة مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ،فعل اپنے فاعل،مفعولین اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء،شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۵ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ يُصَرِّفُ بِهِ وجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

جس شخص نے علم اس لئے حاصل کیا کہ اس کے ذریعہ علماء کا مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں داخل کریگا

لغات

لِيُجَارِيَ:باب مفاعلہ سے جَارِی یُجَارِیْ بمعنی کسی کے ساتھ چلنے میں مقابلہ کرنا۔ یہاں مطلقاً مقابلہ مراد ہے جَرِیْ:ضرب یضرب سے جَرِیْ یَجْرِیْ بمعنی جاری ہونا ۔مری:۔ضرب یضرب سے بمعنی انکار کرنا۔ السفھاء:۔سمع یسمع سے سَفِهَ يَسْفَهُ بمعنی جاہل ہونا۔بیوقوف ہونا۔يُصَرِّفُ:۔فتح یفتح سے صَرَفَ يَصْرِفُ بمعنی پھرنا قال تعالی صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

توضیح

علامہ ابن عبد البر اندلسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کے متعدد اقوال نقل کئے ہیں مثلاً حضرت مکحولؒ فرماتے ہیں کہ جوکوئی حدیث اس لئے حاصل کرے کہ جہلاء سے بحث کرے اور علماء پر فخر کرے اور مخلوق کو اپنی طرف کھینچے ایسا شخص جہنم میں گرے گا۔اسی طرح سے حضرت ایوب

سختیانیؒ کا قول نقل کیا ہے کہ ابو قلابہؒ کہتے ہیں کہ مجھے ایوب سختیانیؒ نے نصیحت کی کہ خدا جتنا تم کو علم دے اس کی بندگی کرنا خبردار فخر کی راہ سے اظہار علم نہ کرنا۔

حصول علم صرف مقابلہ اور جھگڑے کیلئے نہ ہو ہاں اگر تحقیق وغیرہ کیلئے وہ بحث کرتا ہے تو اس وعید میں وہ داخل نہیں ہوگا اسی طرح سے وہ علماء سوء کے مقابلے کیلئے مجادلہ مصارفہ ومقابلہ اظہار حق کے لئے کرے یہ صرف جائز ہی نہیں بلکہ بسا اوقات ضروری ہوتا ہے۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، طلب فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، العلم مفعول بہ ل جار، یجاری فعل مضارع منصوب بتقدیر ان، ھو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، العلماء مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، ل زائدہ، یماری بہ السفہاء بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول، او عاطفہ، یصرف بہ وجوہ الناس الیہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ معطوفین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ادخل فعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، لفظ اللّٰہ فاعل، النار مفعول فیہ، فعل اپنے مفعول بہ فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۶ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس شخص نے اس علم کو جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس کے ذریعہ دنیا کا سامان حاصل کرے تو قیامت کے دن اسے جنت کی خوشبو میسر نہیں آئیگی۔

لغات

یُبْتَغی:۔ باب افتعال سے ابتغی یَبْتَغِی بمعنی طلب کرنا۔ یُصِیْبُ ضرب یضرب سے اصاب یُصِیْبُ بمعنی لینا۔ العرض: سامان جمع اعراض۔ عَرَفَ سمع یسمع سے عَرِفَ یَعْرَفُ بمعنی بومراد خوشبو ہے۔

توضیح

جو علم دین کو محض اس لئے حاصل کرے کہ اس کے ذریعہ سے دنیا کی دولت کو جمع کرے تو ایسے شخص کے بارے میں اس حدیث میں سخت وعید وارد ہوئی ہے کہ ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھنے پائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسا علم جو دینی نہ ہو دنیاوی ہو اس کو دنیا کے جمع کرنے کیلئے ذریعہ بنائے تو یہ منع نہیں ہوگا مثلاً انجینئری، ڈاکٹری وغیرہ مگر وہ دنیاوی علم ایسا نہ جس کو شریعت نے حاصل کرنے کو منع فرمایا ہے مثلاً علم نجوم، علم سحر وغیرہ۔

لم یجد عرف الجنة:۔ جنت کی خوشبو بھی میسر نہیں ہوگی۔ یہ کنایہ ہے عدم دخول جنت سے۔ اس حدیث سے بھی ایسے شخص کی عدم نجات پر استدلال کرنا ہے جس کا علم دین سے مقصود حصول دنیا ہو یہ صحیح نہیں جیسے کہ گذشتہ حدیث میں بیان ہوا بلکہ مطلب یہ ہے کہ شروع میں اولین سابقین کے ساتھ یہ داخل نہیں ہوگا۔ سزا پانے کے بعد جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ بہر حال ایمان والا ہے۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، تعلم فعل، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، لا یتعلم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، الا حرف استثناء لغو، ل تعلیلیہ جارہ، یصیب فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، عرضا موصوف، من الدنیا جار مجرور مل کر متعلق، کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر

صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لایتعلم کے، لا یتعلم فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، علما موصوف، من جار، ماموصول یبتغی فعل مضارع مجہول، بہ جار مجرور مل متعلق فعل، وجہ اللہ مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لم یجد فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، عرف الجنۃ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، یوم القیامۃ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۷ مَنْ اَتٰی عَرَّافاً فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوۃٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً

جو شخص نجومی کے پاس جائے اور اس سے پوچھے تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی

لغات: عرافا:۔ نجومی، ضرب یضرب سے عَرَفَ یَعْرِفُ بمعنی پہچاننا

توضیح

علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عراف کاہن کو کہتے ہیں جو آئندہ آنے والے واقعات و حوادثات کی خبر دے اور علم غیب کے اسرار کا دعویٰ کرے حالانکہ علم غیب تو خداوند قدوس کا خاصہ ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس کا بہت رواج تھا اور کاہنوں کی باتوں پر بہت زیادہ اعتماد کیا جاتا تھا۔ علماء کرام نے لکھا ہے کہ خواہ کہانت ہو یا رمل و نجوم وغیرہ اس کا علم حاصل کرنا اور اسکو عمل میں

لانا سب حرام ہے اوراس کے ذریعہ سے جو مال کمایا جائے گا وہ بھی حرام ہوگا۔

لم يقبل له صلوة :۔ چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ سب سے اہم عبادت کو ذکر کر دیا باقی عبادات خود اس میں آگئیں کہ جب نماز قبول نہیں ہوتی تو بدرجہ اولیٰ دوسری عبادات بھی قبول نہ ہوگی۔ علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قبول نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر جو اجر وثواب ملنا چاہئے وہ نہ ملے گا۔ جہاں تک فرض ذمہ سے ساقط ہونے کا مسئلہ ہے وہ ساقط ہو جائے گا۔ اوراس کی قضاء کرنا لازم نہیں ہوگا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، اتی فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، عرافا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، فا عاطفہ، سئل فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، عن شیء جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، لم يقبل فعل مجہول، لہ جار مجرور، مل کر متعلق فعل، صلوۃ مضاف، اربعین ممیز، لیلۃ تمیز، ممیز تمیز مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۸ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَّعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ۔

جو شخص اللہ کا نام لے کر تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو اور جو شخص اللہ کے نام سے کچھ مانگے تو اس کو دے دو اور جو شخص تم کو بلائے تو اس کے پاس چلے جاؤ اور جو شخص تمہارے ساتھ

احسان کرے تو تم بھی اس کے ساتھ احسان کرو۔ اگر تم اس کے بدلے کیلئے مال نہ پاؤ تو پھر اس کیلئے دعا کرو۔ جب تم جان لو کہ تم نے اسکا بدلہ چکا دیا ہے

توضیح

جو شخص تم سے خدا کے نام سے پناہ مانگے تو تم اس کو پناہ دے دو۔ مطلب یہ ہے کہ تمہاری ذات یا کسی اور کی طرف سے کوئی کسی مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہو اب وہ تم سے خدا کے نام سے درخواست کر رہا ہے تو اب اسکی درخواست قبول کر لو۔ کیونکہ اس نے تم کو خدا کا واسطہ دیا ہے خدا کے نام کی عظمت کرتے ہوئے اس کی مدد کر دو۔

وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوفاً :۔ کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے تو اس کو بدلہ دو اگر مالی بدلہ موجود نہیں تو اس احسان کے بدلے میں جزاک اللہ خیرً اہی کہہ دو اس جملہ کے کہنے سے بھی بدلہ ہو جائے گا اور اس کیلئے دعا بھی کی جائے۔ آپ ﷺ کی عادت شریفہ یہی تھی کہ آپ ہدیہ کا بدلہ اس ہدیہ سے زیادہ دیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا معمول یہ تھا کہ فقیر کو دینے کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتی تھیں۔ کسی نے دریافت کیا تو ارشاد فرمایا کہ جب میں کسی کو دیتی ہوں تو وہ دعا کرتا ہے تو میرا صدقہ اس کے بدلہ میں ہوگا۔ تو اب میں ساتھ میں دعا اس لئے دیتی ہوں کہ اس کی دعا میری دعا کے بدلہ میں ہو جائے اور میرا صدقہ خالص ہو جائے۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، استعاذ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، منکم جار مجرور مل کر متعلق اول فعل کا، باللہ جار مجرور مل کر متعلق ثانی فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فا جزائیہ، اعیذوا امر حاضر ضمیر بارز فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ من سال باللہ فاعطوہٗ بترکیب سابق معطوف اول، واؤ عاطفہ، من دعا کم فاجیبوہ 'بترکیب سابق معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، من اسم جازم متضمن معنی شرط، صنع

فعل،ھو ضمیر مستتر فاعل، الیکم جار مجرور مل کر متعلق فعل ، معروفا مفعول بہ،فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط، فا جزائیہ، کافئوا امر حاضر،ضمیر بارز فاعل،ہٗ ضمیر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء،شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ثالث،ف عاطفہ، ان حرف شرط،لم تجدوا فعل جحد،ضمیر بارز فاعل، ما موصولہ،تکافئوا فعل مضارع ضمیر بارز فاعل،ہٗ ضمیر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ،موصول صلہ مل کر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط،ف جزائیہ، ادعوا امر حاضر،ضمیر بارز فاعل،لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل،حتیٰ جار،تروا فعل معلوم ضمیر بارز فاعل، ان مخففہ من المثقلہ اس کا اسم،کم محذوف قد حرف تحقیق، کافاتموا فعل ماضی،ضمیر بارز فاعل،ہٗ ضمیر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر خبر،ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر قائم مقام مفعولین کے ، تروا اپنے فاعل اور مفعولین سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی،فعل (ادعوا) اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جز،شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف رابع ،معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۳۹ مَنْ رَاٰی مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ

جو شخص تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو پھر دل میں اس کو برا جانے ۔ یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔

لغات:۔ فَلْيُغَيِّرْهُ :۔باب تفعیل سے غَيَّرَ يُغَيِّرُ بمعنی بدل دینا۔ اضعف:۔اسم

تفضیل بمعنی کمزور۔

توضیح

اس حدیث میں ایمان کے تین درجات کو بیان کیا گیا ہے(۱) یہ کہ آدمی غلط کام کو دیکھ کر اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے بشرطیکہ وہ اس پر قادر بھی ہو مثلاً گھر کا سربراہ یا استاد وغیرہ (۲) یہ کہ جب کوئی برائی دیکھے تو اس کی برائی اپنی زبان سے بیان کردے (۳) یہ کہ برائی کو دیکھ کر اعراض کرے اور دل میں یہ خیال رکھے کہ یہ غلط کام ہورہا ہے اگر دل میں بھی برائی کی برائی نہیں تو اب اس شخص کے ایمان دار ہونے میں شک ہے۔

علماء کرام نے فرمایا ہے کہ جس چیز کا حکم شرع نے وجوب کے درجہ میں دیا ہے تو اُس کا حکم بھی واجب ہوگا اور جس کا امر مستحب ہے تو اس کا حکم بھی مستحب ہوگا اگر حرام تو روکنا بھی واجب اور مکروہ تو روکنا مستحب ہوگا

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، رای فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، منکم جار مجرور مل کر متعلق فعل، منکرا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، فا جزائیہ، لیغیر امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، ب جار، یدہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، ان حرف شرط لم یستطع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، ب جار لسانہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل محذوف لیغیر کے، فعل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر مفعول بہ (ضمیر محذوف ہ) اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف اول، فان لم یستطع فبقلبہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ واؤ استینافیہ، ذلک مبتداء، اضعف

الایمان مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

۲۴۰ **مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ**

جوشخص لوگوں سے مال لے اس کے ادا کرنے کے ارادہ سے تو اللہ تعالیٰ اس سے وہ مال ادا کروا دیتے ہیں اور جوشخص مال لے ضائع کرنے کی نیت سے تو اللہ اس مال کو ضائع کروا دیتے ہیں

لغات:۔ اَدّٰی:۔ ضرب یضرب سے اَدَّ یَاَدَّ بمعنی ادا کرنا۔ اتلفہ:۔ سمع یسمع سے تَلِفَ یَتْلَفُ بمعنی ہلاک ہونا

توضیح

یرید اداء ھا:۔ جو قرض ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت پر فیصلہ کرتے ہوئے اس کے ادا کرنے کی اشکال کو پیدا فرما دیتے ہیں۔ اس حدیث کے ذیل میں بعض محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر اس کی نیت تھی اور دنیا میں ادا نہ بھی کر سکتا تو آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قرض دار کو راضی کر دیں گے۔

یُرِیْدُ اِتْلَافَھا:۔ اگر قرض لینے والے کی نیت شروع سے ہی قرض ادا کرنے کی نہ ہو بلکہ صرف مال قرض لینے سے دوسرے کے مال کو ضائع کرنا مقصد ہو تو اللہ یہاں پر بھی اس کی نیت کے اعتبار سے فیصلہ فرماتے ہیں عربی کا محاورہ ہے کما تَدِیْنُ تُدَانُ کہ آدمی دوسرے کے ساتھ جیسا معاملہ کرتا ہے وہی معاملہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ ایسی نیت رکھنے والے کی روزی میں اللہ تعالیٰ تنگی پیدا فرما دیتے ہیں کیونکہ اس نے ایک مسلمان کو تنگی میں ڈالنے کا ارادہ کیا تھا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، اخذ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، یرید فعل، ھو ضمیر

مستتر فاعل، اداءھا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، اموال الناس مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اڈی فعل ماضی، لفظ اللّٰہ فاعل، عنہ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من اخذ یرید اتلافھا اتلفہ اللّٰہ علیہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۴۱ مَنْ اَفْطَرَ يَوْماً مِّنْ رَّمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمَ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهٗ

جو شخص بلا رخصت یا بغیر کسی شرعی بیماری کے روزہ نہ رکھے تو تمام عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا اگرچہ تمام عمر ہی روزہ رکھتا رہے۔

توضیح

غیر رُخْصَة :۔ شریعت نے جن لوگوں کو رخصت دی ہے (مثلاً مسافر، عورت کا حاملہ ہونا، عورت کے ایام حیض و نفاس، بعض شرطوں کے ساتھ بوڑھا آدمی) اس کے علاوہ کوئی ویسے ہی روزہ چھوڑتا ہے تو اب یہ سخت ترین گناہ کا مرتکب ہوگا۔

لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمَ الدَّهْرِ :۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور بعض تابعین رحمھم اللہ کے نزدیک جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو اب تمام زندگی روزہ رکھنے کے ساتھ بھی وہ بری الذمہ نہیں ہو سکتا مگر اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور جمہور امت اور ائمہ اربعہ کے نزدیک غیر رمضان میں قضا کرنے سے فرضیت اس پر سے ساقط ہو جائے گی۔ اگر اس نے رمضان کا روزہ رکھنے کے بعد توڑا ہے تو پھر اس کو کفارہ کے طور پر دو مہینے روزے رکھنے ہونگے۔ جمہور علماء اس روزہ کو قیاس کرتے ہیں نماز پر کہ اگر کوئی نماز چھوڑ دے تو اب قضاء کرلے تو فرضیت ساقط ہو جاتی ہے تو اسی طرح یہاں پر بھی ساقط ہوگا یہ الگ بات ہے کہ رمضان کی برکات

سے یہ محروم رہے گا۔ اس حدیث بالا کا جواب جمہور علماء کرام یہ دیتے ہیں کہ یہاں نبی کریم ﷺ نے دھمکی کے طور پر یہ فرمایا

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، افطر فعل ماضی، ہو ضمیر فاعل، یوما موصوف، من رمضان جار مجرور ملکر متعلق کائنا کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، من جار، غیر رخصۃ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ، مرض معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لم یقض فعل معلوم، عنہ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، صوم الدھر مضاف مضاف الیہ مل کر مؤکد، کلہ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید، مؤکد تاکید مل کر فاعل، فعل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ، واؤ مبالغہ، ان حرف شرط، صام فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اسکی جزا لم یقض عنہ محذوف ہے، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۲۴۲ مَنْ فَطَّرَ صَائِماً اَوْ جَهَّزَ غَازِياً فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ

جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو سامان دیا تو اس کو بھی اسی کے ثواب جیسا ثواب ملتا ہے

توضیح

اللہ تعالیٰ شانہ کی رحیم و کریم ذات کا بڑا احسان ہے انسان پر کہ اگر ایک آدمی خود عمل نہیں کر سکتا تو اس کیلئے اس عمل کا راستہ اس طرح کھول دیا کہ اگر وہ کسی کے اس عمل پر آنے کا ذریعہ بھی بن جائے اس صورت میں بھی اس کو اس عمل کا ثواب مل جاتا ہے جیسے اس حدیث میں بیان ہوا کہ ایک

آدمی نے کسی کو افطار کرادیا یا کسی مجاہد کا سامان تیار کردیا تو اس کو بھی اس جیسا ثواب ملے گا۔ کیونکہ وہ اپنے اس عمل کے ذریعہ سے ایک نیک کام میں مددگار ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے گا تو اس کا یہ عمل اس کے گناہوں کی بخشش ومغفرت کا ذریعہ اور دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت کا سبب ہوگا اور اس کو روزے دار کے ثواب کی مانند ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ روزے دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، فطر فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، صائما مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، او حرف عطف، جھز غازیا بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، ف جزائیہ، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل محذوف ثبت کے، ثبت فعل مثل مضاف، اجرہ مضاف مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۴۳ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِی الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ

جس نے میری فرمان برداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی

توضیح

آپ ﷺ کا حکم بھی در حقیقت اللہ ہی کا حکم ہے کیونکہ جو کچھ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوتا ہے وہ عین منشاء الٰہی کے مطابق ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کو فرمان میں آپنی اشتہا سے بھی محفوظ فرمایا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى

اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے اس ایت مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۔ میں بھی بیان فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے کسی کو پس وپیش اور ماننے نہ ماننے کا اختیار نہیں اسی طرح اس کیلئے رسول کا بھی یہی حکم ہے یہ امر تو واضح ہے دوسرے جز میں امیر کی اطاعت کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے کہ جس نے اپنے امیر کی اطاعت کی گویا اس نے میری اطاعت کی۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ امیر باصلاحیت ہو تب ہی اس کی اطاعت کی جائے

ترکیب

مــن اسم جازم متضمن معنی شرط، اطــاع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ن وقــایــه، ی ضمیر متکلم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ ، قــد حرف تحقیق، اطـــاع فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللّٰہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ ، مــن حرف شرط عصا فعل۔ ھـــو ضمیر مستتر فاعل، ان وقایہ۔ ی ضمیر متکلم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ فا جزائیہ۔ قد حرف تحقیق عــصــی فعل۔ ھو ضمیر مستتر فاعل لفظ اللّٰہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزا۔ شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف اول۔ واؤ عاطفہ، مــن یطــع الامیر فقد اطاعنی بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، و مــن یعــص الامیــر فقد عصانی بترکیب سابق جملہ

شرطیہ ہو کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۴۴ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ

جس شخص نے کسی کی زمین کا کوئی حصہ بھی ناحق لیا تو اسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں کی تہ تک دھنسایا جائے گا

لغات:۔ خُسِفَ:۔ ضرب یضرب سے خَسَفَ یَخْسِفُ بمعنی زمین میں دھنسانا۔

اَرْضِيْنَ:۔ جمع ارض کی بمعنی زمین۔

توضیح

اسلام نے انسانی حقوق کے تحفظ کا جو اعلیٰ تصور پیش کیا ہے اور اسلامی شریعت نے حقوق العباد پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو جن سزاؤں اور عقوبتوں کا مستوجب قرار دیا ہے یہ حدیث گرامی اس کا ایک نمونہ ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص زمین کا کوئی بھی حصہ ناحق لے گا اسے حشر کے دن اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس زمین کی مٹی اپنے سر پر اٹھائے۔

مقصود یہ ہے کہ مختلف احادیث میں حضور ﷺ نے شفقت فرماتے ہوئے اس امر پر خصوصی تنبیہ فرمادی کہ مسلمانوں کیلئے کسی کا مال بلا اجازت لے لینا یہ کس قدر مذموم حرکت ہے اور دنیا کے اعتبار سے اخلاق و تہذیب کے خلاف بات ہے اور آخرت کے اعتبار سے انتہائی سخت ترین سزاؤں کا موجب ہے۔ اسلئے اس پر توجہ دی جائے اور کسی کے مال کو بدون اس کی اجازت کے نہ لیا جائے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ وہ جسم جو حرام مال سے پرورش پائے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، اخذ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، من الارض جار مجرور

مل کر متعلق فعل، شیئا موصوف، ب جار، غیر مضاف، حقه مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، خسف فعل مجہول، ب برائے تعدیہ، ہ ضمیر نائب فاعل، یوم القیامۃ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، الیٰ جار، سبع ارضین مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۴۵ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ

جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھ کو ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا ہے

توضیح

محدثین کرام نے حدیث مذکورہ پر طویل بحث فرمائی ہے خلاصہ کلام یہ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس کو خبر دے دو کہ اس کا خواب سچا ہے اضغاث الاحلام میں سے نہیں ہے کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو کسی بھی حالت میں دیکھے ہر حالت میں میں ہی ہونگا شیطان میری کسی صورت سے بھی نقل نہیں کر سکتا۔

تیسرا مطلب یہ ہے کہ جس نے خواب میں میرا دیدار کیا وہ قیامت میں بھی میرا دیدار کریگا

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنیٰ شرط، رای فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ن وقایہ، یا ضمیر متکلم مفعول

بہ، فی المنام جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، رای فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل ن وقایہ یا ضمیر متکلم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، الشیطان ان کا اسم، لا یتمثل فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، فی حرف جار، صورتی مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل اور تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

۲۴۶ مَنِ ادَّعٰی مَالَیْسَ لَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

جو شخص کسی ایسی چیز کا دعوی کرے جو اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھ لے۔

توضیح

مسلمان کی طرح اس کا مال بھی محترم ہے بغیر اس کی اجازت کے مال لینا حرام ہے چنانچہ صریح ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جان لو کسی بھی دوسرے شخص کا مال اس کی رضا و خوشی کے بغیر حلال نہیں ہے۔ اسی لئے فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے کہ لَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَخْذُ مَالِ اَحَدٍ بِغَیْرِ سَبَبٍ شَرْعِیٍّ " کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کا مال بغیر سبب شرعی کے لے لے"۔

روایت بالا میں بھی اس امر پر تنبیہ ہے کہ کسی کے مال پر بلاوجہ دعویٰ کرنا اپنی ملک ثابت کرنے کیلئے کس قدر عظیم گناہ ہے کہ اسے اپنی ملکیت میں شمار نہیں فرمایا ہے۔ ایک اور روایت میں ہیکہ جو لوٹ مار کرے وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

کسی بھی طرح دوسرے کے مال پر قبضہ بدون اس کی اجازت کے جائز نہیں ہے۔ مطلب یہ

ہے کہ جس کسی سے کوئی چیز لی ہے جب تک اس کو واپس نہ کرے اس لینے والے کے ذمہ وہ چیز واجب الادا ہے۔ بسا اوقات آدمی ہنسی مذاق میں دوسرے کا مال لے لیتا ہے اور نیت واپس کرنے کی نہیں ہوتی آج کل جیسے لوگ کرتے ہیں اس کی بھی حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، ادعیٰ فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، ما موصولہ، لیس فعل ناقص، ہو ضمیر مستتر اس کا اسم، لہ جار مجرور مل کر متعلق کائنا محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، منا جار مجرور مل کر متعلق کائنا کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لیتبوأ امر غائب، ہو ضمیر مستتر فاعل، مقعدہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، من النار جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۲۴۷) مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کی خاطر رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے تمام وہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اس نے اس سے پہلے کئے تھے اور جو شخص رمضان میں کھڑا ہوا ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کی خاطر تو اس کے وہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اس نے اس سے پہلے کئے تھے

توضیح

ایمانا :۔اس لفظ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عمل کرنے والے کا شریعت پر پورا یقین ہو اور وہ اس جذبے کے ساتھ اس عبادت کو پورا کرے کہ شریعت نے یہ عبادت میرے اوپر ضروری قرار دی ہے اس کو کرونگا تو باعث اجر وثواب اور تقرب الٰہی کا ذریعہ ہوگی اور اگر میں نہیں کرونگا تو شریعت کی نگاہ میں گناہ گار ہونگا۔

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِه :۔اس کے پہلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں مگر علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اور محققین علماء فرماتے ہیں کہ ان جیسی روایات سے صغیرہ گناہ کی معافی مراد ہوتی ہے کبیرہ گناہ نہیں اس کیلئے توبہ واستغفار ضروری ہے اور کوئی ایسا خوش نصیب شخص ہو کہ اس کے گناہ ہی نہ ہوں تو علماء کرام فرماتے ہیں کہ وہ عبادت اس کے درجات بلند ہونے کیلئے سبب بن جائے گی۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، صام فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، رمضان مفعول فیہ۔ ایمانا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، احتسابا معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول لہ، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، غفر فعل ماضی مجہول، لہ جار مجرور متعلق فعل، ما موصولہ، تقدم فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، من حرف جار، ذنبہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۴۸ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ

جوشخص اس بدبودار درخت سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے انسان تکلیف محسوس کرتا ہے

لغات

اَلْمُنْتِنَةُ :۔باب افعال سے صیغہ اسم فاعل۔ثلاثی مجرد کے ابواب میں سے ضرب یضرب ،سمع یسمع اور کرم یکرم سے آتا ہے بمعنی بدبودار ہونا۔ تتأذی :۔تکلیف پہنچنا۔سمع یسمع سے اذی یأذی بمعنی تکلیف پانا۔قال تعالی قُلْ ھُو اذی :

توضیح

مطلب حدیث شریف کا یہ ہے کہ بدبودار چیز کھا کر کوئی شخص مسجد میں نہ آئے کیونکہ مسجد اللہ کا گھر ہے اللہ خود پاک ہیں تو وہ گندگی کو پسند نہیں کرتے۔اسی طرح فرشتے بھی پاک ہیں وہ بھی گندگی کو پسند نہیں کرتے۔

ھذہ الشجرۃ المنتنۃ :۔اس سے کون سا درخت مراد ہے؟ تو بعض علماء کرام کا قول یہ ہے۔پیاز کا اور بعض نے لہسن کا اور بعض نے اور بھی دوسرے درختوں کے بارے میں فرمایا ہے مگر اس میں قانون یہ ہے کہ ہر وہ چیز جسمیں بدبو ہو خواہ اس کا تعلق کھانے پینے کے ساتھ ہو یا کسی اور چیز کے ساتھ مثلاً منہ کی غلاظت بغل کی بدبو کپڑے کا گندہ ہونا وغیرہ سب اس میں داخل ہوں گی

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط ، اکل فعل ،ھو ضمیر مستتر فاعل ، من جار ھذہ اسم اشارہ ، الشجرۃ موصوف ، المنتنۃ صفت ،دونوں مل کر مشارالیہ ،اسم اشارہ مشارالیہ مل کر مجرور ،جار مجرور مل کر متعلق فعل ،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ،ف جزائیہ ،

لا یقربن نہی غائب، مئوکد بانون ثقیلہ، ھو ضمیر مستتر فاعل،، مسجدنا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، الملئکۃ ان کا اسم، تتاذی فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، من جار ما موصولہ، یتاذی فعل مضارع، منہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، الانس فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

۲۴۹ مَنْ جُعِلَ قَاضِياً بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ السِّكِّيْنِ

جس شخص کو لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا اسے بغیر چھری کے ہی ذبح کردیا گیا۔

لغات:۔ قاضیاً :۔ضرب یضرب سے قضی یقضی قضاء بمعنیٰ فیصلہ کرنا۔
السکین :۔چھری جمع سکاکین آتی ہے۔

توضیح

یہاں پر ذبح کے معروف معنی یعنی ہلاکت بدن مراد نہیں ہیں بلکہ یہاں پر معنی ہلاکت روحانی یعنی چین وسکون کی ہلاکت مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عہدہ قضا ایک ابتلاء ہے قاضی انتہائی سخت ترین جگہ پر ہوتا ہے کہ امور المسلمین کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے ذرا سی لغزش سے دین کا زبردست نقصان ہوتا ہے اسی لئے حدیث میں قاضی بننے کی خواہش کرنے سے منع فرمایا گیا ہے چنانچہ فرمایا کہ حکومت وسیاست کی طلب نہ کرو کیونکہ تمہاری طلب وخواہش پر دے دی گئی تو تمہیں اسی کے سپرد کردیا جائے گا۔ اور اگر بغیر طلب وخواہش کے تم کو دے دی گئی تو پھر تمہاری مدد کی جائے گی

بغیر اعانت الٰہی کے امارت انتہائی مشکل کام ہے جو ناممکن ہے کہ صحیح طور پر ادا ہو سکے۔

ترکیب

مــن اسم جازم متضمن معنی شرط، جــعــل فعل ماضی مجہول، ھــو ضمیر مستتر نائب فاعل، قاضیا مفعول بہ، بین الناس مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط فـ جزائیہ ، قـد حرف تحقیق، ذبـح فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، ب جار، غیــر سـکین مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۵۰ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ

جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی قسم کھائی تو اس نے شرک کا کام کیا

توضیح

اللہ ہی ایسے کمال عظمت وجلالت کا مالک ہے اس کے ہی نام سے قسم کھائی جائے۔ جو غیر اللہ کی قسم کھاتے ہیں مثلاً تمہارے باپ کی قسم تمہاری اولاد کی قسم یا تمہارے سر کی قسم وغیرہ اس شخص نے غیر اللہ کو خدا کے مشابہ قرار دے دیا اس لئے اگر اعتقاداً ان کی تعظیم اور عظمت کے ساتھ قسم کھائی تو وہ شرک ہو گیا اگر اعتقاد نہیں تھا جب بھی صحیح نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤں اور پھر اس کو توڑوں یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں ایک قسم بھی غیر اللہ کی کھاؤں ۔ ہاں یہ بات الگ ہے کہ کسی قسم کی پہلے سے عادت ہے بغیر ارادہ کے اس کے منہ سے یوں ہی نکل جاتا ہے کہ تمہارے باپ کی قسم تمہارے بیٹے کی قسم وغیرہ تو ایسے شخص پر شرک کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ کیونکہ یہ قصداً ایسا نہیں کر رہا مگر جب بھی اس کو احتیاط کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، حلف فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ب جار غیر مضاف لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط، ف جزائیہ، قد تحقیقیہ ،اشرک فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جزاء ،شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۵۱ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ بھلی بات کرے یا چپ رہے

لغات: فَلْیُکْرِمْ :۔باب افعال سے اَکْرَمَ یُکْرِمُ بمعنی عزت کرنا۔تعظیم کرنا۔
لِیَصْمُتْ:۔نصر ینصر سے صَمَتَ یَصْمُتُ بمعنی خاموش رہنا۔

توضیح

فلیکرم ضیفه: ۔مہمان کا اکرام یہ ہے کہ جب وہ آجائے تو اس پر خوشی کا اظہار کرے اور پھر اس کا تین دن تک اکرام کرے پہلے دن اپنی حیثیت کے مطابق اور کچھ تکلف کرے تو اچھا ہے اور پھر دوسرے اور تیسرے دن جو کچھ حاضر ہو اس کو حاضر کر دے۔تین دن کے بعد جب تک بھی اکرام کرتا ہے تو پھر اس کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

فلا یؤذ جاره :۔اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔پڑوسی کا سب سے کم درجہ کو اس جزء میں یہاں فرمایا گیا ہے کہ اس کے ساتھ کچھ احسان نہیں کر سکتے تو کم از کم اس کو تکلیف تو نہ دو۔ایک

دوسری روایت میں فلیحسن الیٰ جارہ ہے: اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ انسان کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی کی ہر ممکن مدد کرے اگر وہ حاجتمند ہو تو اس کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کی جائے اگر وہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو گیا تو اس کی مدد کی جائے۔

فلیقل خیرًا اولیصمت :۔اس جیسے مضمون کی ایک روایت پہلی گذر چکی ہے مَنْ صمت نجا جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پایا۔ بولنے سے پہلے سوچ لے کہ اگر اس بات میں خیر اور ثواب ہے تو اس کو بولے ورنہ اپنی زبان بند رکھے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ النّاس وعُقُوْلُهُمْ بکلامهم کہ لوگ اپنی اپنی عقول سے ممتاز ہوتے ہیں ان کی عقول ان کے کلام سے ظاہر ہوتی ہیں اسلئے خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، کان فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اس کا اسم، یؤمن فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، لفظ اللّٰہ معطوف علیہ واؤ عاطفہ، الیوم الاخر موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیکرم امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل، ضیفہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، من کان یؤمن باللّٰہ و الیوم الاخر فلایؤذ جارہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفین سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۵۲ مَنْ صَلّٰی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلّٰی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَکَاَنَّمَا صَلّٰی اللَّیْلَ کُلَّهٗ

جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے نصف رات کھڑے ہوکر نماز پڑھی اور جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے تمام رات کھڑے ہوکر نماز پڑھی

توضیح

اس حدیث شریف کے عموماً دو مطلب بیان کئے جاتے ہیں (۱) یہ کہ جو ظاہری الفاظ حدیث سے مفہوم ہو رہا ہے کہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کا ثواب آدھی رات تک نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اور فجر کی نماز پڑھنے کا ثواب پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۲) بعض علماء فرماتے ہیں کہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کا ثواب آدھی رات نماز پڑھنے کے برابر ہے اور پھر جب اس نے فجر کی نماز پڑھ لی تو اب بقیہ آدھی رات نماز کا ثواب بھی اس کو ملا۔ اب دونوں نمازوں (عشاء، فجر) کے پڑھنے سے اس کو پوری رات نماز کا ثواب ملا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، صلی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، العشاء مفعول بہ، فی جماعة جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، کانما (کان حرف مشبہ بالفعل، ما کافه عن العمل) قام فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، نصف اللیل مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ،

واؤ عاطفہ، من صلی الصبح فی جماعة فکانما صلی اللیل کله بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۵۳ مَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا اس کا نسب (قیامت میں) اس کو آگے نہیں لے جائے گا

لغات بَطَأَ :۔ کرم یکرم سے بَطُأَ یَبطُأ بمعنی دیر کرنا۔ یسرع بمعنی جلدی کرنا

توضیح

انسان کو آخرت کی کامیابی کیلئے اپنے حسب ونسب پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ آخرت کی کامیابی کا دارومدار ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے تو اب اگر ایک آدمی بلند حسب ونسب والا ہے مگر اعمال صالحہ میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو آخرت کے اعتبار سے یہ ناکام ہوگا۔ بخلاف اس کے کہ آدمی زیادہ حسب ونسب والا تو نہیں مگر اعمال صالحہ کرنے والا ہے تو انشاء اللہ آخرت کے اعتبار سے یہ کامیاب ہوگا۔ کیونکہ انسان کا اللہ کے ساتھ کوئی خونی رشتہ نہیں اگر انسان خدا کے ساتھ تعلق کرنا چاہتا ہے تو تعلق اعمال اور تقویٰ سے ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ کا خود ارشاد ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ۔ اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو"

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، بطأ فعل ماضی، ب جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، عملہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لم یسرع فعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، نسبہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۵۴ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

جوشخص اللہ کی رضامندی کیلئے حج کرے نہ اس میں ہم بستری کرے اور نہ ہی برے کام کرے
تو وہ ایسا واپس آتا ہے جیسے کہ جس دن اس کی ماں نے جنا تھا

لغات:۔ یَرْفُثْ:۔نصر ینصر اورضرب یضرب بمعنی گندی بات کرنا اسی سے رفث بمعنی جماع کرنا بھی ہے قال تعالیٰ: فَلَا رَفَث ولا فسوق

توضیح

جوشخص اللہ کیلئے حج کرے حج کے علاوہ اور کوئی مقصد نہ ہو مثلاً تجارت، شہرت وغیرہ تو اس کیلئے اس حدیث میں یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایسے حج کرنے والے کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور گویا کہ وہ آج ہی اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہے بشرطیکہ اپنے آپ کو حج کے ایام میں رفث اور فسق سے بچا کر رکھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فسوق ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے محرم کو منع کیا گیا ہے وہ چھ چیزیں ہیں (۱) وطی اور جو وطی کی طرف مائل کریں مثلاً بوسہ (۲) خشکی کا شکار (۳) بالوں اور ناخن کو کاٹنا (۴) بدن یا کپڑے وغیرہ میں عطر کا استعمال یہ چار چیزیں مرد اور عورت دونوں کیلئے منع ہیں اور دو چیزیں صرف مردوں کیلئے منع ہیں (۵) سلا ہوا کپڑا اور موزہ پہننا (۶) سر کا ڈھانکنا

ان چیزوں سے بچتے ہوئے حاجی حج کرے گا تو پھر اس کیلئے حدیث بالا والی فضیلت ہوگی کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوکر اپنے گھر لوٹے گا جیسے کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، حج فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، للہ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ ، لم یرفث فعل،

ھـــو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لـــم یفسق بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اول اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر شرط، رجع فعل، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، ك جار، یـوم موصوف، ولـدت فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، امـہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق طاھرا محذوف کے، طـاھرا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۵۵ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الشَّھَادَۃَ بِصِدْقٍ بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ

جو شخص سچے دل سے شہادت کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے درجے پر پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مرا ہو

توضیح

شخص مذکور کو طلب صادق کیوجہ سے شھداء جیسا ثواب ملے گا۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس کو شھداء کا ثواب اس کی نیت کی بناء پر مل رہا ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے نیة المرء خیر من عـملہ۔ " آدمی کی نیت اس کے عمل سے بڑھی ہوئی ہے"۔ شہادت کی نیت کے ساتھ مرنے والا اگرچہ بستر پر مر رہا ہے۔ اس کو حکمی شھید کہا جائے گا حقیقی شھید وہ ہوتا ہے جو میدان جنگ میں پایا جائے اس حال میں کہ اس کے جسم پر زخم کے نشانات موجود ہوں مگر یہ بستر پر مرنے والا جو زندگی بھر جہاد میں شرکت کی نیت کرتا رہا مگر اس کو عملی طور پر شرکت کرنے کا موقعہ نہیں ملا تو انـــمـــا الاعمال بالنیات۔ کیوجہ سے اس کو شھید والا درجہ مل گیا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، سال فعل، ھو ضمیر فاعل، لفظ اللّٰہ مفعول اول، الشھادۃ مفعول ثانی، بصدق جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعولین اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، بلغ فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، منازل الشھداء مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔ واؤ مبالغہ، وصلیہ شرطیہ، مات فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، علٰی جار، فراشہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اسکی جزاء بلغه الله منازل الشهداء، قرینہ ماقبل کی وجہ سے محذوف ہے، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۲۵۶ مَنِ احْتَبَسَ فَرَساً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِیْمَاناً بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقاً بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبْعَہٗ وَرِیَّہٗ وَ رَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

جس شخص نے اللہ کے راستے کی نیت سے گھوڑا پالا اللہ تعالیٰ پر مکمل ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کو سچ جانتے ہوئے تو اس گھوڑے کا کھانا پینا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس شخص کے اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

لغات

احتبس :۔ باب افتعال سے قید کرنا، روکنا۔ شبعہ :۔ اتنا کھانا جس سے پیٹ بھر جائے سمع یسمع سے شبع یشبع بمعنی آسودہ ہونا۔ وریہ : سمع یسمع سے رَوِیَ یروی بمعنی سیراب ہونا۔ روثہ :۔ بمعنی لید جمع ارواث آتا ہے

توضیح

مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جہاد اور دشمنوں سے لڑائی کیلئے گھوڑا پالے اور اس میں اس کی نیت محض اللہ کی رضا مندی اور خوشنودی کی ہو اور جو اللہ نے اس پر اس پر وعدہ فرمایا ہے اس پر استحضار ہو۔

شبعہ وریہ :۔اس سے مراد تمام وہ چیزیں ہیں جس سے جانور اپنا پیٹ بھرتا ہے اور سیراب ہوتا ہے مثلاً گھاس، دانہ، بھوسا، پانی وغیرہ۔ حدیث بالا سے معلوم ہوا ان تمام چیزوں کا ثواب قیامت کے دن اس کے اعمال میں لکھا ہوا ہوگا۔ اور پھر اعمال کے ترازو میں اس کو تولا بھی جائے گا۔ آج تو یہ پیشاب پاخانہ کی شکل میں ہے مگر یہی کل قیامت کے دن ثواب کی شکل میں ملے گا۔

ترکیب

من اسم جازم متضمن معنی شرط، احتبس فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، ایمانا مصدر بمعنی اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ایمانا کے

، ایماناً اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تصدیقا بوعدہ بترکیب سابق شبہ جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فرسا مفعول بہ، فی جار، سبیل اللّٰہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ ، ان حرف مشبہ بالفعل ، سبعہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ریہ معطوف اول، واؤ عاطفہ، روثہ معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، بولہ معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر ان کا اسم ، فی جار ، میزانہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن محذوف کے ، کائن صیغہ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، یوم القیامۃ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، کائن اپنے فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے

مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا

۲۵۷ مَنْ كَانَ لَهٗ شَعَرٌ فَلْيُكْرِمْهُ

جس شخص کے بال ہوں وہ ان بالوں کو اچھی طرح رکھے۔

توضیح

جب آدمی بال رکھے گا اور پھر اس کا خیال نہ رکھے تو اس میں گندگی پیدا ہو جائے گی اور پھر اس میں جوں وغیرہ پیدا ہوگی اسی طرح اور بھی اس میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے اسی وجہ سے فرمایا گیا جو بالوں کا خیال رکھ سکتا ہے وہ بال رکھے ورنہ نہ رکھے۔

فلیکرمہ:۔ جب بال رکھے تو اس کو دھویا بھی کرے اور تیل بھی لگایا جائے اور کنگھی بھی کرے مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ وہ اسی میں لگا رہے۔ اس میں بھی شریعت مطہرہ نے اعتدال کرنے کا حکم دیا ہے کہ ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن تیل لگایا جائے اور اس میں کنگھی کی جائے۔ افراط وتفریط سے بچے یہ بھی نہیں کہ آدمی اسکا بالکل خیال ہی چھوڑ دے اور یہ بھی نہیں کہ اس کا خیال چوبیس گھنٹے رکھے اس سے معلوم ہوتا ہیکہ انسان کو جتنا اسلام نے مہذب وشائستہ بنایا ہے تنا کسی اور مذھب نے نہیں بنایا یہاں تک کہ صفائی کو شریعت نے دین کا جزء بنایا ہے

ترکیب

من اسم جزم متضمن معنی شرط، کان فعل تام، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، شعر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیکرم امر غائب، ہٗ ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

نوع اخر منہ

یہاں سے جملہ شرطیہ کی دوسری قسم کا بیان ہوگا۔

۲۵۸ اِذَا سَرَّتکَ حَسَنَتُکَ وَسَائَتکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مؤمِنٌ

جب تمہاری نیکی تمہیں بھلی لگے اور تمہاری برائی تمہیں بری لگے تو سمجھو کہ تم مومن ہو

توضیح

یہ حدیث ایک صحابی کے اس سوال پر کہ ایمان کیا ہے۔ اس کے جواب میں ارشاد فرمائی گئی۔ سائل کا مقصود حقیقت ایمان کے بارے میں سوال کرنا نہیں تھا بلکہ ایمان کی علامات و اشارات کے بارے میں سوال تھا کہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہمارے اندر ایمان ہے یا نہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اذ سرتک حسنتک الخ کہ جب کوئی نیکی کا کام اللہ کروائے تو دل میں خوشی ہو اور اگر بشریت کے تقاضے پر کوئی کام ایسا سرزد ہوجائے جو شریعت نے منع فرمایا ہے اس کے کرنے کے بعد دل میں اللہ کا خوف آجائے اگر یہ کیفیت وہ اپنے اندر محسوس کر رہا ہے تو سمجھ لے کہ ابھی ایمان موجود ہے کیونکہ ایمان کا ادنیٰ تقاضہ یہی ہے کہ آدمی خیر و شر میں تمیز کرے ورنہ کسی غیر مسلم کے دل میں نہیں آسکتی ۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط، سرت فعل، ک ضمیر مفعول بہ، حسنتک مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ساءتک سیئتک بترکیب سابق جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، انت مبتداء، مؤمن خبر، مبتدء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۵۹ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

جب (حکومت وغیرہ) کا کام نا اہل کے سپرد ہو جائے تو اس وقت تم قیامت کا انتظار کرو

توضیح

جس شخص کے اندر اس کام کی صلاحیت نہیں جو اس کے سپرد کیا ہے خواہ وہ حکومت کا انتظام ہو یا کوئی اور کام اگر الامر سے مراد حکومت لیا جائے جیسے کہ بعض کی رائے ہے تو اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اھلیت نہ ہو تو اس کے دو مطلب ہوں گے اولاً یہ کہ ان میں اس کی شرائط ہی نہیں ہوں مثلاً عورتیں بچے، فاسق، جہلاء وغیرہ۔ دوسرا یہ کہ ان میں صلاحیت اور اھلیت تو ہو مگر وہ اس میں سستی کریں اور پوری ذمہ داری سے کام نہ کریں وہ بھی اس میں داخل ہونگے پھر اس کام میں طرح طرح سے خرابیاں پیدا ہو جائیں گی اور پھر لوگوں کے حقوق ضائع ہونے لگیں گے اور پھر ہر طرف پریشانی ہی پریشانی نظر آنے لگے گی۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط، وسد فعل ماضی مجہول، الامر نائب فاعل، الیٰ جار، غیر مضاف، اھلہ مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، انتظر امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، الساعۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۶۰ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَهٗ

جب تم تین ہو تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ یہاں تک کہ لوگوں میں مل جاؤ۔ ان دونوں کا یہ فعل اس تیسرے آدمی کو رنج نہ پہنچائے۔

لغات:۔ یتناجی:۔ سرگوشی کرنا۔ تختلطوا:۔ ضرب یضرب سے خَلَطَ یَخلِطُ بمعنی ملنا۔ یحزنہ سمع یسمع سے حَزِنَ یَحزَنُ بمعنی غمگین ہونا۔

توضیح

اس پاک ارشاد کا مطلب علماء یہ فرماتے ہیں کہ جب کسی مجلس میں تین آدمی ہوں اور پھر ان میں سے دو آپس میں کانا پھوسی شروع کر دیں تو تیسرا آدمی ان کا منہ دیکھتا رہے گا اور اس کے دل میں مختلف قسم کے خیالات پیدا ہوں گے۔ معلوم نہیں یہ میرے خلاف کیا کیا منصوبے بنا رہے ہیں اور اس کے دل میں یہ خیال بھی شیطان ڈالے گا کہ میرے خلاف ہی بات کر رہے ہیں اسی وجہ سے آہستہ آہستہ کر رہے ہیں اگر میرے خلاف نہ ہوتی تو پھر یہ زور سے کرتے۔ اور اگر مجلس میں کئی آدمی ہوں اور پھر ان میں بعض آپس میں باتیں کریں تو اب اس وعید میں وہ لوگ داخل نہیں ہوں گے کیونکہ اس صورت میں کسی کی دل شکنی نہیں ہوگی۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط، کنتم فعل ناقص، ضمیر بارز اس کا اسم، ثلثة خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لا یتناجی فعل مضارع، اثنان فاعل، دون الاخر مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، حتی جار، تختلطوا فعل مضارع، ضمیر بارز فاعل، ب جار، الناس مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول، من جار، اجل مضاف، ان مصدریہ، یحزن فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل متعلق ثانی، فعل (تختلطوا) اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ خبریہ بتقدیر ان مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لا یتناجی کے، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معناً انشائیہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۶۱ اِذَا قَضَى اللّٰهُ بِعَبْدٍ اَنْ يَمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً

جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کی موت کو کسی زمین میں مقدر کر دیتا ہے تو اس زمین کی طرف اس کی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

توضیح

انسان کی موت بھی مقدرات میں سے ہے آدمی کو یہ بات معلوم نہیں کہ جہاں یہ اپنی زندگی گزار رہا ہے اسی جگہ اس کو موت آئیگی یا کسی اور جگہ اس کی قبر بنے گی، سورۃ لقمان کی آخری آیت میں اس کو فرمایا ہے وما تدری نفس بای ارض تموت ۔"جہاں موت مقدر ہوتی ہے آدمی کسی بہانے سے وہاں پہنچ جاتا ہے"

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا اتنے میں حضرت عزرائیلؑ بھی وہاں آگئے اس شخص کو حضرت عزرائیل بہت غور سے دیکھنے کے بعد چلے گئے ان کے چلے جانے کے بعد اس شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے معلوم کیا کہ یہ کون تھے انہوں نے جواب دیا کہ یہ عزرائیل تھے اس پر اس شخص نے کہا کہ انہوں نے مجھے بہت غور سے دیکھا ہے مجھ کو ڈر لگ رہا ہے مجھے فلاں جگہ پہنچوا دو۔ وہاں اس شخص کو پہنچا دیا گیا۔ جب پھر حضرت عزرائیل حاضر ہوئے تو پوچھا وہ آدمی کہاں گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پورا قصہ سنایا۔ اس پر حضرت عزرائیل نے کہا کہ مجھے اللہ نے اسکی روح قبض کرنے کا حکم دیا تھا لیکن جب میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ تو یہاں ہے مگر جب میں اس جگہ پر پہنچا جہاں اس کی روح قبض کرنے کا حکم تھا تو دیکھا کہ وہ وہاں موجود ہے چنانچہ یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ آدمی کسی نہ کسی بہانے سے اپنی موت کی جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط، قضی فعل، لفظ اللہ فاعل، بعبد جار مجرور مل کر متعلق فعل، ان مصدریہ، یموت فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، بارض جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، جعل فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، لہ جار مجرور متعلق اول، الیہا جار مجرور مل کر متعلق ثانی، حاجۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلقین اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوئے

۲۶۲ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَ هَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ

جب تم شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے ہمسایہ کا خیال رکھو

لغات: طبح: ۔فتح یفتح اور نصر ینصر سے طَبَخَ يَطْبُخُ بمعنی پکانا، مَرِقَةٌ: ۔نصر ینصر اور ضرب یضرب سے مرق یمرقُ بمعنی شوربا کرنا۔ تعاهد: ۔ ایک دوسرے سے معاہدہ کرنا تجدید عہد کرنا۔

توضیح

اس حدیث میں پڑوسی کی اہمیت کو عجیب انداز سے بیان کیا جارہا ہے کہ جو چیز تمہارے پاس ہو اس میں اپنے پڑوسی کا بھی حصہ رکھنا چاہئے یہاں تک کہ جب تم کھانا پکاؤ اور خاص کر کے جب تم کو یہ بات معلوم بھی ہو کہ آج پڑوسی کے یہاں کھانا کھانے کو نہیں تو اس وقت اپنی خواہش اور لذت کو چھوڑ کر اپنے پڑوسی کی ضرورت کا خیال رکھو۔ اس کی صورت حدیث بالا میں اس طرح بیان فرمائی گئی کہ سالن میں پانی بڑھا دو تا کہ شوربا زیادہ ہو جائے اور پھر اس کو اپنے پڑوسی کو دے دو۔ یہ کام عموماً عورتوں کا ہوتا ہے وہ معمولی چیزوں کو دوسرے کے یہاں بھیجنے کو حقیر سمجھتی ہیں اس لئے

بخاری شریف میں ان عورتوں کو مخاطب فرما کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔"اے عورتو! تم میں سے کوئی عورت دوسری عورت کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو"

ترکیب

اذا کلمہ شرط، طبخت فعل، ضمیر بارز فاعل، مرقۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اکثر امر حاضر ضمیر مستتر فاعل، ماء ھا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تعاھد جیرانک بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۶۳ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْ بِمَيَامِنِكُمْ

جب تم کچھ پہنو یا وضو کرو تو اپنے دائیں طرف سے شروع کرو۔

توضیح

علماء فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو از قبیل شرف و بزرگی ہو اس کو دائیں طرف سے شروع کیا جائے اور جو چیز شرافت کے قبیل میں سے نہیں اس کو بائیں طرف سے شروع کیا جائے مثلاً بیت الخلاء میں جانا۔ بازار میں جانا۔ مسجد سے باہر نکلنا، کپڑے اتارنا، جوتے اتارنا وغیرہ۔ ان چیزوں کو بائیں طرف سے اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ دائیں طرف کی تکریم اور احترام ہو جائے مثال کے طور سے مسجد سے نکلتے وقت جب اس نے بائیں پاؤں کو پہلے باہر نکالا تو اب خود دائیں پاؤں کی تعظیم و تکریم ہوئی کہ وہ کچھ دیر شرف والی جگہ پر رہا اسی طرح علماء کرام یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہر دائیں طرف والی چیز میں فضیلت ہوگی وہ ہمسایہ جو دائیں طرف والا ہے وہ بائیں طرف والے سے مقدم ہوگا اسی طرح وہ فرشتہ جو دائیں کندھے والا ہے وہ بائیں کندھے والے فرشتے پر فوقیت رکھے گا۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط، لبستم فعل ضمیر بارز فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اذا کلمہ شرط، توضأتم فعل ضمیر بارز فاعل فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، ابدء وا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ب جار، میامن مضاف کم مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء، شرط جزاء مل رکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۶۴ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْکَ وَرِجْلَيْکَ

جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔

لغات:۔ فَخَلِّلْ :۔صیغہ امر بمعنی خلال کرنا۔ نصر ینصر سے خَلَّ يَخُلُّ بمعنی سوراخ کرنا۔ اصابع:۔ اصبع کی جمع ہے بمعنی انگلی۔

توضیح

وضو میں ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بھی کرنا چاہیے۔اس کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی انگلیاں آپس میں جدا جدا اور کشادہ ہوں اور پانی بغیر تکلف کے اس میں پہنچ جاتا ہو تو اس وقت یہ خلال کرنا سنت ہوگا اور اگر انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں اور پانی بغیر تکلف کے ان میں نہیں پہنچتا تو اس صورت میں یہ خلال واجب اور فرض ہوگا یہی تفصیل کتب شوافع میں بھی ہے۔

ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر اوپر کی طرف کھینچے

پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنے کا طریقہ:۔ بائیں ہاتھ کی چھنگلی کو دائیں پاؤں کی چھنگلی کے

نیچے کی طرف سے داخل کر کے اوپر کی طرف خلال کرے اور ختم بائیں پاؤں کی چھنگلی پر کرے۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط، توضأت فعل ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر شرط، ف جزائیہ ، خلل امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، اصابع مضاف، یدیک مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ ، رجلیک مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۶۵ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ

جب تمہارے سامنے کھانا رکھا جائے تو اپنے جوتے اتار دو ایسا کرنا تمہارے پیروں کیلئے راحت کا باعث ہوگا۔

لغات:۔ فَاخْلَعُوْا: ۔فتح یفتح سے خَلَعَ یَخْلَعُ بمعنی اتارنا۔ نعال:۔ نَعْل کی جمع ہے بمعنی جوتا۔ اَرْوَحُ: ۔فتح یفتح رَاحَ یَرَاحُ بمعنی آرام پہنچنا

توضیح

حضور اقدس ﷺ کو حق تعالیٰ شانہ نے نہ صرف تمام انسانیت کے دینی امور کیلئے رہبر و معلم بنایا بلکہ آپ علیہ السلام کو تمام انسانیت کی زندگی کے تمام امور جو واقع ہونے والے ہیں ان کا بھی رہبر و معلم بنایا ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف کی ایک روایت میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے کہا کہ تمہارے نبی تم کو تمام چیزوں کی تعلیم دیتے ہیں حتیٰ کہ قضائے حاجت سے فراغت کا طریقہ بھی؟ تو حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیوں نہیں یعنی کہ آپ تو ہم کو تمام امور تعلیم فرماتے ہیں ان میں یہ بھی ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں حضور ﷺ نے کھانے کا ایک ادب تعلیم فرمایا ہے کہ اس کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اس طرح تمہیں راحت پہنچے گی۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ یہ کھانا کھانے میں سب سے زیادہ نافع طریقہ ہے اس لئے کہ ایک یا دو انگلیوں سے کھانا کھانے میں کھانے والے کو نہ لذت ملتی ہے نہ خوشگوار معلوم ہوتا ہے نہ ہی آسودگی پیدا ہوتی ہے۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط، وضع فعل مجہول، الطعام نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اخلعوا امر حاضر ضمیر بارز فاعل، نعالکم مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہٗ ضمیر اس کا اسم، اروح اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ل جار، اقدامکم مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اروح کے، اروح اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

۲۶۶ اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

جب تم بے شرم ہو جاؤ تو جو جی چاہے کرو

لغات:۔ اِسْتَحْیَا:۔ شرم کرنا۔ فَاصْنَعْ:۔ فتح یفتح سے صَنَعَ یَصْنَعُ بمعنی بنانا

توضیح

یہ حدیث بہت ہی اہمیت کی حامل ہے اس وجہ سے محدثین نے اس پر طویل بحث فرمائی ہے مختصراً یہ کہ لفظ فاصنع یہ امر کا صیغہ ہے یہاں امر طلب کے معنی کے بجائے خبر کے معنی میں

ہے۔اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ برے کاموں سے روکنے والی چیز حیاء ہے جب انسان میں حیا وشرم نہیں تو اب جو چاہے کرے۔بعض علماء فرماتے ہیں امر کا صیغہ تہدید اور دھمکی کیلئے ہے مطلب اس صورت میں یہ ہوگا کہ جب حیاء نہیں تو اب جو چاہو کرو آخر سزا بھگتنی پڑے گی۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم کو کسی کام کے کرنے کے وقت اللہ اور لوگوں سے شرم و حیاء آرہی ہو تو اس کو مت کرو ورنہ اس کام کو کرلو۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط، لم تستحی فعل مضارع،ضمیر مستتر فاعل،فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط،ف جزائیہ،اصنع امر حاضر،ضمیر مستتر فاعل، ما موصولہ،شئت فعل،ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ،موصول صلہ مل کر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء،شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۶۷ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ

جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب تم میں سے کوئی پیئے تو اپنے داہنے ہاتھ سے پیئے

توضیح

حدیث بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا واجب ہے بعض علماء کا یہی مسلک ہے اس مسلک کی تائید صحیح مسلم کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جسمیں سلمہ ابن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس پر اس شخص نے کہا کہ میں اس پر قدرت نہیں رکھتا (یہ بات اس نے از روئے تکبر کہی تھی اس کا ہاتھ بالکل صحیح تھا) اس پر آپ نے ارشاد فرمایا تھا

کہ خدا کرے تجھے داہنے ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہ رہے اس کے بعد سے وہ کبھی بھی اپنے داہنے ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔

اگر چہ جمہور علماء وجوب کے قائل نہیں اور ان روایات کو وہ زجر اور مصالح شریعت پر محمول کرتے ہیں مگر خلاصہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانے سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ اس بارے میں آپ کے ارشادات سخت سے سخت ہیں۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط، اکل فعل، احدکم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیأکل امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، یمینہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اذا شرب فلیشرب بیمینہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۶۸ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے

لغات:۔ فَلْيَرْكَعْ:۔فتح یفتح سے رَكَعَ يَرْكَعُ بمعنی سر جھکانا، رکوع کرنا یہاں مراد دو رکعت نماز ہے۔

توضیح

جب بھی آدمی اللہ کے گھر میں داخل ہو تو اس کو چاہئے کہ سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے اللہ کے گھر کی عظمت کی وجہ سے۔ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ یہ تحیۃ المسجد واجب ہے

یا مستحب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی حدیث بالا جیسی روایات سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ واجب ہے کیونکہ فلیرکع امر کا صیغہ ہے جو کہ وجوب کیلئے آتا ہے مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ نماز مستحب ہے۔ حدیث بالا کے بارے میں امام صاحب فرماتے ہیں کہ اگرچہ یہاں پر امر کا صیغہ ہے اکثر جگہ پر امر کا صیغہ استحباب کیلئے استعمال ہوتا ہے نہ کہ وجوب کیلئے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آدمی جب بھی مسجد میں داخل ہو اس کیلئے بہتر یہ ہے کہ پہلے دو رکعت پڑھ لے پھر دوسرے کاموں میں مشغول ہو بشرطیکہ وہ اوقات مکروہ میں سے نہ ہو۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط، دخل فعل، احدکم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، المسجد مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، لیرکع امر غائب ضمیر مستتر فاعل، رکعتین مفعول بہ، قبل مضاف، ان ناصبہ مصدریہ، یجلس فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہوکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہوکر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۲۶۹ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ

جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو اس کو چاہیے کہ دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو چاہئے کہ بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ ہو جائے دایاں پہننے کے اعتبار سے پہلے اور بایاں اتارنے کے اعتبار سے پہلے۔

لغات:۔ اِنْتَعَلَ:۔ سمع یسمع سے نَعِلَ یَنْعَلُ بمعنی جوتا پہننا۔ نَزَعَ: فتح یفتح سے

نَزَعَ یَنْزَعُ بمعنی نکالنا۔

توضیح

مذکورہ حدیث شریف میں ایک ضابطہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ عمل جو شان والا ہو اسکو دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے اور جو کام شرف وعظمت والا نہ ہو اس کو بائیں طرف سے شروع کیا جائے۔اس حدیث بالا میں ایک مثال دی گئی ہے کہ جب آدمی جوتا پہنے تو دائیں پاؤں میں پہلے پہنے کیونکہ جوتا بھی انسان کو ایذاوغیرہ سے بچاتا ہے۔اتارتے وقت بائیں پاؤں سے پہلے اتارنے تاکہ دائیں پاؤں میں جوتا بائیں پاؤں سے زیادہ دیر رہے اس میں دائیں کی تعظیم ہو جائیگا۔

اس کے برعکس کی مثال جب آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو تو پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اور پھر جب نکلے تو پہلے دایاں پاؤں باہر نکالے یہاں بائیں پاؤں کے بنسبت دایاں پاؤں کو فضیلت حاصل ہے لہذا اس کی تکریم وتعظیم ملحوض رکھنا چاہیئے۔

ترکیب

اذا کلمہ شرط،انتعل فعل،احدکم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل،فعل فاعل مل کر شرط، ف جزائیہ،لیبدأ امر غائب ضمیر مستتر فاعل،ب جار،الیمنی مجرور،جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا،شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ،واؤ عاطفہ،اذا نزعَ فلیبدا بالشمال بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف،معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر معلل، لتکن امر غائب فعل ناقص، الیمنی اا س کا اسم ، اولھما مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال ، تنعل فعل مضارع مجہول ،ھی ضمیر مستتر نائب فاعل،فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال،ذوالحال حال مل کر معطوف علیہ،واؤ عاطفہ، آخرھما تنزع بترکیب سابق معطوف،معطوف علیہ معطوف مل کر خبر،فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر تعلیل،معلل تعلیل مل کر جملہ

تعلیلیہ ہوا۔

۲۷۰ اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَۃَ فَلَا یَطْرُقْ اَھْلَہٗ لَیْلاً

جب تم میں سے کوئی اپنے گھر سے زیادہ دن غائب رہے تو رات کے وقت اپنے گھر نہ آئے

لغات:۔ الغَیْبَہ:۔ ضرب یضرب سے غَابَ یَغِیْبُ بمعنی غائب ہونا۔

یَطْرُقُ :۔نصر ینصر سے طَرَقَ یَطْرُقُ بمعنی رات میں آنا۔اسی سے لفظ طارق ہے رات میں آنے والا۔

توضیح

سفر کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ سفر سے واپسی پر سیدھا گھر نہ جائے خواہ رات ہو یا دن جب تک گھر والوں کو اطلاع نہ ہو جائے۔

اشکال:۔حدیث میں لیلاً کا لفظ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دن میں داخل ہو سکتا ہے رات میں نہیں۔

جواب:۔ یہاں پر "لیلاً" کی قید اتفاقی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ آپ ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ اپنے گھر والوں کے پاس دن کے ابتدائی حصہ میں یا آخری حصہ میں (شام) کو آتے تھے۔رات کی قید اس وجہ سے لگائی کہ خصوصی طور سے رات کو اپنے گھر میں نہ جائے تاکہ گھر والے ڈر نہ جائے یا کم از کم ان کی نیند خراب نہ ہو جائے

ترکیب

اذا کلمہ شرط، اطال فعل ماضی، احدکم مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، الغیبۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ ،لا یطرق نہی غائب ، ھو ضمیر مستتر فاعل، اھلہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، لیلا مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۱۷۱ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهُ فِىْ اَجَلِهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئاً وَيَطِيْبُ بِنَفْسِهِ

جب تم مریض کے پاس جاؤں تو اسکی زندگی کے بارے میں اس کا غم دور کرو اس کو تسلی دو اگر چہ یہ کسی چیز کو نہیں ٹالی جاسکتے مگر مریض کا دل خوش ہو جائے گا۔

لغات:۔ فَنَفِّسُوْا:۔ دور کرنا۔ ترغیب دینا۔ جل:۔ وقت مقررہ۔ جمع اسکی اجال آتی ہے ۔ یَطِیْبُ:۔ ضرب یضرب سے طَابَ یَطِیْبُ بمعنی اچھا ہونا۔

توضیح

جب آدمی کسی کی عیادت کیلئے جائے اگر چہ بیمار کی حالت مایوس کن ہو اور یہ بات معلوم بھی ہو کہ اب اسکا زندہ رہنا بہت مشکل ہے اس کے باوجود اس کو امید دلایں اور اس کو خوش کرنے والا جواب دیں کہ انشاء اللہ آپ عنقریب صحیح ہو جائیں گے۔ جیسے کہ حدیث بالا میں بھی فرمایا گیا ہے آپ ﷺ کے شمائل میں بھی یہ بات نقل کی جاتی ہے کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو اس کا حال معلوم فرماتے اور پھر اس کے لئے صحت کی دعا فرماتے اور تسلی دیتے اور یوں دعا کرتے لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰه۔" گھبرانے کی کوئی بات نہیں خدا نے چاہا تو مرض جاتا رہے گا اور مرض گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ ثابت ہوگا"

ترکیب

اذا کلمہ شرط، دخلتم فعل ضمیر بارز فاعل، علی المریض جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ ، نفسوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، لہ جار مجرور مل کر متعلق اول، فی جار، اجلہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ذلک ان کا اسم، لا یرد فعل

مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، شیئا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یطیب فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، نفسہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْمُغِيْبَاتِ الَّتِيْ اَخبر النبی بها ظهرت بعد وفاته صلوٰت الله تعالٰى وسلامه عليه

کچھ پیشگوئیوں کا بیان جنکے متعلق نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں خبر دی اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد وہ پائی گئیں۔

---

۲۷۲ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ سَيِّدُ الصَّادِقِيْنَ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کہ سچوں کے سردار ہیں میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت اللہ کے دین اور اس کے حکم کو دوسروں تک پہنچانے والی موجود رہے گی ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا جو ان کو شرمندہ کرنا چاہیں گے یا ان کی مخالفت کرنا چاہیں گے یہاں تک اللہ کا امر آجائے وہ اسی حالت میں ہونگے

لغات

سَيِّد :۔ سردار جمع اسیاد، سیاید آتی ہے۔ سَادَ يَسُوْدُ نصر ینصر سے سردار ہونا۔ يَضُرُّهُم نصر ینصر سے ضَرَّ يَضُرُ بمعنی نقصان پہنچانا۔ خَذَلَهُمْ:۔ نصر ینصر سے خَذَلَ يَخْذُلُ بمعنی شرمندہ کرنا۔

توضیح

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ روئے زمین ایسے صلحاء سے کبھی خالی نہیں ہوگی جو احکامات شریعہ پر چلنے والے اور اس پر لوگوں کو کھینچ کر لانے والے ہوں۔

یہ اسلام کی بقاء اور سر بلندی کیلئے سرگرم رہیں گے خواہ مدد و اعانت کرنے والے ان کی مدد و اعانت کریں یا مخالفت پر کمر بستہ لوگ ان کی مخالفت کریں۔

حَتّٰی یَاتِیَ امرُ اللّٰہ :۔ یہاں تک کہ موت آجائے۔ یہ جماعت کون سی ہوگی اس میں محدثین کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کے چند اقوال ہیں مثلاً اہل علم کی جماعت جو حدیث کی تعلیم اور دینی علوم کی تدریس کو رواج دینے اور دین کی تبلیغ کا فریضہ انجام دینے والی ہوگی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ روئے زمین سے اہل اسلام کی شوکت وعظمت کبھی فناء نہیں ہوگی کسی نہ کسی جگہ اسلام کا بول بالا ضرور ہوگا۔ تیسرا قول یہ ہے کہ غازیان اسلام کی جماعت ہے جو کہ جہاد کر کے دین کو سر بلندی کرے گی۔ اور اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرے گی۔ ان سب اقوال میں کوئی اختلاف نہیں حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے ہر وہ جماعت اس سے مراد لی جاسکتی ہے جس کی مراد اللہ کے دین کی خدمت واشاعت کر کے اسلام کو سر بلند کیا جائے۔

۲۷۳ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ لِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں مکار اور جھوٹے لوگ تمہارے پاس ایسی حدیثیں لے کر آئیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے سنی ہونگی تم ایسے لوگوں سے بچو اور ان کو اپنے سے بچاؤ تا کہ نہ وہ تمہیں گمراہ کریں اور نہ تمہیں فتنہ میں ڈالیں۔

لغات:۔ دَجَّالُوْنَ :۔ دجال کی جمع ہے، بہت زیادہ جھوٹا۔ نصر ینصر سے

دَجَلَ يَدْجُلُ بمعنی جھوٹ بولنا۔ يُفْتِنُوْنَكُمْ :۔ضرب يضرب سے فَتَنَ يَفْتِنُ بمعنی گمراہ کرنا۔

توضیح

دَجَّالُوْنَ دجال مِنَ الدَّجل :۔بمعنی التلبس مراد ایسے لوگ ہیں جو دین کے بارے میں محض اپنی رائے سے اختراع کرتے ہیں تا کہ حق اور باطل کو وہ خلط ملط کر دیں۔ آخری زمانے میں ایسے لوگوں کی کثرت ہوگی چونکہ وہ ظہور فتن کا زمانہ ہوگا ورنہ ایسے لوگ ہر زمانے میں رہے ہیں اس وعید میں ہر وہ شخص داخل ہوگا جو محض خواہشات نفس کی بناء پر لوگوں کے سامنے ایسے باتوں کو بیان کرتے ہیں جو دین کے نام سے ہو مگر اس کا دین سے کوئی تعلق نہ ہو۔ یہ چند دنوں کی بات ہوتی ہے پھر علماء حق ان کی اس تحریف سے لوگوں کو متنبہ فرما دیتے ہیں اور پھر ایسے لوگ دنیا میں بھی ذلیل ہوتے ہیں۔

فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ :۔اس جزء سے نبی کریم ﷺ کی شفقت ورحمت جوامت کیساتھ ہمیشہ تھی وہ ظاہر ہوتی ہے آپ نے ایسے زمانے کے لوگوں کو نصیحت فرمائی کہ جب تم ایسے زمانے کو پاؤ جسمیں ایسے مکار اور جھوٹے لوگ ہوں تو ان سے اپنے آپ کو بچانا کہیں تم جیسے سادہ لوح کو احادیث کا نام سنا کر گمراہ نہ کر دیں۔اس لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کے قریب بھی نہ جانا اگر تم ان سے میل جول رکھو گے تو خطرہ ہے کہ کہیں ان کی صحبت سے تم ان جیسے نہ ہو جاؤ کیونکہ صحبت کا زبردست اثر ہوتا ہے۔

۲۷۴ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبُقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں (صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین) پھر وہ جو ان کے متصل ہیں (تابعین رحمھم اللہ تعالیٰ علیھم) پھر وہ لوگ جو

ان کے متصل ہیں (تبع تابعین رحمھم اللہ تعالیٰ علیھم) پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان میں سے ایک کی گواہی اس کی قسم سے پہلے اور اس کی قسم گواہی سے پہلے ہوگی (یعنی جھوٹی گواہی دینے اور جھوٹی قسم کھانے میں ایک دوسرے سے سبقت کریں گے)

لغات

قَرْنِی:۔ بمعنی صدی، سوسال، زمانہ کا ایک وقت، پہاڑ کی چوٹی جمع قرون ہے باب نصر ینصر سے قَرَنَ یَقْرُنُ بمعنی ملانا۔ یَلُوْنَهُمْ: جَسِبَ یَحْسَبُ سے وَلِیَ یَلِیُ بمعنی قریب ہونا، متصل ہونا۔ تَسْبِقُ:۔ نصر سے سَبَقَ یَسْبُقُ اور ضرب یضرب سے سَبَقَ یَسْبِقُ بمعنی آگے بڑھنا۔ غالب ہونا۔ یَمِیْنُ:۔ بمعنی قسم۔

توضیح

تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهُ وَیَمِیْنُهُ شَهَادَتَهُ:۔ حدیث کے اس جزء کے مطلب بیان کرنے میں محدثین کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کے چند اقوال ہیں (۱) پہلا قول یہ ہے کہ گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔ یہ کنایہ ہے جلد بازی سے کہ ان کو دین کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان کو یہ معلوم نہیں ہوگا پہلے قسم کھاتے ہیں یا پہلے گواہی دینی ہے (۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ گواہی دینے اور قسم کھانے میں اس قدر لاپرواہی ہوگی کہ کبھی گواہی سے پہلے قسم کھاتے اور کبھی پہلے گواہی دیتے اور پھر قسم کھاتے ہوں گے (۳) تیسرا مطلب یہ ہے کہ آدمی یوں کہتا پھرے گا کہ "خدا کی قسم میں سچا گواہ ہوں"۔ اس قسم کے ذریعہ اپنی گواہی دیں گے یا یہ کہیں گے لوگ میری قسم کے سچے ہونے پر گواہ ہیں اس گواہی کے ذریعے اپنی قسم کو ترویج دیں گے (۴) چوتھا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مقصود اس ارشاد پاک کا یہ ہے کہ جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی عام ہو جائے گی۔ چند روپوں کی خاطر عدالت میں جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی دیں گے۔

۲۷۵ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَیَأْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلَ الرِّبٰوا فَاِنْ لَّمْ یَاْکُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب سود کھانے سے کوئی نہ بچ سکے گا جو سود نہ بھی کھائے مگر اس کا دھواں تو اسے ضرور پہنچے گا۔

لغات:۔ الربوا:۔ بمعنی سود نصر ینصر سے رَبَا یَرْبُوْ بمعنی زیادہ ہونا۔ بُخَارِہ:۔ بھاپ جمع ابحرۃ آتی ہے

توضیح

لَیَأْتِیَنَّ عَلَی النَّاس:۔ قیامت سے پہلے ایسا وقت ضرور آئے گا کہ ہر آدمی کو سود کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور پہنچے گا براہ راست وہ سود سے بچ جائے گا لیکن واسطہ کے ساتھ اس کا اثر پہنچ جائے گا

اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِہ:۔ مطلب یہ ہے کہ جب سود کا دائرہ وسیع ہو کر تجارت و معیشت کے ہر حصے پر حاوی ہو جائے گا کوئی تجارت و شغل اس سے بچ نہ سکے گا اور وہ آدمی سود کے عام ہونے کی وجہ سے سوچ بھی نہیں سکے گا کہ اس میں بھی سود ہوگا۔ ایک آدمی پھل وغیرہ خریدتا ہے اسی پھل میں وہ سوچے کہ کتنے سودی لین دین کے مراحل سے گذر کر یہ میرے ہاتھ میں پہنچ رہا ہے اگرچہ خریدنے والا شخص متقی اور نیک ہی ہے مگر وہ اس سے بچ نہیں سکے گا۔

حاصل حدیث مبارک کا یہ ہوا کہ آنے والے زمانے میں سود کی لعنت اتنی وسیع ہو جائے گی کہ ہر شخص شعوری یا غیر شعوری طور سے اس میں مبتلا ہو جائے گا۔

۲۷۶ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دین کی ابتداء اجنبی حالت میں ہوئی تھی اور آخر زمانہ میں بھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ ابتداء میں تھا چنانچہ خوشخبری ہے ان غرباء کیلئے یہ وہ لوگ ہونگے جو اصلاح کریں گے میری سنت کی جن کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا۔

لغات:۔ غریباً :۔مسافر، غیر مانوس ہونا اسکی جمع غرباء ہے۔بَدَأَ :۔فتح یفتح سے بَدَأَ یَبْدَأُ سے بمعنی شروع کرنا۔ طُوْبیٰ :۔خوشخبری، رشک، سعادت۔

توضیح

بَدَأَ غَرِیْباً :۔علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اسلام اپنے شروع زمانے میں اپنی اقامت وحمایت کے اعتبار سے کمزور تھا کہ حضور علیہ السلام کے پیروکار بہت تھوڑے تھے اور آپس میں قبائل میں بھی نزاع تھا (یہ کسمپرسی کی طرف اشارہ ہے کہ خود بھی تھوڑے اور قبائل کے انتشار میں گھرے ہوئے) اس لئے مسلمانوں کو جلاوطنی کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ وہ ہر ایک مجبور علیحدہ عزلت نشین ہوکر رہ گیا غرباء کی طرح اسی طرح آخر میں بھی ہوگا کہ دین پر قائم چند افراد ہی رہ جائیں گے۔

یہ بھی محتمل ہے کہ مناسبت قلت دینداروں کے اعتبار سے ہے کہ جس طرح شروع دیندار کم تھے ایسے ہی آخر میں دین دار کم رہ جائیں گے، صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ قبل اسلام کی ابتداء غریبوں سے ہوئی اسی طرح آخر میں بھی غریبوں ہی میں رہ جائے گا۔ایک روایت میں ہے کہ آپ نے صحابہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم ایسے زمانے میں ہو کہ تم میں سے کوئی اگر دسواں حصہ بھی مامور بہ کا چھوڑ دے گا تو ہلاک ہوگا۔اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان میں سے کوئی دسواں حصہ بھی مامور بہ کا کرے گا تو وہ نجات پائے گا۔گویا کہ یہ فضائل فساد کے زمانہ میں دین کی اصلاح وجہد میں لگنے والوں کیلئے ہیں پس خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس دور میں سنتوں کو تھامے رکھیں گے اور اصلاح دین کا کام کرینگے۔

۲۷۷ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَحْمِلُ هٰذَاالْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَ تَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ اس علم کو حاصل کریں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعہ آیات واحادیث میں) حد سے گذرنے والوں کی تحریف اور باطلوں کی اختراع پوازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کرینگے

لغات

خَلَفٌ:۔فتح یفتح سے خَلَفَ يَخْلُفُ بمعنی خلیفہ ہونا۔ قَالَ تَعَالىٰ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِ هِمْ خَلْفٌ ۔عُدُوْلٌ:۔عَادِلٌ کی جمع ہے، عدل کرنے والا۔باب ضرب یضرب سے عَدَلَ يَعْدِلُ بمعنی انصاف کرنا۔ يَنْفُوْنَ :۔ضرب یضرب سے نَفىٰ يَنْفِيْ بمعنی ہٹانا۔ الغَالِيْنَ :۔فتح یفتح سے غَلاَ يَغْلُو بمعنی حد سے تجاوز کرنا۔ اِنْتِحَال:۔دوسرے کی بات کو اپنی طرف منسوب کرنا۔

توضیح

علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مبتدعین ہیں جو دین میں غلو کرکے اس کی شکل بگاڑ دیتے ہیں اس کی طرف اشارہ قرآن مجید نے بھی کیا ہے لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ "اپنے دین میں غلو نہ کرو"

انتحال کہا جاتا ہے دوسرے کے کلام کو اپنی جانب نسبت کرنا اور یہ کنایہ ہے جھوٹ سے۔

پوری حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے بعد زمانے میں حاملین علم کی ایک جماعت قیامت تک باقی رہے گی جو غالی اور مبتدعین کی تحریف وخرافات اور باطل پرستوں کے نظر یات جو قرآن وحدیث سے استدلال کرنے کی کوشش کرینگے یہ ان کا ابطال کریں گے اور پھر علم

اصلی شکل میں آجائے گا۔

۲۷۸ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَأْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَایَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ ،فَقِیْلَ : کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ : اَلْھَرَجُ اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ ۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا دن نہ آجائے جس میں قاتل کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ میں نے مقتول کو کیوں قتل کیا اور نہ ہی مقتول کو یہ بات معلوم ہوگی کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا پوچھا گیا کہ ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا کہ قتل عام کی وجہ سے قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔

لغات:۔ یَدْرِیْ:۔ضرب یضرب سے دَرٰی یَدْرِیْ بمعنی جاننا۔ الھرج:۔فتنہ و فساد

توضیح

حتی یأتی علی الناس :۔ایسا وقت قیامت سے پہلے ضرور آئے گا کہ ایسی دین سے دوری اور گمراہی ہوگی کہ معمولی شکوک وشبہات کیوجہ سے انسان کا قیمتی خون بہایا جائے گا۔ ھرج:۔اس قتل عام کا سبب جہالت اور فساد عام کی تاریکی ہوگی جس سے پورا ماحول متاثر ہوگا اور اچھے برے کی تمیز ختم ہوجائے گی۔

القاتل والمقتول فی النار :۔قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے بظاہر مقتول تو مظلوم ہے اور قاتل ظالم مگر محدثین کرام فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ دونوں ہی ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے تھے مگر مقتول کا بس نہ چلا اور خود وار کرنے سے پہلے خود قاتل کے وار کا شکار ہوگا۔ دونوں ہی کی نیت قتل کی تھی اس لئے اپنی نیتوں کیوجہ سے دونوں جہنم میں جائیں گے

۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس حدیث سے اس مسئلہ کی تائید ہوتی ہے کہ آدمی جب دل سے گناہ کرنے کا عزم کر لے تو اس کو گناہ ہوگا اگرچہ وہ گناہ نہ کر سکے۔

۲۷۹ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرَجُ؟ قَالَ اَلْقَتْلُ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ جب زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گا اور علم اٹھالیا جائیگا فتنے بکثرت ظاہر ہوں گے بخل ڈال دیا جائے گا اور ھرج زیادہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ھرج کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قتل۔

لغات

یتقارب :۔ قریب ہونا۔ سمع یسمع اور کرم یکرم سے قرب یقرب بمعنی قریب ہونا۔ یقبض :۔ ضرب یضرب سے قَبَضَ يَقْبِضُ بمعنی اٹھالینا۔ یلقی :۔ ڈالنا۔ سمع یسمع سے لقی یلقی ملاقات کرنا۔ الشح :۔ بخل کرنا اسی سے شحیح بمعنی بخیل ہے۔

توضیح

یتقارب الزمان :۔ محدثین کرام نے اس کی شرح میں کئی مطالب تحریر فرمائے ہیں (۱) دنیا اور آخرت کا زمانہ ایک دوسرے کے قریب آجائے گا۔ (مراد قیامت کا قریب آنا ہوگا) (۲) برائی اور بدکار لوگ ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے (۳) زمانہ ایسا ہو جائے گا کہ حکومتیں دیرپا نہیں ہوں گی بہت مختصر مختصر عرصہ میں حکومتیں تبدیل ہوں گی (۴) لوگوں کی عمریں چھوٹی ہوں گی (۵) گناہوں کے سبب زمانہ سے برکت ختم ہو جائے گی لوگ سمجھنے لگیں گے کہ زمانہ بہت تیزی سے گذر رہا ہے۔

ویقبض العلم :۔ جب ایسا وقت آجائے گا تو علماء حق کو اٹھایا جائے گا ان کے اٹھنے کے

ساتھ علم بھی اٹھ جائے گا۔

۲۸۰ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَی الْقَبْرِ فَیَتَمَرَّغُ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَکَانَ صَاحِبِ ھٰذَا الْقَبْرِ وَلَیْسَ بِہٖ الدِّیْنَ اِلَّا الْبَلَاءُ

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یہ دنیا اس وقت تک اختتام پذیر نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر کے پاس سے گذرے گا اور پھر الٹ پلٹ کرے گا اور کہے گا کہ کاش میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا یہ دین کی وجہ سے نہیں ہوگا بلکہ دنیاوی مصیبت کی وجہ سے ہوگی۔

لغات: فیتمرغ :۔لوٹنا سمع یسمع سے مَرِغَ یَمْرَغُ بمعنی عزت پر دھبہ لگنا۔البلاء: آزمائش۔نصر ینصر سے بلا یَبْلُوْ بمعنی آزمانا۔

توضیح

ولیس بہ الذین الا البلاء :۔اس عبارت کے مفہوم میں متعدد معنی بیان کئے گئے ہیں اور وہ سب ہی مراد ہو سکتے ہیں (۱) دین سے مراد دین اسلام ہے۔اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ اس کا قبر پر الٹ پلٹ کرنا اور وہاں کھڑے ہوکر اس خواہش کا اظہار کرنا کہ کاش میں اس میں ہوتا اس کی وجہ آخرت اور دین کا نقصان نہیں ہوگا بلکہ اس کو کوئی دنیاوی نقصان پہنچا ہوگا اس کی وجہ سے تمنا کر رہا ہے

(۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ قبر پر آنا اور اظہار تمنی موت کرنا یہ ایسے وقت میں ہوگا جب کہ اس کے پاس اس فتنہ کے سوا کوئی چیز نہیں ہوگی چاروں طرف سے فتنہ ہی فتنہ ہوگا۔(۳) یہاں دین سے مراد عادت ہے کہ اس کا قبر پر کھڑے ہوکر موت کی آرزو کرنا یہ کسی عادت کی بناء پر نہیں ہوگا

بلکہ اس فتنہ کی وجہ سے ہوگا جس میں وہ مبتلا ہوگا۔

۲۸۱ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: یُوْشِکُ اَنْ یَّأْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُ هُمْ عَامِرَةٌ وَهِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰی عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَ فِیْهِمْ تَعُوْدُ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے کہ اسلام میں سے صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے ان کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدترین ہوں گے انہیں سے فتنے پیدا ہوں گے اور ان میں لوٹ کر آئیں گے۔

لغات

یُوْشَکُ:۔ قریب ہونا۔ رَسْمُه:۔ گھر کے مٹے ہوئے نشانات، جمع رسوم ہے۔ عَامِرَة:۔ نصر ینصر سے عَمَرَ یَعْمُرُ بمعنی آباد ہونا اسکی جمع عوامر ہے۔ خراب:۔ سمع یسمع سے خَرِبَ یَخْرَبُ ویران ہونا۔ وسعیٰ فی خرابها ۔ ادیم:۔ پکا ہوا چمڑا۔ اسمان وزمین کا ظاہری حصہ۔ جمع اَدَمٌ ، اُدُمٌ ، اَدَامٌ ہے

توضیح

لا یبقی من الاسلام الا اسمه :۔ اس حدیث میں قیامت کی چند علامات کو بیان کیا گیا ہے (۱) اسلام تو کتب میں موجود ہوگا مگر قلوب میں نہ ہوگا بہ الفاظ دیگر یہ کہ مسلمان تو ہوں گے مگر وہ اسلام سے اور اسلام ان سے دور ہوگا۔ ولا یبقی من القرآن الا رسمه (۲) لوگ قرآن کو عمل کی نیت سے نہیں سیکھیں گے بلکہ لوگوں کو دکھانے کیلئے سیکھیں گے لہذا وہ صرف

حروف، مخارج وغیرہ کو سیکھنے کی پوری کوشش کریں گے اور جو قرآن کا مقصد ہے کہ اس کے اوامر و نواہی کو سیکھ کر عمل کیا جائے اس سے یہ لوگ کوسوں دور ہوں گے۔ مساجد ھم عامرۃ و ھی خراب من الھدی ۔(۳) مساجد بظاہر لوگوں سے بھری ہوں گی مگر مساجد میں آنے والوں کا مقصد عبادت کرنا نہ ہوگا بلکہ یہ مساجد میں بیٹھ کر دنیوی اور لغو باتیں کریں گے یا مطلب یہ ہے کہ مساجد بظاہر بڑی خوبصورت اور اس میں قالین، فانوس وغیرہ ہوں گے مگر نمازی برائے نام ہوں گے علماء ھم شر من تحت ادیم السماء :۔ یہاں علماء سے مراد مطلقا علماء نہیں ہیں بلکہ یہاں علماء سوء ہیں تو یہ اس زمانے کے ظلم کرنے والوں کو نہیں سکھائیں گے تو وہ ظالم ان کو بھی برا بھلا اور گالیاں دیں گے تو یہ علماء بدترین مخلوق ہوئے کیونکہ ان کا کام تو یہ تھا کہ یہ ظالموں کو سمجھائیں اور ان کو دین کی طرف کھینچیں تو ظلم ان کی طرف لوٹے گا کہ وہ ظالم لوگ ان پر بھی مسلط ہو جائیں گے اگر یہ ان ظالموں کو سکھائیں گے تو اس وعید میں داخل نہ ہونگے۔

۲۸۲ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ ؟ قَالَ ذٰلِکَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایسی قومیں پیدا ہوں گی کہ جو ظاہر میں تو دوست بنیں گی مگر باطن میں دشمنی کریں گی عرض کیا گیا یا رسول اللہ ایسا کیوں ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے بعض بعض سے حرص و لالچ رکھیں گے اور بعض بعض سے خوف زدہ ہوں گے۔

لغات

اخوان :۔ جمع اخ کی بمعنی بھائی۔ العلانیة :۔ کھلم کھلا۔ ضرب یضرب، نصر ینصر س ے عَلَنَ یَعْلُنُ اور سمع یسمع سے عَلِنَ یَعْلَنُ اور کرم یکرم سے

عَلَنَ یَعْلُنُ بمعنی ظاہر ہونا ۔ اعداء:۔جمع عدو کی دشمن۔نصر ینصر سے عَدَا یَعْدُو ظلم کرنا دشمنی کرنا۔ السریرۃ:۔جمع سرائر بمعنی بھید اور راز۔رَھْبَۃ:۔سمع یسمع سے رَھِبَ یَرْھَبُ بمعنی خوف کرنا۔

توضیح

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہوگی کہ لوگوں میں سے اخلاص کا فقدان ہوگا اور نفاق عام ہوگا۔خواہشات کو پورا کرنے کو آدمی اپنی زندگی کا مقصد سمجھے گا اسی بناء پر لوگ آپس میں دوستی اس وقت تک رکھیں گے جب تک اس دوست سے اپنی غرض پوری ہو رہی ہوگی ۔ جب غرض پوری ہونا بند ہو جائے تو صرف یہ نہیں کہ تعلقات منقطع ہو جائیں بلکہ دشمنی تک بات پہنچ جائے گی ۔اس کے مدمقابل شریعت نے حکم یہ دیا ہے کہ دوستی اور دشمنی کی بنیاد اخلاص پر ہو دنیاوی اغراض پر نہ ہو۔ارشاد نبوی ہے مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ واعطی للہ و منع للہ فقد استکمل الایمان ۔جس شخص نے اللہ کیلئے کسی سے دوستی کی اور اللہ کیلئے ناراضگی رکھی کسی کو کچھ دیا تو اللہ ہی کیلئے دیا اور اللہ ہی کیلئے دینے سے انکار کیا تو یقیناً اس نے اپنے ایمان کو مکمل کرلیا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ قیامت کے قریب ہر چیز میں تبدیلی واقع ہو جائے گی تو وہ دوستی کی بنیاد جو صرف اخلاص پر ہوتی ہے اس میں تبدیلی آجائے گی اور پھر اس دوستی کی بنیاد ذاتی اغراض و خواہشات پر رکھی جائے گی۔

۲۸۳ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَذْھَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْھِمُ اللّٰہُ بَالَۃً

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نیک لوگ یکے بعد دیگرے اس دنیا سے گذرتے جائیں گے بدکار لوگ جو یا کھجور کی بھوسی کی طرح باقی رہیں گے جن کی اللہ تعالیٰ مطلقاً پروانہیں کریگے۔

لغات:۔ حفالۃ :۔بھوسی۔گھٹیا چیز۔ الشعیر :۔جو۔ یبالیھم :۔پروا کرنا۔

توضیح

مولنا بدر عالم رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اسلام کے تنزل کی اس تیز رفتاری کو کسی گوشہ میں بیٹھ کر اندازہ لگایا جائے کہ ہم کہاں سے کہاں پہنچتے ہیں اور ہمارا اسلام پہلے کیا تھا اور آج ہمارے پاس اسلام کا کتنا حصہ باقی ہے۔ بخاری شریف کی روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ میں بھرے اپنے گھر تشریف لائے تو ان کی اہلیہ نے پوچھا آج آپ کے غصے کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا خدا کی قسم میں عہد نبوت کی کوئی بات نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں بقیہ امور میں بہت تغیر و تبدیلی محسوس کرتا ہوں آج اگر ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں موجود ہوتے تو کیا تبصرہ فرماتے؟

٢٨٤۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعَ ابْنَ لُكَعٍ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں گی یہاں تک کہ دنیا میں اس وقت اچھے لوگ خود کمینے (بے وقوف) بیٹے کمینوں کے ہوں گے

لغات:۔ لکع :۔کمینہ اور حرامی سمع یسمع سے لَکِعَ یَلْکَعُ کمینہ ہونا۔

توضیح

یہاں پرانے زمانے کی تبدیلی بیان کرنا مقصود ہے کہ زمانہ کس قدر بدل جائے گا کہ شرافت کس قدر ختم ہو جائے گی کہ آج تو آدمیوں کا سرداران کا بہترین آدمی ہوتا ہے لیکن ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ جب لوگوں کا سردار کمینہ اور بدترین آدمی ہوگا۔ ایک اور جگہ ارشاد مبارک ہے کہ تو دیکھے گا کہ برہنہ پا برہنہ جسم مفلس و فقیر اور بکریاں چرانے والوں کو عالیشان مکانات و عمارات

میں فخر وغرور کی زندگی بسر کریں گے۔

اسی تبدیلی زمانہ کے متعلق ایک اور روایت ہے کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنائیں گے ان سے مسئلہ پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے لہذا وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اسی طرح ایک جگہ فرمایا کہ جب معاملات نا اہل کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

۲۸۵ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِیْهِمْ عَلٰی دِیْنِهٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا اس میں اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا ہوگا جیسا کہ آگ کی چنگاری ہاتھ میں لینے والا۔

لغات:۔ القابض:۔ ضرب یضرب سے قَبَضَ یَقْبِضُ بمعنی کسی چیز کو ہاتھ سے پکڑنا۔ الجمر:۔ جمع جمرة کی بمعنی چنگاری

توضیح

کالقابض علی الجمر:۔ یہ جزء محل تشریح ہے مطلب یہ ہے کہ آخر زمانے میں (یعنی قیامت کے قریب) برائی اس قدر عام ہو جائی گی کہ لوگ دین کو قابل تفرت سمجھنے لگیں گے لوگوں کے اعمال ہی نہیں عقائد میں بھی خرابی آجائے گی۔ دین کی بات کرنے والا اور اس کی حمایت کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ ایسے وقت میں اگر کوئی دین اسلام کو اپنائے گا تو اس کی مثال حدیث بالا میں ہاتھ میں انگارہ رکھنے کے ساتھ دی ہے کہ جس طرح ہاتھ پر انگارہ رکھنا مشکل اور مشقت کا کام ہے اسی طرح ایسے باطل ماحول میں جمنا بھی اور اپنے ایمان اور اعمال کی حفاظت کرنا بھی مشکل ہوگا۔

۲۸۶ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعٰی الْاٰکِلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِہَا فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ: بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَہَابَۃَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَہْنَ، قَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَاالْوَہْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاہِیَۃُ الْمَوْتِ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب دنیا والے ایک دوسرے کو ایسا بلائیں گے تمہارے اوپر، جیسا کہ کھانے والے پیالے پر کھانے کیلئے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی صحابی نے عرض کیا کہ کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تمہاری مقدار بہت ہوگی اس وقت تمہاری حیثیت سیلاب کے جھاگ کے برابر ہوگی اللہ تعالیٰ تمہارا رعب دشمنوں کے دلوں سے نکال دے گا۔ اور تمہارے دلوں میں وھن ڈال دے گا۔ پوچھنے والے نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وھن کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا، کہ دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔

لغات

تداعی:۔ باب تفاعل سے بمعنی ایک دوسرے کو بلانا۔ قصعۃ:۔ پیالہ جمع قصع قصاع ہے غثاء:۔ جھاگ، کوڑا کرکٹ۔ نصر ینصر سے غثا یغثو۔ السیل:۔ بہنے والا جمع سیول۔ لیقذفن:۔ ضرب یضرب سے قذف یقذف بمعنی پھینکنا۔ الوھن:۔ ضرب یضرب سے وھن یھن اور سمع یسمع سے وھن یوھن۔ بمعنی کمزور ہونا۔

توضیح

تدعی علیکم کما تداعی الاکلۃ:۔ جس طرح جب کچھ لوگ دسترخوان پر جمع ہوتے ہیں تو برتن کو ایک دوسرے کے سامنے رکھتے ہیں کہ اس برتن کے کھانے میں سے تم بھی کچھ

کھالو کیونکہ جب برتن قریب ہوتا ہے تو آدمی آسانی سے اس میں سے کچھ کھالیتا ہے تو اسی طرح قیامت کے قریب کافر لوگ ایک دوسرے کو اکسائیں گے کہ مسلمانوں کو ہلاک کردیں وہ کفار جمع ہوں گے اور مسلمانوں کی جائدادا اور مال وغیرہ پر لوٹ ڈالیں گے۔

قال حب الدنیا و کراهیة الموت:۔ اس تباہی و بربادی کی وجہ یہ ہوگی کہ مسلمانوں کے دلوں میں وھن داخل ہوجائے گا۔ وھن کے معنی ہیں سستی اور ضعف کہ ایمان میں سستی ہوجائیگی اس کی وجہ سے موت سے ڈر لگنے لگے گا حالانکہ موت تو مؤمن کیلئے تحفہ ہے اور دنیا کی محبت آجائے گی جسکی وجہ سے یہ جہاد سے ڈرنے لگے گا کہ اگر مرجاؤں گا تو بال بچوں کا کیا ہوگا۔ جب یہ حال مسلمانوں کا ہوجائے گا تو کفار اس پر غالب آجائیں گے۔

۲۸۷ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ایسی جماعت پیدا نہ ہوجائے جو اپنی زبانوں کے ذریعہ اس طرح کھائیں گے جس طرح گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں

توضیح

یاکلون بالسنتھم:۔ اس حدیث پاک میں بھی قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اپنی زبانوں کو کھانے کا ذریعہ بنائیں گے یعنی ان لوگوں کی عادت یہ ہوگی کہ مال والوں کی جھوٹی جھوٹی تعریفوں اور چاپلوسی کرکے ان سے مال وصول کریں گے۔

بعض علماء نے اس کا دوسرا مطلب بیان فرمایا کہ یہ لوگ اپنی تقریر اور تحریر میں فصاحت اور بلاغت کا جھوٹا مظاہرہ کریں گے پھر اس کی وجہ سے لوگوں سے مال کولیں گے۔

تیسرا مطلب یہ بھی ممکن ہے کہ بعض لوگوں کی بعض کے سامنے خدمت کریں گے پھر اس

کے ذریعہ سے مال کو حاصل کریں گے۔

کما تاکل البقرۃ :۔جس طرح گائیں کے سامنے جو کچھ ہو وہ اس بات کی تمیز نہیں کرتی کہ یہ خشک ہے یا تر، حلال ہے یا حرام تو بعینہ اسی طرح قیامت کے قریب لوگ کھاتے وقت اور مال لیتے وقت قطعاً اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ یہ مال حلال ہے یا حرام جو کچھ ہوگا کھائیں گے

۲۸۸ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی کو جو مال ملے گا اس کے بارے میں وہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ حلال ہے یا حرام

توضیح

قرب قیامت جو کہ حقیقت میں فتنوں کا زمانہ ہوگا، عجیب عجیب فتنے ہونگے اور اس زمانے میں چاروں طرف برائیاں پھیل جائیں گی ان برائیوں میں سے ایک برائی جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے حدیث بالا میں ارشاد فرمایا وہ یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جن میں مال کی اتنی حرص اور لالچ ہوگی کہ اس بناء پر وہ حصول مال میں کے سلسلہ میں حلال وحرام کی تمیز نہیں کریں گے وہ قطعاً اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ اگر حرام مال میرے پیٹ میں چلا گیا تو میری عبادت قبول نہ ہوگی۔ اور جو میرا جسم اس حرام مال سے پرورش پا رہا ہے یہ جہنم میں جائے گا ان جیسی وعیدوں کی اس کی نگاہ میں کوئی پرواہ نہ ہوگی دنیا کی محبت ولالچ اس کو وہ سب کچھ کروا دیگی جس کو عام آدمی کرنے کی ہمت نہیں کرسکتا۔ اسی کی طرف آقائے دو جہان ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے۔ حب الدنیا رأس کل خطیئۃ کہ دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ اور بنیاد ہے۔

۲۸۹ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا یَجِدُوْنَ اِمَامًا یُصَلِّیْ بِهِمْ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ مسجد والے امام بنانے کیلئے ایک دوسرے کو بڑھائیں گے مگر کوئی نماز پڑھانے والا ان کو نہ ملے گا

توضیح

ملاعلی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے علامہ طیبیؒ سے نقل کیاہیکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں جہل وفسق اتنا پھیل جائے گا کہ کسی کے اندر بھی امامت کی اہلیت نہ ہوگی اس بناء پر لوگ امامت کروانے سے گریز کریں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو نماز پڑھانے کیلئے کہیں گے اور کوئی بھی امام بننے کیلئے تیار نہ ہوگا۔اس پر ملاعلی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اجاز المتاخرون من اصحابنا اخذ الاجرة علی الامامة والاذان و نحو هما من تعلیم القران بخلاف المتقدمین فانهم کانوا یحرمون الاجرة علی العبادة ۔"ہمارے علماء احناف میں سے متاخرین نے اجازت دی ہے کہ امامت اور اذان اور اسی طرح قرآن کی تعلیم وغیرہ پر تنخواہ لے سکتے ہیں بخلاف متقدمین علماء کے نزدیک کہ وہ عبادات پر تنخواہ لینے کو حرام سمجھتے تھے"

۲۹۰ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک میری امت میں سے مجھ سے محبوب ترین وہ لوگ ہیں جو میری وفات کے بعد پیدا ہونگے ان میں سے بعض یہ تمنا کرے گا کہ وہ اپنا سارا مال اور تمام رشتہ دار کو دے کر بھی مجھے دیکھ لے

توضیح

یکون بعدی:۔ میرے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد دنیا میں آئیں گے

یود احدھم:۔ ان کی یہ تمنا ہوگی کہ کاش وہ مجھ کو دیکھ لیتے اگر اس کیلئے ان کو اپنے مال و عیال سب کچھ قربان کرنا پڑے تو وہ کردیں۔ حبا ناس: میرے نزدیک لوگوں میں محبوب ہوں گے۔

اشکال:۔ کیا یہ لوگ صحابہ سے بھی افضل ہوں گے؟ جواب:۔ بعد میں آنے والے صحابہ سے کسی صورت میں بھی نہیں بڑھ سکتے آدمی جتنا بھی بلند ہوجائے مگر صحابہ سے فائق نہیں ہوسکتا۔ اللہ نے صحابہ کو نبی کریم ﷺ کی صحبت اور خدمت کیلئے چنا تھا تو اس تمنا کے ساتھ آدمی ادنی صحابی کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔

۲۹۱ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے جب اس امت کے آخری دور میں ایک جماعت پیدا ہوگی جس کا ثواب اس امت کے ابتدائی دور کے لوگوں کے ثواب کے مثل ہوگا ۔اس جماعت کے لوگ مخلوق خدا کو اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے روکیں گے اور فتنہ برپا کرنے والوں سے لڑیں گے۔

توضیح

اگرچہ یہ ساری امت بہترین امت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے کنتم خیر امة اخرجت للناس ۔میں واضح ہے اور اس طرح اس امت کے پہلے حصہ کی فضیلت و بزرگی شمس و نہار کی طرح عیاں ہے۔

یہاں پر حضور اکرم ﷺ نے اس امت کے آخری حصہ کی فضیلت واہمیت کو بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک روایت میں (صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم ایسے زمانے میں ہو کہ جو تم میں سے کوئی دسواں حصہ مامور بہ کا چھوڑیگا تو ہلاک ہوگا پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ اگر ان میں سے کوئی دسواں حصہ مامور بہ کا پورا کرے گا تو نجات پائے گا۔

چنانچہ حدیث بالا میں اس امت کے آخری حصہ والوں کیلئے بشارت ہے ایک جگہ بحیثیت مجموعی ارشاد عالی ہے کہ میری امت کا حال بارش کی طرح ہے جس کے بارے میں معلوم نہیں کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

۲۹۲ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں درھم اور دینار کے علاوہ کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی

توضیح

اس حدیث کے راوی مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کی باندی ان کے جانوروں کا دودھ بیچتی تھی اور اس سے ان کا گذارہ ہوتا تھا۔ لوگوں نے حضرت مقدام کو طعنہ دیا کہ تم دودھ کو فروخت کروا کر اس کی قیمت کو کھاتے ہو حالانکہ بہتر یہ ہے کہ دودھ مفت میں ہی فقراء و مساکین کو تقسیم کیا جائے اس پر حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی شرعی نقصان تو نہیں نہ تو یہ حرام اور مکروہ ہے اور یہ میری ضرورت کے پیش نظر ہے کسی مال کی لالچ کی بناء پر نہیں۔ پھر اس پر حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بالا سنائی۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا جس کی پیشن گوئی نبی کریم ﷺ نے فرمائی ہے کہ آدمی کی تمام تر کوشش مال کے جمع کرنے میں لگے گی اور وہ سمجھیں گے کہ اس سے پریشانی دور ہوگی مگر وہ پریشانی تو ان کے اعمال بد کی نحوست کی وجہ سے ہوگی وہ مال کے جمع کرنے سے کیسے دور ہوگی؟ جب تک کہ وہ اللہ کی طرف متوجہ نہ ہوں وہ

پریشانی ان سے دور نہ ہو سکے گی مگر وہ ایسا کریں گے نہیں۔

۲۹۳ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا۔ ایک گروہ تو ان لوگوں کا ہے کہ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کے مانند کوڑے ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو ناحق ماریں گے اور دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہوگا کہ جو بظاہر تو کپڑا پہنے ہوئے ہوں گی مگر حقیقت میں ننگی ہونگی مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود مردوں کیطرف مائل ہوں گی ان کے سر (کے بال) بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہونگے ایسی عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ جنت کی بو پائیں گی حالانکہ جنت کی بو اتنی اتنی مسافت (یعنی بہت زیادہ دور) سے بھی آتی ہے۔

لغات

سیاط:۔ سوط کی جمع ہے بمعنی کوڑا۔ نصر ینصر سے ساطَ یَسُوْطُ بمعنی کوڑے مارنا۔ اذناب:۔ جمع ذنب کی بمعنی دم کاسیات:۔ یہ جمع ہے کاسیة کی سمع یسمع سے کَسِیَ یَکْسٰی بمعنی پہننا نصر ینصر سے کَسَا یَکْسُوْ پہنانا۔ عاریات:۔ سمع یسمع سے عَرِیَ یَعْرٰی بمعنی ننگا ہونا۔ اسنمة:۔ جمع سنام بمعنی کوھان۔ البخت:۔ عمدہ قسم کا اونٹ ہے۔

توضیح

کاسیات: کے کئی مطلب ہیں (۱) ایسا کپڑا پہنیں گی کہ اس سے ان کے بدن کا کچھ حصہ

کھلا ہوا ہوگا (۲) دوپٹہ کو اپنے پیٹ اور سینہ پر ڈالنے کے بجائے گردن یا پیٹھ وغیرہ میں ڈالیں گے (۳) بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں قرآن کی اس ایت کی طرف اشارہ ہے ولباس التقوی ذالک خیر ۔ وہ عورتیں دنیا کے بہترین سے بہترین کپڑے کو پہنیں گی مگر تقوی اور اعمال صالحہ سے خالی ہوں گی اس لئے کہ آخرت میں وہ لباس سے ننگی ہونگی۔

ممیلات مائلات :۔ مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی کہ وہ عورتیں اپنا بناؤ سنگار اس لئے کریں گی کہ اس سے مردوں کو اپنی طرف مائل کریں اور بذات خود بھی وہ مردوں کی طرف مائل ہوں گی ۔ بعض علماء نے فرمایا ممیلات کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورتیں اپنے دوپٹہ کو سر پر نہیں رکھیں گی تا کہ وہ مردوں کی دیکھیں اور مائلات کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورتیں اس طرح مٹک مٹک کر چلیں گی تا کہ لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کریں۔

لا یدخلن الجنۃ :۔ اس جملہ میں تنبیہ مقصود ہے کہ وہ ڈریں کہ جنت سے محروم نہ ہو جائیں ۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نیک عورتیں جنت میں داخل ہوں گی تو یہ ان کے ساتھ نہ داخل ہو سکیں گی اور نہ ہی ان کے ساتھ جنت کی خوشبو سونگھیں گی ان کو اس عمل کی سزا ملنے کے بعد جنت بھی ملے گی اور جنت کی خوشبو بھی۔

۲۹۴ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَّنْتَزِعُہٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِماً اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوساً جُھَّالاً فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے بلکہ علم کو اس طرح سے اٹھائے گا کہ علماء کو اس دنیا سے اٹھائے گا۔ یہاں تک کہ جب کوئی بھی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے مسئلے پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے لہذا وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

لغات:۔ یقبض :۔ضرب یضرب سے قَبَضَ یَقْبِضُ بمعنی پکڑنا۔ انتزاعا :۔ فتح یفتح سے نَزَعَ یَنْزَعُ بمعنی اکھیڑنا، نکالنا۔

توضیح

اس قسم کی مختلف احادیث ہیں مثلاً ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فتنے پھوٹیں گے اور ھرج زیادہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا ھرج کیا چیز ہے؟

فرمایا قتل اور علم قبض کرلیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علم کو اس کے قبض ہوجانے سے پہلے سیکھ لو علم کا قبض ہونا اہل علم کا اٹھ جانا ہے۔

(۲) اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی قول ہے کہ علم اس طرح قبض نہیں ہوگا کہ سینوں سے نکل جائے بلکہ یہ ہوگا کہ علماء فناء ہوجائیں گے ان احادیث میں اس خطرناک دور کی طرف اشارہ ہے جب اللہ اپنی عظیم نعمت کو انسانوں سے چھین لیں گے جو کہ انسانیت کا طرہ امتیاز ہے اور پھر انسانیت کے خاتمہ اور گمراہی کا وقت قریب ہوگا۔ اس نعمت کے اٹھنے کے متعدد اسباب ہیں (۱) علماء کی جانب سے ان کے قلوب میں دنیاوی طمع کا پیدا ہونا (۲) مخلوق کی جانب سے اس کی ناقدری اور ان سے بے نیازی ہوگی (۳) یہاں شرعی بات کا ذکر ہے کہ صحیح اور علماء حق اٹھتے چلے جائیں گے ان کے جانشین نام کے علماء ہوں گے ان سے پھر عام گمراہی پھیل جائے گی۔

۲۹۵ قَالَ النَبِیُّ ﷺ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَاِنِّیْ اِمْرَأٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْتَقَبِضُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰی يَخْتَلِفُ اِثْنَانِ فِیْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَداً يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ علم فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ ۔قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اس لئے کہ بے شک میں بھی ایک آدمی ہوں جو اٹھالیا جاؤں گا اور علم بھی اٹھالیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو شخص ایک مسئلہ میں اختلاف کریں گے اور کسی کو بھی وہ ایسا نہ پائیں گے جو ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرے

لغات:۔ تعلموا :۔سیکھنا۔ الفرائض :۔ فریضۃ کی جمع ہے بمعنی فرض مراد علم میراث ہے

توضیح

یہ دنیا چونکہ دارالامتحان ہے۔ یہاں انسان اختیار ابتلاء کیلئے آیا ہے اب اس میں نجات اسی وقت ہوگی جبکہ اسکو علم ہوگا کہ کن عوامل میں فلاح مضمر ہے اور کن میں خسران پوشیدہ ہے، اس لئے علم کے سیکھنے سکھانے کے فضائل متعدد احادیث میں وارد ہوئے ہیں چنانچہ ایک جگہ فرمایا کہ جو شخص کسی راستے کو علم دین حاصل کرنے کیلئے اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے راستے پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضامندی کیلئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اور عالم کیلئے ہر وہ چیز جو آسمانوں کے اندر ہے (فرشتے) اور جو زمین پر (جن وانس) اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں دعائے مغفرت کرتی ہے، عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں کا چاند تمام ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ خود سیکھنا اور دوسروں کو سکھانا بھی نہایت اہم ہے اسی لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے

یہ تو امر بدیہی ہے کہ جب علم سیکھا جائے گا نہ سکھایا جائے گا تو نتیجۃً جہل کا دور دورہ ہوگا اس لئے حدیث میں فرمایا کہ دو آدمی اختلاف کریں گے لیکن کوئی ثالث نہ پائیں گے۔ اسی طرح ایک جگہ فرمایا کہ لوگوں کو کوئی عالم نہیں ملے گا۔ تو وہ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے اور وہ مسئلہ بتائیں گے خود

گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۲۹۶ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنُ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ واَهْلِ الْكِتٰبَيْنِ وَسَيَجِیْءُ بَعْدِیْ قَوْمٌ يَرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ وَ قُلُوْبُهُمْ وَ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن اہل عرب کی طرح اور ان کی آوازوں میں پڑھو اہل عشق اور اہل کتاب کے طریقہ کے مطابق پڑھنے سے بچو۔ میرے بعد ایک جماعت پیدا ہوگی جس کے افراد راگ اور رونے کی طرح آواز بنا کر قرآن پڑھیں گے قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا نیز ان کی قرآت سن کر خوش ہونے والوں کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے

لغات

لُحُوْن:۔ لحن کی جمع ہے بمعنی لہجہ اور آواز۔ یر جعون:۔ آواز کو حلق میں گھمانا۔ ضرب یضراب سے رَجَعَ یَرجِعُ بمعنی لوٹنا۔ الغناء:۔ گانا۔ النوح:۔ عورتوں کی جماعت جو اکٹھا ہو کر روئے۔ حناجر:۔ حنجرۃ کی جمع ہے بمعنی حلق۔

توضیح

اقرء واالقرآن بلحون العرب:۔ قرآن عربوں کی زبان اور لہجہ میں نازل ہوا ہے انا انزلنا ہ قرآناً عربیا ۔ تو جب عرب قرآن پڑھیں گے تو بغیر تکلف کے پڑھیں گے۔ اس میں تنبیہ ہے ان لوگوں کے لئے جو قرآن پڑھنے میں خواہ مخواہ کا تکلف کر کے اپنی آواز اور لہجہ کو بنانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

ایاکم و لحون اہل العشق:۔ تم بچو اہل عشق کی طرح پڑھنے سے یعنی جس طرح

اھل عشق والے اور شعراء اپنے اشعار اور نظموں کو خوب بنا بنا کر ترنم کی آواز میں پڑھتے ہیں مزید یہ کہ ساتھ ساتھ موسیقی اور راگ وغیرہ کو بھی شامل کرتے ہیں تم قرآن کو ان سب چیزوں سے دور رکھو۔ اھل الکتبین یعنی جس طرح اھل کتاب (یھود ونصاریٰ) کی عادت یہ تھی کہ وہ اپنی کتاب کو غلط لکھتے اور غلط پڑھتے اور غلط اس کی تشریح اور مطلب بیان کرتے تھے مسلمانوں کو نصیحت ہے کہ تم اپنی کتاب یعنی قرآن کے ساتھ ایسا معاملہ نہ کرنا۔

مفتونة قلوبهم : ۔ان کے دلوں میں فتنے ہونگے کیونکہ وہ قرآن کو پیسوں کیلئے یا شہرت حاصل کرنے کیلئے پڑھیں گے اخلاص کا ان میں نام ونشان نہ ہوگا۔ تو جو لوگ اس غلط کام یا غلط بات کو اچھا سمجھیں گے وہ بھی گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہو جائیں گے

﴿الباب الثانی﴾

فی الواقعات والقصص و فیه اربعون قصة

واقعات اور قصوں کے بیان میں اور اس میں چالیس قصے ہیں

۱ عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: بینما نحن عند رسول الله تعالیٰ ﷺ ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یریٰ علیه اثر السفر ولا یعرفه منا احد حتی جلس الی النبی ﷺ فأسند رکبتیه الی رکبتیه ووضع کفیه علیٰ فخذیه وقال: یا محمد اخبر نی عن الاسلام قال: الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله وتقیم الصلوة وتؤتی الزکوة وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیه سبیلاً قال: صدقت فعجبنا له یسأله ویصدقه قال: فأخبرنی عن الایمان قال: ان تؤمن بالله و ملئکته و کتبه و رسله ولیوم الاٰخر و تؤمن بالقدر خیره و شره قال: صدقت قال: فأخبرنی عن الاحسان قال: ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک قال: فأخبرنی عن الساعة قال: مالمسئول عنها باعلم من السائل قال: فأخبرنی عن اماراتها قال: ان تلد الامة ربتها وان تریٰ

الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال: ثم انطلق فلبثت ملیاً ثم قال لی یا عمر! اتدری من السائل؟ قلت: اللّٰہ ورسولہ اعلم قال: فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی مجلس مبارک میں ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے درمیان آیا جس کا نہایت صاف ستھرا اور بہت سفید کپڑے اور سر کے بال نہایت سیاہ اس شخص پر نہ تو سفر کی کوئی علامت تھی اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا بہر حال وہ شخص نبی کریم ﷺ کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے دونوں گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے اس کے بعد اس نے کہا یا محمد ﷺ مجھے بتائیں اسلام کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کر اور تو زکوٰۃ دے اور تو رمضان کے روزے رکھ اور تو حج کر بیت اللہ کا اگر تو طاقت رکھتا ہے اسکی طرف راستہ کی ۔تو وہ بولا کہ آپ نے سچ کہا۔ پس ہمیں تعجب ہوا کہ پوچھتا بھی ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے پھر بولا کہ آپ بتائیں مجھے ایمان کے متعلق فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ ایمان یہ ہے کہ تو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تو ایمان لائے اچھی اور بری تقدیر پر تو وہ بولا کہ آپ سچ کہا پھر بولا کہ آپ مجھے احسان کے متعلق بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا (احسان یہ ہے) کہ تو عبادت کرے اللہ کی اس طرح گویا کہ تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے پس بے شک اگر تو نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے پھر بولا کہ قیامت کے بارے میں بتائیں (یعنی کب آئیگی) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے متعلق مسئول (نبی کریم ﷺ) سائل سے زیادہ نہیں جانتا پھر بولا کہ آپ مجھے

پھر اسکی نشانیوں کے متعلق بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (۱) جنے گی باندی اپنے آقا کو (اولاد نافرمان ہوگی) اور ننگے پیر بدن فقیر بکریاں چرانے والوں کو کہ فخر کریں گے (اونچے اونچے) عمارتیں بنانے میں راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ پس میں تھوڑی دیر وہاں رہا پھر حضور ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے عمر کیا تو جانتا ہے کہ سائل کون تھا۔ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی خوب جانتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پس بے شک یہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین سکھانے کیلئے آئے تھے۔

۲ عن عبد الله بن عمرو (رضی الله تعالٰی عنهما) قال: رجعنا مع رسول الله ﷺ من مكة الى المدينة حتى اذا كنا بماء بالطريق تعجل قوم عند العصر فتوضأوا و هم عجال فانتهينا اليهم و اعقابهم تلوح لم يمسها الماء فقال رسول الله ﷺ ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوٹے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف یہاں تک کہ ہم تھے راستہ میں پانی کے قریب تو جلدی کی قوم نے عصر کے وقت پس انہوں نے وضوء کیا اس حال میں کہ وہ جلدی میں تھے جب ہم پہنچے ان تک اور انکی ایڑیاں ظاہر تھیں نہیں چھوا تھا انکو پانی نے پس فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے کہ ہلاکت ہو ان ایڑیوں کیلئے جو آگ سے ہیں کامل کیا کرو وضو کو۔

۳ عن ابی ذر رضی الله تعالٰی عنه ان النبی ﷺ خرج زمن الشتاء والورق يتهافت فاخذ بعصنين من شجرة قال فجعل ذالك الورق يتهافت قال: فقال يا ابا ذر قلت لبيك يا رسول الله ﷺ قال: ان العبد المسلم ليصلى

الصلوة يريد بها وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما تهافت هذا لورق عن هذه الشجرة۔

اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے باہر سردی کے زمانہ میں اور پتے جھڑ رہے تھے پس پکڑ لیا آپ نے درخت سے دو شاخوں کو۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ بھی جھاڑنا شروع ہو گئے پھر فرمایا کہ اے ابوذر میں نے کہا میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول فرمایا کہ بے شک مسلمان بندہ البتہ (جب) نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے تو اس سے اسی طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ رہے ہیں اس درخت سے۔

---

۴ عن ربيعة بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه قال: كنت ابيت مع رسول الله ﷺ فاتيته بوضوئه و حاجته فقال لى سل فقلت اسئلك مرافقتك فى الجنة قال: او غير ذلك؟ قلت: هو ذاك قال: فاعنى علىٰ نفسك بكثرة السجود۔

حضرت ربیعہؓ بن کعب سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات گذاری تھی پس میں لایا پانی آپ کے پاس وضو کیلئے اور حاجت کیلئے پس آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مانگ پس میں نے کہا میں آپ سے مانگتا ہوں آپ کا ساتھ جنت میں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس کے علاوہ اور کچھ میں نے کہا بس یہی" تو فرمایا کہ تو میری مدد کر اپنے نفس پر زیادہ سجدوں کے ساتھ۔

---

۵ عن النعمان بن بشير رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله ﷺ ليسوى صفوفنا حتى كانما يسوى

بهـا الـقـداح حتـى رأى انا قد عقلنا عنه ثم خرج يومافقام حتى كاد ان يكبر فرأى رجلاً بادياً صدره من الصف فقال : عباد الله لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم ۔

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ ہماری صفوں کو سیدھا فرمایا کرتے تھے گویا آپ صفوں کو سیدھا فرماتے ہیں تیروں کی لکڑی کے ساتھ۔ یہاں تک کہ آپ سمجھ گئے کہ ہم صفیں درست کرنا سمجھ گئے ہیں پھر ایک دن تشریف لائے باہر یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ تکبیر کہتے پس آپ نے دیکھا ایک آدمی کو جن کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا۔ پس فرمایا کہ اے اللہ کے بندوں تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دیگا۔

---

٦ عن عبد الله بن سلام رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما قدم النبى ﷺ المدينة جئت فلما تبينت وجهه عرفت ان وجهه ليس لوجه كذاب فكان اول ما قال : يا ايها لناس افشوا السلام و اطعموا الطعام و صلوا الارحام و صلوا بالليل والناس نيام تدخلو الجنة بالسلام ۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں آیا جب میں نے آپ کے چہرے کو غور سے دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا پس وہ بات جو آپ نے سب سے پہلے فرمائی وہ یہ تھی کہ اے لوگوں! سلام کو پھیلاؤ اور لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور نماز پڑھو رات کی اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے سلامتی کے ساتھ۔

---

۷ وعن عائشة رضی اللہ عنها انهم ذبحوا شاة فقال النبی ﷺ: ما بقی منها ؟ قالت ما بقی منها الا کتفها قال: بقی کلها غیر کتفها۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بے شک انہوں نے ذبح کی ایک بکری پس حضورﷺ نے فرمایا کہ بچا ہے اس میں سے تو عائشہؓ کہنے لگیں کہ سوائے بکری کے کندھے کے اور کچھ نہیں بچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب باقی ہے سوائے کندھے کے گوشت کے یعنی جو صدقہ کیا ہے وہ تو باقی ہے اس کا ثواب ملے گا اور جو تمہارے پاس ہے وہ باقی نہیں ہے ختم ہونے والا ہے۔

۸ عن ابی قتادة (رضی اللہ تعالٰی عنه)

انه کان یحدث ان رسول اللہ ﷺ مر علیه بجنازة فقال مستریح او مستراح منه فقالوا یا رسول اللہ ! ما لمستریح والمستراح منه فقال: العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاها الٰی رحمة اللہ والعبد الفاجر یستریح منه العباد والبلاد و الشجر والدواب۔

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ وہ یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ بے شک نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جنازہ گذارا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنازہ راحت پانے والا ہے یا اس سے راحت پائی گئی ہے صحابہؓ نے پوچھا کہ مستریح اور مستراح منہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مسلمان بندہ راحت پاتا ہے دنیا کے غموں سے اور اسکی تکلیفوں سے اللہ تعالٰی کی رحمت کی طرف اور گنہگار بندہ سے راحت پاتے ہیں بندے، شہر اور درخت و جانور۔

۹ عن بريدة (رضى الله تعالى عنه) قال: دخل بلالؓ على رسول الله ﷺ وهو يتغدى فقال رسول الله ﷺ الغداء يا بلال قال: انى صائم يا رسول الله! فقال رسول الله ﷺ نأكل رزقنا وفضل رزق بلال فى الجنة اشعرت يا بلال ان الصائم يسبح عظامه و يستغفر له الملئكة ما اكل عنده۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت بلالؓ آئے حضور ﷺ کے پاس اس حال میں کہ حضور ﷺ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے پس فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے اے بلال کھانا حاضر ہے۔ حضرت بلالؓ نے کہا کہ بے شک میں روزہ دار ہوں اے اللہ کے رسول۔ پس فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے کہ ہم اپنا رزق کھاتے ہیں بلالؓ کا رزق بچ گیا ہے جنت میں۔ کیا تمہیں پتہ ہے اے بلال کہ بے شک روزہ دار کی ہڈیاں اسکے لئے تسبیح کرتی ہیں اور فرشتے اس کیلئے دعائے استغفار کرتے ہیں جب تک کہ کھایا جارہا ہو روزہ دار کے پاس۔

---

۱۰ عن جابر (رضى الله تعالى عنه) قال: اتيت النبى ﷺ فى دين كان على ابى فدققت الباب فقال: من ذا؟ فقلت: انا فقال: انا انا كأنه كرهها۔

اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اس قرضہ کے بارے میں جو میرے والد پر تھا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون۔ پس میں نے کہا میں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں میں گویا کہ ناپسند سمجھ رہے تھے۔ (یعنی نام بتانا چاہیئے میں کیا ہوتا ہے)۔

---

۱۱ عن انس (رضى الله تعالى عنه) قال: كان اخوان على عهد رسول الله ﷺ فكان احدهما يأتى النبى ﷺ

والاخر یحترف فشکا المحترف اخاه النبی ﷺ فقال : لعلک ترزق به ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تھے دو بھائی نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک نبی کریم ﷺ کے پاس آتا تھا اور دوسرا پیشہ کرتا تھا پس پیشہ کرنے والے نے اپنے بھائی کی شکایت کی نبی کریم ﷺ کے پاس تو آپ نے فرمایا کہ شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔

---

۱۲ عن واثلة بن الخطاب رضی الله تعالٰی عنه قال : دخل رجل الٰی رسول الله ﷺ وهو فی المسجد قاعدفتزحزح له رسول الله ﷺ فقال الرجل یا رسول الله ان فی المکان سعة فقال النبی ﷺ ان للمسلم لحقاً اذا راٰه اخوه ان یتزحزح له ۔

حضرت واثلہؓ بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اللہ کے رسول ﷺ کی طرف اور آپ مسجد میں تھے پس رسول اللہ ﷺ اس کیلئے ہٹ گئے پس وہ آدمی بولا کہ اے اللہ کے رسول بیشک جگہ میں وسعت ہے (یعنی آپ کیوں ہٹ گئے) تو فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ بے شک مسلمان کیلئے البتہ حق ہے کہ جب اپنے بھائی کو دیکھے تو (اگر جگہ کھلی ہو مگر پھر بھی ذرا) ہٹ جائے اس کیلئے۔

---

۱۳ عن عمر بن ابی سلمة قال: کنت غلاما فی حجر رسول الله ﷺ و کانت یدی تطیش فی الصحفة فقال لی رسول الله ﷺ سم الله و کل بیمینک و کل مما یلیک۔

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا نبی کریم ﷺ کی گود میں اور تھا میرا ہاتھ گھومتا پیالے میں پس فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ کا نام لے اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور کھا اس جگہ سے جو تیرے سامنے ہے۔

---

۱۴ عن امية بن مخشي ﴿ رضی الله تعالٰی عنه ﴾ قال: كان رجل يأكل فلم يسم حتٰی لم يبق من طعامه الا لقمة فلما رفعها الیٰ فيه قال: بسم الله اوله و اٰخره فضحك النبي ﷺ ثم قال: مازال الشيطان يأكل معه، فلما ذكر اسم الله استقاء ما في بطنه۔

اور حضرت امیہ بن مخشیؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھانا کھارہا تھا پس اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ اس کے کھانے میں سے صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا تو جب اٹھایا اس نے اس لقمہ کو منہ کی طرف تو کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ تو ہنسے نبی کریم ﷺ پھر فرمایا کہ ہمیشہ رہا شیطان اس کے ساتھ کھانے میں شریک جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو قے کردی شیطان نے اس چیز کی جو اس کے پیٹ میں گیا تھا۔

۱۵ عن عبد الله ابن مسعود رضی الله تعالٰی عنه قال: كنا يوم بدر كل ثلثة علٰی بعير فكان ابو لبابة و علي بن ابي طالب زميلي رسول الله قال: فكانت اذا جاءت عقبة رسول الله ﷺ قالا: نحن نمشي عنك قال: ما انتما باقویٰ مني و ما انا باغنیٰ عن الاجر منكما۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بدر کے دن تھے ہم میں سے ہر تین ایک اونٹ پر تو تھے ابولبابہ اور حضرت علیؓ ساتھی حضور ﷺ کے۔ راوی نے کہا کہ پس جب حضور ﷺ کی باری آئی تو ان دونوں نے کہا کہ ہم آپ کی جگہ پیدل چلتے ہیں تو اس موقعہ پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور میں نہیں ہوں مستغنی اجر سے تم دونوں سے۔

۱۶ عن عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال لقیت رسول اللہ ﷺ فقلت : ما النجاة ؟ فقال املک علیک لسانک و یسعک بیتک وابک علیٰ خطیئتک

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میرا ملاقات رسول اللہ ﷺ کیساتھ ہوا تو میں نے کہا کہ نجات کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو حفاظت کر اپنی زبان کی اور تو اپنے گھر میں ٹھہرا رہ اور تو رو اپنی غلطیوں پر۔

۱۷ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: بینا رسول اللہ ﷺ ذات لیلة یصلی فوضع یده علی الارض فلدغته عقرب فناولها رسول اللہ ﷺ بنعله فقتلها فلما انصرف قال لعن اللہ العقرب ما تدع مصلیاً و لا غیره او قال: نبیا و غیره ثم دعا بملح و ماء فجعله فی اناء ثم جعل یصبه علی اصبعه حیث لدغته و یمسحها و یعوذها بالمعوذتین۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں اس دوران کہ نبی کریم ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے پس آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو ڈنگ مارا بچھو نے تو آپ نے مارا بچھو کو اپنے جوتے سے پس اسکو قتل کر دیا۔ پس جب آپ پھرے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت بھیجے بچھو پر کہ یہ نہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی غیر نمازی کو یا یہ فرمایا (یعنی راوی کو شک ہے) کہ نہ یہ نبی کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی کسی اور کو۔ پھر نمک اور پانی منگوایا پس کر دیا انکو ایک برتن میں پھر شروع ہوئے کہ ڈالتے تھے وہ اپنی انگلی پر جہاں اس نے ڈسا تھا۔ اور ملتے تھے اسکو اور پڑھتے تھے معوذتین۔

۱۸ عن اسامة بن زيد رضى الله تعالى عنهما قال: بعثنا رسول الله ﷺ الى اناس من جهينة فاتيت على رجل منهم فذهبت اطعنه فقال لا اله الا الله فطعنته فقتلته ، فجئت الى النبى ﷺ فاخبرته فقال : اقتلته و قد شهد ان لا اله الا الله ؟ قلت :يارسول الله ! انما فعل ذلك تعوذا قال : فهلا شققت عن قلبه؟

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں بھیجا اللہ کے رسول ﷺ نے قبیلہ جھینہ کے لوگوں کی طرف میں آیا ان میں سے ایک آدمی پر تو میں نے نیزہ مارنا شروع ہو گیا تو وہ بولا لَا اِلٰـــــہَ اِلا اللّٰہ پھر بھی میں نے اس کو نیزہ مارا اور اسکو قتل کر دیا پس میں آیا نبی کریم ﷺ کی طرف پس میں نے قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اسکو اس حال میں مار دیا کہ وہ گواہی دے رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول بے شک یہ تو اس نے بچنے کیلئے کیا۔ فرمایا کہ تو نے اس کے دل کو کیوں نہیں چیر لیا۔

۱۹ عن ابى هريرة ﴿ رضى الله تعالى عنهٗ﴾ قال: ان رجلاً تقاضى رسول الله ﷺ فاغلظ له ،فهم اصحابه فقال : دعوه فان لصاحب الحق مقالاً واشتروا له بعير فاعطوه اياه قالو : لا نجد الا افضل من سنه قال اشتروا ه فاعطوه اياه فان خير كم احسنكم قضاء۔

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ بیشک ایک آدمی نے (قرض کا) تقاضہ کیا نبی کریم ﷺ سے پس سخت (تقاضا) کیا آپ سے تو ارادہ کیا صحابہؓ نے (مارنے کا) تو فرمایا کہ چھوڑ دو اس کو کیونکہ حق والے کے لئے کہنے کا حق ہے اور تم خرید و اس کیلئے ایک اونٹ تو اسے دیدو۔ تو صحابہ نے

کہا ہم نہیں پاتے مگر اس کے اونٹ سے بڑی عمر والا اونٹ فرمایا کہ وہی خرید واور اسکو دیدو پس بے شک تم میں سے سب سے بہترین وہی ہے جو تم میں ادائیگی کے اعتبار سے اچھا ہو۔

۲۰ عن ام سلمة (رضی الله تعالٰی عنها) انها كانت عند رسول الله ﷺ و ميمونة اذ اقبل ابن ام مكتوم فدخل عليه فقال رسول الله ﷺ احتجبا منه فقلت: يا رسول الله ﷺ اليس هو اعمٰى لا يبصرنا؟ فقال رسول الله ﷺ افعميا وان انتما الستما تبصرانه۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت میمونہؓ دونوں حضور ﷺ کے پاس تھیں جبکہ آئے حضرت عبداللہ ابن ام مکتومؓ پس وہ حضور ﷺ کے پاس (اندر) ہی داخل ہو گئے۔ تو فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے کہ تم دونوں پردہ کروان سے۔ تو (ام سلمہ کہتی ہے کہ) میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا وہ نابینا نہیں ہیں پس وہ تو ہمیں نہیں دیکھ رہے تو فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے کیا تم دونوں بھی اندھی ہو تم نہیں دیکھ رہی ہو۔

۲۱ عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه ان النبی ﷺ قال: كانت امرأتان معهما ابناهما جاء الذئب فذهب بابن احداهما فقالت صاحبتها: انما ذهب بابنك وقالت الاخرٰى انما ذهب بابنك فتحا كمتا الٰى داود فقضٰى به لكبرٰى فخرجتا علٰى سليمان بن داود فاخبرتاه فقال ائتونى بالسكين اشقه بينكما فقالت الصغرٰى تفعل يرحمك الله هو ابنها فقضٰى للصغرٰى۔

حضرت ابوھریرہؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں جن کے ساتھ دو بیٹے تھے پس آیا بھیڑیا پس لے گیا ان دونوں میں سے ایک کے بیٹے کو تو اسکو ساتھی نے کہا وہ لے گیا ہے تیرے بیٹے کو اور دوسری نے کہا کہ وہ لے گیا ہے تیرے بیٹے کو تو دونوں اپنے مقدمہ لے گئیں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس پس آپ نے فیصلہ کر دیا بچے کا بڑی عورت کے لئے (کیونکہ اس کے ہاتھ میں بچہ تھا) پس وہ دونوں نکلیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس تو انکو قصہ سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ لاؤ میرے پاس چھری میں ٹکڑے کر کے دونگا تم دونوں کو تو چھوٹی نے کہا آپ ایسا نہ کریں اللہ آپ پر رحم کریں یہ اسکا بیٹا ہے۔ تو آپ نے چھوٹی کیلئے فیصلہ کر دیا۔

---

۲۲ عن بريدة رضى الله تعالى عنه قال: بينما رسول الله ﷺ يمشى اذ جاءه رجل معه حمار فقال يا رسول الله ﷺ اركب و تأخر الرجل فقال رسول الله ﷺ لا انت احق بصدر دابتك الا ان تجعله لى قال جعلته لك فركب.

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں اس درمیان کہ اللہ کے رسول ﷺ پیدل چل رہے تھے کہ آیا آپ کے پاس ایک آدمی جس کے ساتھ گدھا تھا پس اس نے کہا کہ آپ سوار ہو جائیں اور خود پیچھے ہٹ گیا آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تو ہی زیادہ حقدار ہے اپنی سواری کے آگے بیٹھنے پر مگر یہ کہ تو سواری کو میرے لئے کر دے۔ تو وہ بولا کہ حضرت میں نے یہ سواری آپ کیلئے کر دی پس آپ سوار ہو گئے۔

---

۲۳ عن انس رضى الله تعالى عنه ان رجلا استحمل رسول الله ﷺ فقال انى حاملك على ولد ناقة فقال ما اصنع بولد الناقة فقال رسول الله ﷺ وهل تلد

الابل الا النوق۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بے شک ایک آدمی نے سواری مانگی رسول اللہ ﷺ سے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھے سوار کرونگا اونٹنی کے بچہ پر تو اس نے کہا میں کیا کرونگا اونٹنی کے بچہ کو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں جنتی اونٹوں کو مگر اونٹنیاں۔

---

۲۴ عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ قال جاء رجل الی النبی ﷺ فقال عظنی واوجز فقال اذا قمت فی صلوتک فصل صلوۃ مودع ولا تکلم بکلام تعذر منہ غداً واجمع الایاس مما فی ایدی الناس۔

حضرات ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آیا ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس اور کہا مجھے نصیحت فرمادیں اور مختصر فرمادیں تو فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ جب تو نماز میں کھڑا ہو تو نماز پڑھ ایسی جیسا کہ یہ آخری نماز ہوتی ہے۔ اور تو ایسی بات مت کر جس سے کل کو تجھے معذرت کرنی پڑے اور تو ناامیدی کو جمع کر کے رکھ اس چیز سے جو لوگوں کے پاس ہے۔

---

۲۵ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال بینما نحن فی المسجد مع رسول اللہ ﷺ اذا جاء اعرابی فقام یبول فی المسجد فقال اصحاب رسول اللہ ﷺ مہ مہ فقال رسول اللہ ﷺ لاتزرموہ دعوہ فترکوہ حتّٰی بال ثم ان رسول اللہ ﷺ دعاہ فقال لہ ان ھذہ المساجد لا تصلح لشئی من ھذا البول والقذر وانما ھی لذکر اللہ و الصلوۃ وقراءۃ القرآن او کما قال رسول اللہ ﷺ قال و امر رجلاً

من القوم فجاء بدلوِ من ماء فشنه عليه۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم حضورﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک دیہاتی آدمی آیا اور کھڑے ہوکر مسجد میں پیشاب کرنا شروع ہوگیا پس کہا صحابہؓ نے کہ رک جا رک جا۔ تو فرمایا نبی کریمﷺ نے کہ نہ روکو اسکو چھوڑ دو اسکو۔ پس صحابہؓ نے اسکو چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ اس نے پیشاب کرلیا۔ پھر بلایا اسکو نبی کریمﷺ نے پس اسکو فرمایا کہ یہ مساجد پیشاب اور گندگی میں سے کسی چیز کی صلاحیت نہیں رکھتی بیشک یہ تو اللہ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کیلئے ہوتی ہے یا جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ راوی حدیث حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے کسی آدمی سے پانی منگوایا جب وہ پانی کا ایک ڈول لایا تو حضورﷺ نے اس جگہ پر پانی بہا دیا۔

۲۶ عن طلق بن علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال خرجنا وفدا الٰی رسول اللّٰه ﷺ فبایعناه و صلینا معه و اخبرناه انّ بارضنا بیعة لنا فاستو هبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ و تمضمض ثم صبه لنا فی اداوة و امرنا فقال: اخرجوا فاذا اتیتم ارضكم فاكسروا بیعتكم وانضحوا مكانها بهذا الماء واتخذوها مسجداً قلنا ان البلد بعیداً و الحر شدید والماء ینشف فقال: مدوة من الماء فانه لا یزیده الا طیبا۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم نکلیں وفد کی صورت میں نبی کریم ﷺ کی طرف پس ہم نے بیعت لی آپ سے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے آپﷺ کو یہ بتایا کہ ہماری زمین پر ہمارا ایک گرجا ہے پس ہم نے مانگا آپ سے آپ کے وضوء سے بچا ہوا پانی آپ نے منگوایا پھر وضو فرمایا اور کلی فرمائی پھر وہ پانی انڈیل دیا ایک برتن میں ہمارے لئے اور

ہمیں حکم دیا کہ اب جاؤ پس جب تم اپنے گرجے میں پہنچو تو اسکو توڑ دو اور اس جگہ یہ پانی چھڑکو اور اس جگہ کو مسجد بناؤ ہم نے کہا کہ شہر دور ہے گرمی سخت ہے پانی خشک ہو جائے گا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بڑھالو پانی کیونکہ یہ سوائے پاکیزہ گی کے اور کچھ نہیں زیادہ کریگا۔

۲۷ عن جويرية رضى الله تعالٰى عنها ان النبى ﷺ خرج من عندها بكرة حين صلى الصبح وهى فى مسجدها ثم رجع بعد ان اضحٰى وهى جالسة قال مازلت على الحال التى فارقتك عليها قالت نعم قال النبى ﷺ لقد قلت بعدك اربع كلمات ثلث مرات لو وزنت بما قلت منذ اليوم لو زنتهن سبحان الله و بحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه و مداد كلماته۔

حضرت جویریہؓ سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے ان کے پاس سے صبح جبکہ صبح کی نماز پڑھی اس حال میں کہ وہ (جویریہؓ) اپنی نماز پڑھنے کی جگہ میں تھیں۔ پھر تشریف لائے آپ ﷺ چاشت کے وقت اس حال میں کہ وہ ادھر ہی بیٹھی تھیں۔ آپ نے فرمایا تو ابھی تک اس حال پر ہے جس پر میں آپکو چھوڑ کر گیا تھا۔ حضرت جویریہؓ نے عرض کیا جی ہاں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیرے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے اگر انکا وزن کرلیا جائے اس سے جو تو نے اس وقت سے اب تک پڑھا تو البتہ وہ زیادہ وزنی ہو جائیں گے وہ کلمات یہ ہیں سبحان الله و بحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه و مداد كلماته۔

۲۸ عن ابی قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنه قال: قال رجل: یا رسول اللہ ارأیت ان قتلت فی سبیل اللہ صابراً محتسباً مقبلاً غیرمدبر یکفر اللہ عنی خطایای؟ فقال رسول اللہ ﷺ نعم فلما ادبر ناداہ فقال نعم الا الدین، کذلک قال جبرئیل۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بتائے اگر میں اللہ کے راستہ میں مارا جاؤں درانحالیکہ میں صبر کرنے والا ہوں اور ثواب کی طلب کرنے والا ہوں آگے بڑھنے والا ہوں پیچھے موڑنے والا نہ ہوں کیا اس کے بدلے میں اللہ میرے گناہوں کو معاف کردیگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں پھر جب وہ شخص منہ پھیر کر جانے لگا تو آپ ﷺ نے اس کو آواز دی اور فرمایا۔ ہاں مگر قرض، مجھ سے جبرئیل نے یہی کہا ہے۔

۲۹ عن بی ذر رضی اللہ تعالٰی عنه قال دخلت علی رسول اللہ ﷺ فذکر الحدیث بطوله الی ان قال قلت یا رسول اللہ ﷺ اوصنی قال اوصیک بتقوی اللہ فانه ازین لامرک کله قلت زدنی قال علیک بتلاوة القرآن و ذکر اللہ عزوجل فانه ذکر لک فی السماء ونور لک فی الارض قلت زدنی قال علیک بطول الصمت فانه مطردة للشیطان و عون لک علی امردینک قلت زدنی قال ایاک و کثرة الضحک فانه یمیت القلب و یذهب بنور الوجه قلت زدنی قال قل الحق وان کان مراً قلت

زدنی قال لا تخف فی اللّٰہ لومة لائم قلت زدنی قال لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پس طویل حدیث ذکر کی یہاں تک کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو کوئی نصیحت فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ ہی تمام معاملات کو زینت بخشنے والا ہے میں نے عرض کیا کچھ اور نصیحت فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تلاوت قرآن اور ذکر کو اپنے لئے لازم سمجھو کیونکہ تلاوت قرآن اور ذکر تمہارے لئے آسمان میں ذکر کا باعث ہوگا اور زمین پر نور کا سبب ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور نصیحت فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ طویل خاموشی کو اپنے لئے لازم سمجھو کیونکہ خاموشی یہ شیطان کو بھگانے اور تمہارے دینی کاموں کے کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور نصیحت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بہت زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرے کی زینت کو ختم کر دیتا ہے میں نے عرض کیا کہ کچھ اور نصیحت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سچی بات کہو اگرچہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور نصیحت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈرو۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور نصیحت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چاہیے کہ لوگوں کے عیوب جاننے سے تمہارے اپنے اعمال تم کو روک دیں جو تمہارے اندر ہیں۔

۳۰۔ عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال اتدرون ما الغیبة؟ قالوا اللّٰہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ، قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول؟ قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن

فیه ماتقول فقد بهته ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ غیبت یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرے کہ اگر وہ اس کو سنے تو ناپسند کرے۔ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر اس میں وہ عیب واقعۃً موجود ہو جو میں نے بیان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس میں وہ عیب موجود ہو جو تم نے بیان کیا ہے تب ہی تو وہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب موجود نہیں ہے جو تم نے کہا تب تو وہ بہتان یعنی الزام تراشی ہے۔

---

۳۱ عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنه اقال قال رسول اللہ ﷺ اوحی اللہ عزو جل الٰی جبرئیل علیه السلام ان اقلب مدینة کذا و کذا باهلها فقال یارب ان فیهم عبد ک فلاناً لم یعصک طرفة عینٍ قال اقلبها علیه و علیهم فان وجهه لم یتمعر فی ساعة قط ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر اٹھا کر الٹا کردو اس طرح اور اس طرح تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے پروردگار بیشک اس میں آپ کا فلاں بندہ ہے جس نے پلک جھپکنے کے برابر بھی تیری نافرمانی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم پلٹ دو اس شہر کو اس پر بھی اور ان پر بھی (شہر والوں پر بھی) کیونکہ اس شخص کا چہرہ کبھی میرے بارے میں ایک گھڑی بھی نہیں بدلا۔

---

۳۲ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنه ان رسول اللہ ﷺ نام علی حصیر فقام و قد اثر فی جسده فقال ابن

مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک و نعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح و ترکھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بیشک حضور علیہ سوئے ایک چٹائی پر پس اٹھے اس حال میں کہ ان کے جسم پر نشان پڑ چکے تھے تو ابن مسعودؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کاش آپ ہمیں حکم دیتے ہم آپ کیلئے کچھ بچھا دیتے اور کچھ بنا دیتے تو فرمایا کہ کیا ہے میرے لئے اور دنیا کیلئے نہیں ہوں میں اور دنیا مگر ایک سوار کی طرح جس نے کسی درخت کے نیچے سایہ پکڑا پھر آرام کر کے چلا آیا۔

---

۳۳ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت اضرب غلاماً لی فسمعت من خلفی صوتاً اعلم ابا مسعود اللہ اقدر علیک منک علیہ فالتفت فاذا ھو رسول اللہ فقلت یا رسول اللہ! ھو حرلوجہ اللہ فقال اما انک لو لم تفعل للفحتک النار او قال لمستک النار۔

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اپنے غلام کو مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ اے ابو مسعود! تو جان لے کہ البتہ اللہ تعالیٰ زیادہ قادر ہیں تجھ پر تجھ سے اسپر (یعنی جتنا تو اسکو مارنے پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تجھ پر قادر ہیں کہ تجھے ماریں) پس میں جب متوجہ ہوا تو اچانک حضور علیہ تھے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ علیہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے کیلئے آزاد ہے تو فرمایا حضور علیہ نے خبردار بے شک اگر تو ایسا نہ کرتا تو البتہ تجھے آگ جلا دیتی یا فرمایا کہ البتہ تجھے آگ چھو لیتی۔

---

۳۴ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال: کنت خلف رسول اللہ ﷺ یوماً فقال: یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاہک واذا سألت فاسئل اللہ و اذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان لامۃ لو اجتمعت علٰی ان ینفعوک بشیئ لم ینفعوک الا بشئی قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علٰی ان یضروک بشئی لم یضروک الا بشیئی قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام و جفت الصحف۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور ﷺ کے پیچھے تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے لڑکے تو اللہ کو یاد رکھ اللہ تجھے یاد رکھے گا تو اللہ کو یاد رکھ تو پائے گا اللہ کو اپنے سامنے اور جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب تو مدد چاہے تو اللہ سے مدد چاہ اور تو جان لے کہ بیشک پوری امت اگر جمع ہو جائے اس بات پر کہ وہ تجھے نفع دے سکے کسی چیز کا تو وہ نفع نہیں دے سکتی تجھے کسی چیز کا مگر جو اللہ نے تیرے لئے لکھدی ہے قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔

---

۳۵ عن عبد الرحمن بن عبد اللہ عن ابیہ قال: کنا مع رسول اللہ ﷺ فی سفر فانطلق لحاجتہ فرأینا حمرۃ معہا فرخان فاخذنا فرخیہا فجاء ت الحمرۃ فجعلت تفرش فجاء النبی ﷺ فقال من فجع ہذہ بولدہا ردواہا ولدہا الیہا ورٰی قریۃ نملۃ حرقناہا قال من حرق ہذہ ؟

قلنا نحن فقال انه لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں پس آپ چلے گئے قضائے حاجت کیلئے تو ہم نے دیکھا حمرہ پرندہ (چڑیا جیسا ہے) جس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے دونوں بچوں کو پکڑ لیا تو وہ پرندہ آیا اور ہمارے سامنے پروں کو بچھانے لگی۔ پس حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ کس نے درد پہنچائی اسکو اس کے بچوں کے متعلق دیدو اسکو اس کے بچے اور دیکھا چیونٹیوں کا گاؤں جسکو ہم جلا چکے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کس نے اسکو جلایا ہے پس ہم بولے کہ ہم نے تو فرمایا نبی کریم ﷺ نے کسی کیلئے مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کو عذاب دے آگ کا مگر آگ کے پیدا کرنے والے کیلئے۔

---

۳۶ عن عبد اللہ ابن عمر و رضی اللہ تعالٰی عنهما ان رسول اللہ ﷺ مر بمجلسین فی مسجد، فقال کلاهما علٰی خیر و احدهما افضل من صاحبه اما هؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء فیتعلمون الفقه او قال: العلم ویعلمون الجاهل فهم افضل وانما بعثت معلماً ثم جلس فیهم۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گذرے، تو فرمایا کہ دونوں بھلائی پر ہیں ان میں سے ایک مجلس کی فضیلت زیادہ ہے دوسرے سے۔ وہ لوگ جو اللہ تعالٰی کو پکارتے ہیں اور اللہ سے اپنی رغبت کا اظہار کر رہی ہے پس اگر چاہے اللہ تعالٰی تو انکو دیدے اور اگر چاہے تو ان سے روک لے بہرحال یہ لوگ فقہ سیکھتے ہیں یا فرمایا کہ علم سیکھ رہے ہیں اور ناواقف کو (علم دین) سکھا رہے ہیں پس یہ ان سے افضل ہیں اور بیشک میں بھیجا گیا ہوں صرف استاد بنا کر پھر آپ ان میں بیٹھ گئے۔

۳۷ عن عائشة رضی اللّٰہ تالٰی عنها قالت جاء رجل فقعد بین یدی رسول اللّٰہ ﷺ فقال یارسول اللّٰہ ان لی مملوکین یکذبوننی و یخوننی ویعصوننی واشتمهم واضربهم فکیف انا منهم فقال رسول اللّٰہ ﷺ اذا کان یوم القیمة یحسب ما خانوک و عصوک وکذبوک وعقابک ایاهم فان کان عقابک ایاهم بقدر ذنوبهم کان کفافاً لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاهم دون ذنوبهم کان فضلاً لک و ان کان عقابک فوق ذنوبهم اقتص لهم منک الفضل فتنحی الرجل وجعل یهتف و یبکی فقال له رسول اللّٰہ ﷺ اما تقرأ قول اللّٰہ تعالٰی ﴿ونضع الموازین القسط لیوم القیمة فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبة من خردل اتینابها وکفی بنا حاسبین﴾ فقال الرجل یا رسول اللّٰہ ما اجد لی ولهؤلا شیئا خیراً من مفارقتهم اشهد ک انهم کلهم احرار۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک آدمی آیا پس نبی کریم ﷺ کے سامنے بیٹھا اور کہا کہ یارسول اللہ بے شک میرے لئے چند غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میرے (مال میں) خیانت کرتے ہیں اور میرے نافرمانی کرتے ہیں اور میں انکو برا بھلا کہتا ہوں اور انکو مارتا ہوں پس کیسے میں ہوں گا انکی وجہ سے (یعنی میرا مستقبل کیسا ہوگا اللہ تعالیٰ کے پاس) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حساب کیا جائے گا اس چیز کا جو تجھ سے

خیانت کی اور جو تیری نافرمانی کی اور جو تجھ سے جھوٹ بولا۔ اور تیرا انکو سزا کا بھی حساب ہوگا اگر تیری سزا انکوانکے گناہوں کے برابر ہوگی تو یہ کافی ہوگا نہ تیرے لئے فائدہ اور نہ نقصان اور اگر تیرا انکو سزا دینا ان کے گناہوں سے کم ہوگا تو یہ تیرے لئے فضیلت ہوگی۔ اور اگر تیرا انکو سزا دینا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوگا تو بدلہ لیا جائے گا تجھ سے زیادتی کا۔ پس وہ آدمی ایک کنارہ ہو گیا اور چلانے ورونے لگا تو فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں پڑھا ونضع الموازین القسط الخ " کہ ہم انصاف کا ترازو رکھیں گے قیامت کے دن پس نہیں ظلم کیا جائیگا کسی نفس پر کچھ بھی اگر چہ رائی کے دانہ کے برابر ہو ہم لائیں گے اسکو ہم کافی ہو جائیں حساب کرنے والے۔" پس اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول میں نہیں پاتا اپنے اور ان غلاموں کیلئے انکی جدائی سے بہتر کوئی چیز میں آپ کو گواہی دیتا ہوں کہ بے شک وہ سب کے سب آزاد ہیں۔

۳۸ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنه قال جاء ثلثة رهط الٰی ازواج النبی ﷺ یسألون عن عبادة النبی ﷺ فلما اخبروا بها کانهم تقالوها فقالوا این نحن من النبی ﷺ وقد غفر اللہ ما تقدم من ذنبه و ما تأخر، فقال احدهم اما انا فاصلی اللیل ابداً، وقال الاٰخر انا اصوم النهار ابداً ولا افطر۔ وقال الاٰخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابداً فجاء النبی ﷺ الیهم، فقال انتم الذین قلتم کذا و کذا اما واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم له لکنی اصوم وافطر و اصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں کی جماعت آئی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف وہ پوچھ رہے تھے رسول اللہ ﷺ کی عبادت کے بارے میں جب ان

لوگوں کو بتادیا گیا آپ کی عبادت کے متعلق تو گویا وہ کم سمجھ رہے تھے اپنی عبادت کو تو وہ کہنے لگے کہاں ہیں ہم حضور ﷺ سے حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو چکے ہیں تو ان میں سے ایک نے کہا میں اب سے ہمیشہ ساری رات نماز ہی پڑھتا رہوں گا اور دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور افطار نہیں کرونگا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ پس تشریف لائے نبی کریم ﷺ ان کی طرف پس فرمایا کہ تم نے اس طرح اس طرح کہا ہے خبردار خدا کی قسم بیشک میں تم سے زیادہ ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور میں تم سے زیادہ پرہیز گار ہوں اللہ تعالیٰ کیلئے لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں اور میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں پس جس شخص نے اعراض کیا میری سنت سے تو وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۳۹ عن العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال: صلى بنا رسول الله ﷺ ذات يوم ثم اقبل علينا بوجهه فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها لعيون ووجلت منها القلوب فقال رجل: يا رسول الله كان هذه موعظة مودع فاوصنا فقال: اوصيكم بتقوى الله و السمع والطاعة وان كان عبداً حبشياً فانه من يعش منكم بعدى فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهدين تمسكوا بها و عضوا عليها بالنواجذ وايا كم و محدثات الامور فان كل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة۔

حضرت عرباض ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اپنے چہرہ انور کے ساتھ اور آپ نے ہمیں ایک بلیغ وعظ

فرمایا جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل ڈر گئے پس کہا ایک آدمی نے کہ اے اللہ کے رسول گویا کہ یہ رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے پس آپ ہمیں وصیت فرمائیں پس فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور بات کے سننے کی اور فرمانبرداری کرنے کی اگرچہ (حکم دینے والا) حبشی غلام ہو پس بیشک جو زندہ رہیگا میرے بعد پس وہ دیکھے گا بہت سارے اختلاف پس لازم ہے تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین جو ہدایت پانے والے ہیں کی سنت۔ تم ان کو مضبوطی سے پکڑ و اور تم انہیں دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو تم بچو نئی باتوں سے پس ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

۴۰ عن معاذ رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال: کنت ردف النبی ﷺ علی حمار لیس بینی و بینه الا مؤخرة الرحل فقال: یا معاذ! هل تدری ما حق اللّٰہ علیٰ عباده و ماحق العباد علی اللّٰہ قلت: اللّٰہ ورسوله اعلم قال: فان حق اللّٰہ علی العباد ان یعبدوه ولا یشرکوا به شیئا وحق العباد علی اللّٰہ ان لا یعذب من لا یشرک به شیئا قلت یا رسول اللّٰہ ﷺ افلا ابشر به الناس قال: لا تبشرهم فیتکلوا۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے پیچھے تھا ایک گدھے پر اور نہیں تھی میرے اور آپ کے درمیان مگر کجاوے کی پچھلی لکڑی۔ پس حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر اور کیا حق ہے بندوں کا اللہ تعالیٰ پر۔ میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک اللہ کا حق بندوں پر یہ کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ

کہ وہ عذاب نہ دے اس شخص کو جو اسکے ساتھ شرک نہ کرے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ خوشخبری میں نہ دیدوں لوگوں کو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو خوشخبری نہ دے لوگوں کو پھر وہ اسی پر بھروسہ کرنے لگیں گے۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد واله و اصحابه اجمعین!